

فارسی متن مع اردو ترجمہ

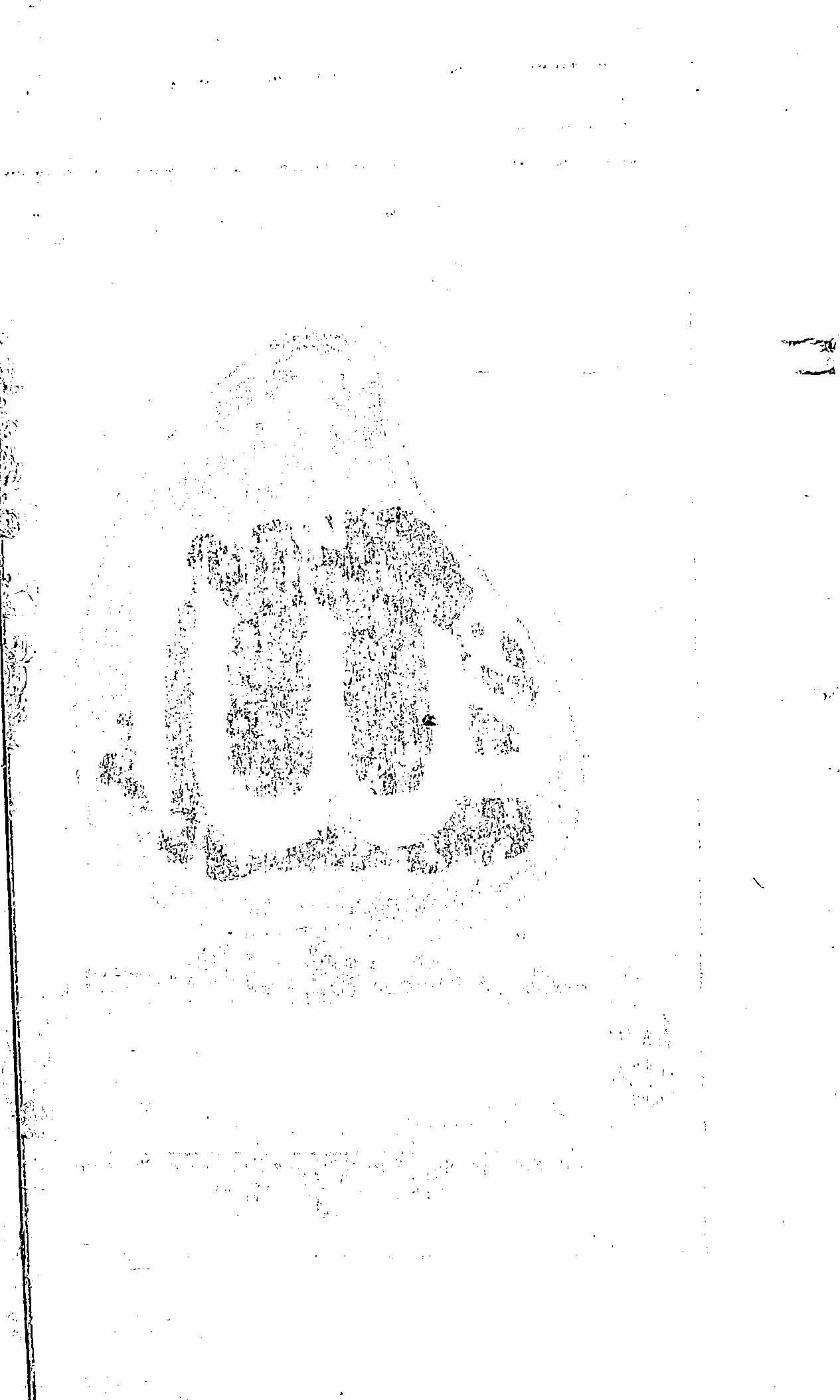
اسرار القلوب

تصنیف لطیف

سلطان الفقہ، سلطان العارفین، پیران الواعظین
حضرت سلطان بابا



حق باہو منزل، گلشن راوی، لاہور



فارسی متن مع اردو ترجمہ

اسرار القادوسی

تصنیف لطیف

سلطان الفقہ، سلطان العارفین، برہان الواصلین
حضرت سلطان باہو



حق باہو منزل، گلشن راوی، لاہور

Address ✓

۲۹۷، ۹۲

پ ۲۲ نس

۵۸۲۱۷

DATA ENTERED

مترجم و شارح

پروفیسر ڈاکٹر کے بی، نسیم
ایم اے (پنجاب) پی، ایچ۔ ڈی (مانچسٹر)
سابق ڈین السنہ شرقیہ، پشاور یونیورسٹی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب _____ اسرار القادری
مترجم و شارح _____ پروفیسر ڈاکٹر کے، بی، نسیم
مطبع _____ انتخاب جدید پریس، لاہور
کاتب _____ فضل الہی کیلانی
تعداد اشاعت _____ ایک ہزار
جلد بندی _____ جاوید بک بائینڈنگ ورکس، لاہور
ہدیہ _____ تقسیم فی سبیل اللہ برائے فیض خلق خدا
بار اول _____ دسمبر ۱۹۹۶ء

ملنے کا پتہ

حق باہو منزل، جی ۱۲۲، گلشن راوی، لاہور

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۵	دیباچہ	۱
۷	سلطان العارفین حضرت سلطان باہو کے مختصر سوانح حیات	۲
	باب اول	
۱۵	حمد و نعت	۳
	باب دوم	
۳۱	مرشد کا طالب کو توجہ دینا	۴
۳۷	شرح مقامات	۵
۵۵	اہل دنیا اور اہل فقر کا باہم موازنہ	۶
	باب سوم	
۶۷	علم دعوت	۷
۷۹	شرح حاضرات	۸
۱۲۷	مرشد کی توجہ کی تشریح	۹
۱۲۷	توجہ حضور کا وصال	۱۰
۱۳۹	شرح مقامات	۱۱
	باب چہارم	
۱۵۹	تصور، تصرف، مشق اسم اللذذات	۱۲
	باب پنجم	
۱۷۸	اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے مبارکہ	۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

”تبع برہنہ“، ”کلید التوحید خورد“، ”گنج الاسرار“، ”فضل اللقار“، ”مجالسۃ النبی“، ”کشف الاسرار“، ”اوزنگ شاہی“، ”دیوان باہو“، ”روح شریف“، ”عین الفقر“، ”کلید جنت“، ”مجتب الاسرار“، ”قرب دیدار“ اور ”مفتاح العارفين“ کے بعد اسرار قادری سلطان العارفين حضرت سلطان باہو کی یہ پندرھویں قلمی تصنیف ہے، جو ذاتی حیثیت سے راقم الحروف کی جانب سے تدوین و اردو ترجمہ و تشریح کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔

”اسرار قادری“ کے قلمی نسخہ کو تدوین و تہذیب کرتے وقت گل محمد سندی علماء کاتب بہار پوری کے قلمی نسخہ کو جو انہوں نے یکم ربیع الاول ۱۳۳۵ھ میں باسماط جناب مولوی غلام محمد صاحب متوطن علو والی سابق سائنس ماسٹر سکول سرگودھا، تحریر کیا تھا، متن قرار دیا گیا ہے۔

مجھے بہت افسوس ہے کہ ”اسرار قادری“ کا کوئی اور قلمی مسودہ مجھے میسر نہ آسکا، جس کے ساتھ اس زیر ترتیب مسودے کے ساتھ موازنہ کیا جاسکتا۔ زیر نظر مسودہ بظاہر مکمل معلوم ہوتا ہے اور اس میں کچھ زیادہ اغلاط بھی نہیں ہیں چونکہ نستعلیق رسم الخط میں لکھا گیا ہے، اس لیے اس کی عبارات پڑھنے میں چنداں مشکلات پیش نہیں آئیں۔

دو مزید فارسی قلمی نسخے ”دیدار بخش خورد و کلاں“ زیر ترتیب ہیں۔ دونوں قلمی مخطوطات حال ہی میں دریافت ہوئے ہیں۔ ہو سکتا ہے اسی طرح حضرت سلطان باہو کے مزید فارسی قلمی نسخے منضمہ شہود پر آجائیں۔ اس سے یقیناً آپ کی تعلیمات و افکار کو سمجھنے میں اور زیادہ مدد مل سکے گی۔

راقم الحروف کے عزیز دوست پروفیسر صاحبزادہ ڈاکٹر سلطان الطاعلی چیرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ ہمیشہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ سلطان العارفين کی تصنیف

کے تراجم کی جلد بندی ان کے شایان شان بہت جاذب نظر اور دیدہ زیب ہونی چاہیے۔ چنانچہ قارئین کرام نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ اب چاہ شدہ سلطان صاحب کی ہر کتاب کی جلد سازی پر پوری توجہ مبذول کی جا رہی ہے۔ اور کوشش کی جا رہی ہے کہ صاحبزادہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی صاحب کی اس خواہش کا پورا پورا احترام کیا جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ زیر نظر کتاب "اسرار قادری" کی جلد نہایت عمدہ اور دلکش ہے۔ اس کا ڈیزائن میسرے محیر محترم دوست جناب احمد ندیم صاحب کا تجویز کردہ ہے، بلکہ یہ ڈیزائن بھی انہیں کا فریادہم کردہ ہے جناب احمد ندیم محتاج تعارف نہیں۔ وہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو سے گہرا گواہ اور عقیدت رکھنے ہیں۔

میں حضرت سلطان باہو اکیڈمی کے صدر جناب صاحبزادہ سلطان حمید صاحب کا بے حد ممنون ہوں جو ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے مجھے نوازتے رہتے ہیں۔

آخر پیرت العزرت جل شانہ کی بے پایاں نوازشات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جس نے اس قلمی تصنیف کو ایڈٹ کر کے اردو میں ترجمہ و تشریح کرنے کی بندہ کو توفیق بخشی۔ اسی حامل ستودہ صفات سے اپنی آخرت سنوارنے کی دردمندانہ اپیل کرتا ہوں۔

ہے گر قبول اُفتد زہے عسرو شرف۔

احقر
کے، بی، نسیم
۱۴۴۲ھ، گلشن راوی، لاہور

لاہور ۱۹۹۶ء

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو کے مختصر سوانح حیات

دین حق کے فروغ اور ترویج کے لیے اولیاء اللہ اور صوفیاء کرام نے چار دانگ عالم میں علمی، فکری اور روحانی سطح پر جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں اور اسلام کے نور سے قریہ قریہ اور بستی بستی سینوں کو منور کرنے کا جو فریضہ ادا کیا ہے، اس کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام مذاہب عالم میں اپنی حقانیت اور اپنی آفاقی تعلیمات کی بدولت سرفہرست نظر آتا ہے اور علمی، عملی اور فکری سطح پر یہ تسلیم کیا جانے لگا ہے کہ بطور نظام حیات اسلام کے عملی نفاذ کے امکانات پہلے سے کہیں زیادہ روشن اور درخشاں ہیں۔ آج کے بے سکوں اور بے طمانیت معاشروں میں یہ احساس جڑ پکڑ رہا ہے کہ اگر دنیا امن و سلامتی اور عافیت کی تلاش میں ہے، تو اسے سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیلیر پر جھک جانا ہوگا۔ اپنی آخروی زندگی کو سنوارنے کے لیے اپنے آپ کو عشق مصطفیٰ سے سزگار کرنا ہوگا۔ پھر یقین جانئے گا کہ بحسب و براس کے گوشہ دامن میں آجائیں گے۔ علامہ اقبال نے اسی موقعہ کی مناسبت سے کہا تھا:-

سرکہ عشق مصطفیٰ سامان اوست

بجو بر در گوشہ دامن اوست

امن عالم کا خواب اس وقت تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا جب تک ہم دلوں میں خوف خدا پیدا نہ کر لیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ علانی کو از سر نو استوار نہ کر لیں۔ خوف خدا تصوف کا پہلا سبق ہے۔ اسی لیے خالقہی نظام کی بحالی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا سنگ میل ہے، جو قافلہ کی صحیح اور درست سمت میں راہنمائی کرتا ہے، کیونکہ تصوف قرآن و سنت کی روحانی تعبیر کا دوسرا نام ہے۔

اس پس منظر میں سلطان العارفین حضرت سلطان باہو کی تصوف کی بیشتر

تصانیف خاتقاہی نظام کنی بحالی کی راہ میں گویا روشن چراغ ہیں۔

حضرت سلطان باہو سلسلہ قادری کے وہ جگمگاتے ماہتاب ہیں جن کے روحانی فیوض و برکات سے ایک عالم فیضیاب ہو رہا ہے۔ آپ کا مقام تصوف کی زبان میں فنا فی اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ ضلع جھنگ پنجاب کے ایک قصبے شورکوٹ (اور بعض سینئر بسینئر زبانی روایات کے مطابق اننگہ شریف، ضلع خوشاب، میں ۱۳۰۹ ہجری بمطابق ۱۶۳۱ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت محمد بازید اپنے وقت کے ولی کامل، حافظ قرآن، مفسر و فقیہ مسئلہ دان بزرگ ہوئے ہیں، جو سلطنت مغلیہ کے خاص منصب دار تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی مانی راستی تھیں اپنے وقت کی ولیہ کاملہ ہوئی ہیں۔ حضرت سلطان باہو اپنی کتب متبرکہ میں اس بات کا بار بار شکر یہ ادا فرماتے ہیں کہ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کا نام باہو رکھا۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ کے اسم مبارک میں وہ باطنی مقناطیسی اور نوری قوت جاذبہ پائی جاتی ہے کہ اکثر طالبان حق نے جب آپ کا کلام سن لیا ہے، تو بے اختیار آپ کے والد و شہداء ہو گئے ہیں۔ آپ نے ۶۳ برس کی عمر میں یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ ہجری بمطابق ۱۶۹۴ء میں رحلت فرمائی ہے۔ آپ کا مزار مبارک ضلع جھنگ تحصیل شورکوٹ تھانہ گڑھ مہاراجہ سے چار کلومیٹر کے فاصلے پر دریائے چناب سے جنوب مغرب کی طرف واقع ہے، جو زیارت گاہ خواص و عوام اور مرجع جملہ انام ہے۔ توحید کے متوالوں کا ہر وقت تانتا کار تھا ہے۔ چہار دانگ عالم سے حام عرفان کے متلاشی پروانہ وار جوق در جوق آپ کے مزار اقدس پر حاضری دیتے ہیں اور تسکین دل و جان اور منزل مراد حاصل کرتے ہیں۔

بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہے کہ آپ اپنی زندگی میں محرم الحرام کے دنوں میں جو عرس اور یاد حضرت امام حسین علیہ السلام کی منایا کرتے تھے، وہ آپ کا یوم وصال نہیں ہے، بلکہ آپ کا یوم وصال جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے، یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ ہجری بمطابق ۱۶۹۴ء ہے۔ اس عرس کے موقع پر ملک کے گوشے گوشے سے لوگ جوق در

جو حق حاضر ہوتے ہیں بہر صغیر پاک و ہند میں یہ واحد مزار ہے، جس پر لاکھوں کی تعداد میں لوگ آتے ہیں اور سنت رسول کے مطابق نعت خوانی کرتے ہیں۔ قربانی دیتے ہیں اور حق باہو الشریعہ کا ورد کرتے ہیں۔ کوئی میلہ ٹھیلہ تھیٹر وغیرہ نہیں لگتا۔ رقص و سرود اور فحش حرکات بالکل نہیں ہوتیں اور یہ طریقہ ہی شرک و خرافات سے مبرا ہے۔

حضرت سلطان باہو کا طریقہ سروری قادری ہے۔ باقی سب طریقے اس کے تابع اور فروع ہیں، جیسا کہ اس پاک طریقہ کے سردار اور پیشوا سلطان الاولیاء حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس الشریعہ العزیز کا قول ہے۔

وَكُلُّ وِلِيٍّ لَّهٗ قَدَمٌ وَّ اِنِّيْ
عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرُ الْكَمَالِ

یعنی ہر ولی کا ایک خاص قدم ہے، لیکن میرا قدم اپنے جد بزرگوار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر ہے،

اور جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الانبیاء ہیں، اسی طرح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید الاولیاء ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

غوث الاعظم در میان اولیاء
چون محمد در میان انبیاء

اس ضمن میں آپ کا مشہور و معروف قول تمام اولیاء کرام پر فضیلت و برتری

رکھنے پر دل ہے:

قَدَّحِيْ هَذَا عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وِلِيٍّ اَللّٰهُ ط

یعنی میرا قدم جملہ اولیاء کی گردن پر ہے،

علم تصوف میں حضرت سلطان باہو نے ایک سو سے متجاوز کتابیں تحریر فرمائی ہیں، جو تصوف کے موضوع پر سند کی حیثیت رکھتی ہیں، لیکن بد قسمتی سے اب صرف چونتیس قلمی کتابوں کے علاوہ باقی کتابوں کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ ان قلمی تصنیفات کی تدوین و تراجم و تشریحات کا کام بڑے زور و شور سے ہو رہا ہے۔ اب تک ان کی سترہ کتابیں چھپ چکی ہیں اور دو قلمی کتابیں "دیدار بخش خورد و کلاں" طباعت کے لیے تیار ہیں۔

آپ کی تصانیف کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ فارسی پر مطالعہ کے دوران ہی

ایک کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اکثر طالبان حق ان کتب کے باقاعدہ مطالعہ ہی سے صاحب منزل ہو جاتے ہیں۔ حضرت فقیر نور محمد کلاچویؒ رقمطراز ہیں :-

”علم تصوف میں اس فقیر کا مطالعہ بہت وسیع رہا ہے اور تقریباً ہر زبان اور ہر زمان کے جملہ متقدمین و متاخرین سالکین و مشائخ کی تصانیف کو ایک ایک کر کے دیکھا ہے، لیکن جو تاثیر اور برکت حضرت سلطان العارفینؒ کی کتابوں میں پائی ہے، دیگر تصانیف سے کہیں اس کی بوجہ نہیں آئی۔ اور کس قدر مبارک ہیں وہ کان جو اس القائے حق سبحان سے شنوا ہیں اور کتنی سعادت مند ہے وہ آنکھ اور دل جو اس سخن کتنہ کن اور علم من لدن سے پینا اور دانائے“

گو مشہور ہے کہ حضرت سلطان باموؤ نے باطنی فیوضات سب سے پہلے راوی کے کنارے گڑھ بغداد میں ایک بزرگ شاہ حبیب اللہ قادریؒ اور پھر ان کے پیرو مشد حضرت سید عبدالرحمن قادری دہلویؒ، جو شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے منصب دار تھے، سے حاصل کیے، مگر آپ کی تصانیف میں ان بزرگوں میں سے کسی کا ذکر واضح طور پر کہیں نہیں ملتا۔ ہاں البتہ پنجابی زبان کی سہ حرفی کے صرف ایک بند میں گڑھ بغداد کا ذکر ملتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ ان بزرگوں سے باطنی طور پر فیضیاب ہوئے ہوں، مگر آپ کو باطن میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست بیعت فرمایا ہے۔

آپ اپنی کتاب ”امیر الکونین“ میں فرماتے ہیں کہ عرصہ تیس سال تک مرشد کامل کی طلب میں جا بجا پھرتا رہا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس طویل عرصہ میں بے شمار مرشدوں کو دیکھا ہے اور ان میں سے اکثر کاملین و عارفین کو ملے اور ان کی جان و دل سے خدمت کی ہے اور ان کے فیوضات سے حظ وافر حاصل کیا ہے، لیکن اس زمانے کے ان فیوضات اسما و صفات سے آپ کا قلب قلم سیراب نہیں ہو سکا، کیونکہ آپ کو ازل سے ہی ذاتی الوار کی فطرتی طلب اور تلاش تھی، آخر وسیع

جو صلگی اور جذب و عشق حقیقی نے آپ کو اس سرور و جہان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جمیع ذات ستودہ صفات تک پہنچا دیا اور اس بحر النوار ذات میں سے اس قدر حصہ وافر حاصل کیا اور نور مطلق ہو کر فقر کے ایسے ارفع ترین مقام پر اپنے آپ کو پہنچایا، جہاں سے اوپر اور کوئی مقام باقی نہ رہا اور جہان پر کوئی بزرگ اور ولی آپ کا ہمسر نہ رہا۔ چنانچہ آپ "کلید التوحید" میں فرماتے ہیں :-

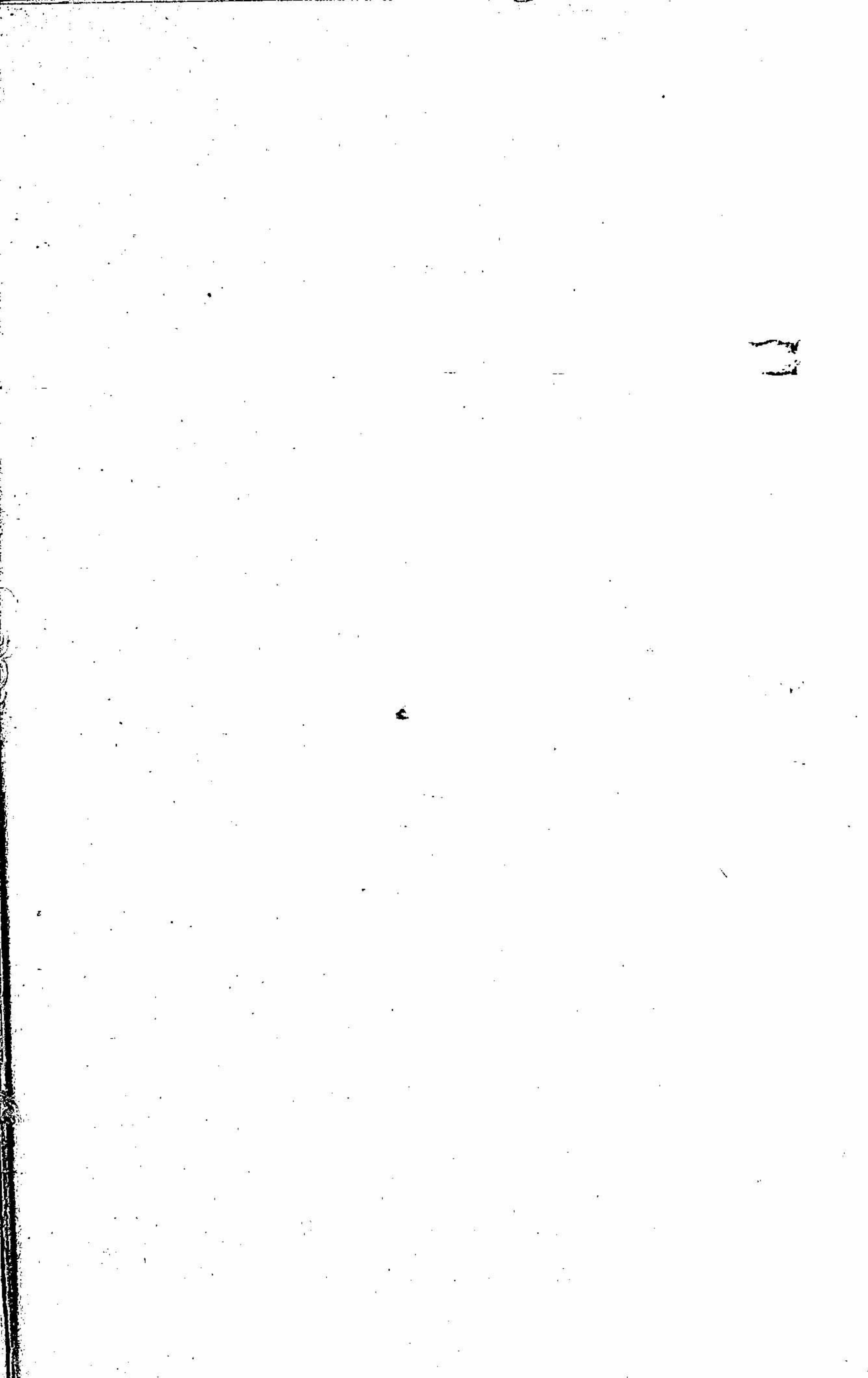
"یعنی جہاں میں پہنچا ہوں، وہاں پر کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ میں تو لامکان کا شہباز ہوں، وہاں مکھی کو جگہ نہیں ملتی۔ وہاں لوح و قلم، عرش و کرسی، اور دونوں جہانوں کا دخل نہیں ہے۔ وہاں فرشتہ کی پہنچ ہے اور نہ وہاں سے ہوا و ہوس کی۔"

اپنی کتاب "توفیق الہدایت" میں آپ واضح طور پر بیان کرتے ہیں کہ باطنی ذرائع سے انہیں جو فیض ملا، اس نے انہیں "ظاہری مرشدی" کی حاجت سے بے نیاز کر دیا۔ جس شخص کا باطن اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہو اور اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہو اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلیم تلقین اور درست بیعت حاصل ہو اور جس نے ظاہر و باطن میں ہدایت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا رفیق بنایا ہو، ہو، اس کو ظاہری مرشد کی کیا ضرورت ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باطنی پشت پناہی میں انہوں نے سلوک کی تمام منازل طے کر لیں اور تلقین و ارشاد کے ایسے مقام پر فائز ہوئے کہ وہ طالبان حق کو اپنے سایہ عاطفت میں تربیت کے حصول کی ایسی دعوت دیتے ہیں کہ عصر حاضر میں اس کی مثال شاید ہی ملتی ہے۔ رسالہ "روحی شریف" میں فرماتے ہیں :-

ہر کہ طالب حق بود من حاضرم ز ابتدا تا انتہا یکدم برہم
طالب بیا، طالب بیا، طالب بیا تا رستم روز اول با خدا

(یعنی جو کوئی بھی حق کا (سچا) طالب ہو، تو میں (اس کی راہنمائی کے لیے) حاضر ہوں۔ میں ایک دم میں اسے ابتداء سے انتہا تک پہنچا دوں گا۔ اسے طالب (حق) آئے طالب! آئے طالب! آجا، تاکہ میں پہلے روز ہی تجھے خدا تک پہنچا دوں۔)



اسرار الفتاویٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب اول

اللّٰهُ تَقَدَّسَ بِاَسْمَائِهِ وَتَعَالَى كِبَرِيَّاتُهُ

خالق کل مخلوقات و رازق کل مرزوقات - هتروه هزار عالم جن و انس،
وحوش و طیور -

قَوْلُهُ تَعَالَى :

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

قَوْلُهُ تَعَالَى :

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَيْنَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا

و درود نام محمد و بر سید السادات محمد محمود سلطان نصیر محمود آقاب قوسین
اسرار المنتهی مقام اولولاک لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاقَ نَعْتِ اَوْفَانِي ذَاتِ مَبْرَكَاتِ
اَوْ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَاهْلِ بَيْتِهِ جَمِيْعِيْنَ

بعده می گوید مصنف تصنیف بنده درگاه طالب با مطلوب مرید لایرید یا مولود
بازید غلام سروری قادری عرف اعوان ساکن قلعه شور این کتاب را اسرار القادری نام نهاد
جامع الجمیعت را خطاب داده شد چند کلمات از معرفت الاله ذات و مجلس مشرق
حضوری سرور کائنات پیغام تمام و الهام مالا کلام علم علوم رسم رسوم و علم علوم من لدنی
حتی قیوم تا هر طالب مولی روشن معلوم نماید - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامِلَةِ وَعِلْمُ الْمُبَاشَفَةِ

علم مثل محک است تحقیق کند وجود نیک و بد انسان را -

باب اول

اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔
اللہ تعالیٰ رب العزت کے تمام نام پاک ہیں اور اس کی کبریائی بلند ہے۔ وہ
تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے اور تمام مخلوق کو رزق دینے والا ہے۔ چنانچہ
جن و انس، وحوش اور چرند وغیرہ اٹھارہ ہزار عالم کی مخلوق کو روزی پہنچاتا ہے جیسا
کہ خود فرمایا ہے :-

”اور اللہ جل جلالہ جسے چاہتا ہے، بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔“
ارشاد خداوندی ہے :-

”روئے زمین پر کوئی ایسا ذی روح نہیں، جس کے رزق کا ضامن
اللہ تعالیٰ نہ ہو۔“

جناب رسالت پناہ شفیع المذنبین سید السادات حضرت محمد مصطفیٰ سلطان
نصیر قاب قوسین اور اسرار غنّتی کے مالک ”اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا، تو آسمانوں کو
بھی پیدا نہ کرتا“ کا مقام رکھنے والے، ثانی اللہ خاتم النبیین رسول رب العالمین کے
لقب والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی آلہ واصحابہ و اہل بیتہ اجمعین پر پیشمار و درود سلام ہو۔
بعد ازاں مصنف تصنیف بندہ درگاہ الہی طالب بامطلوب مرید جس کی اپنی
کوئی خواہش نہ ہو باہو و لد بازید جو سروری قادری علام ہے، جس کا عرف اعوان جو
قلعہ شور کوٹ کا رہنے والا ہے، کہتا ہے کہ اس کتاب کا نام ”اسرار القادری“ رکھا
گیا ہے۔ اور اسے جامع الجمعیت کا خطاب دیا گیا ہے۔ اس میں معرفت ذات
الآ اللہ اور مجلس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات کی حضور کی کاشف
حاصل ہونے کے بارے میں چند کلمات بیان کیے ہیں۔ اس میں مکمل پیغام اور
الہام مالا کلام، علم علوم، رسم رسوم اور علم علوم لدنی حی و قیوم کا تذکرہ ہے، تاکہ ہر
طالب مولیٰ کو علم اور روشنی حاصل ہو جائے۔

ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے :-

علم دو ہی قسم کے ہیں: (۱) یا علم معاملہ یا (۲) علم مکاشفہ۔

علم بمنزلہ کسوٹی کے ہے جس سے انسان کے وجود میں نیک و بد کی پرکھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب اول

اللّٰهُ تَقَدَّسَ بِاَسْمَائِهِ وَتَعَالَى كِبَرِيَّاتِهِ ط

خالق کل مخلوقات و رازق کل مرزوقات - ہترود ہزار عالم جن و انس،
وحوش و طیور۔

قَوْلُهُ تَعَالَى :

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط

قَوْلُهُ تَعَالَى :

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَيَّ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا ط

و درود نامحدود بر سید السادات محمد محمود سلطانانصیر محمود آقاب قوسین
اسرار المنتہی مقام اولولاک لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاقَ نَعْتِ اَوْفَانِي ذَاتِ تَبَرُّكَاتِ
اَوْ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ رَسُوْلٍ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ جَمِيْعِيْنَ ط
بعدہ می گوید مصنف تصنیف بندہ درگاہ طالب بامطلوب سرید لایرید یا ہو ولد
بازید غلام سروری قادری عرف اعوان ساکن قلعه شور این کتاب را اسرار القادری نام نهاد،
جامع الجمیعت را خطاب داده شد چند کلمات از معرفت الی اللہ ذات و مجلس مشرف
حضوری سرور کائنات پیغام تمام و الهام مالا کلام علم علوم رسم رسوم و علم علوم من لدنی
حتی قیوم تا ہر طالب مولی روشن معلوم نماید۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ
الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَةِ وَعِلْمُ الْمَكَاشِفَةِ ط
علم مثل محک است تحقیق کند وجود نیک و بد انسان را۔

باب اول

اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔
اللہ تعالیٰ رب العزت کے تمام نام پاک ہیں اور اس کی کبریائی بلند ہے۔ وہ
تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے اور تمام مخلوق کو رزق دینے والا ہے۔ چنانچہ
جن و انس، وحوش اور چرند وغیرہ اٹھارہ ہزار عالم کی مخلوق کو روزی پہنچاتا ہے جیسا
کہ خود فرمایا ہے :-

”اور اللہ جل جلالہ جسے چاہتا ہے، بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔“
ارشاد خداوندی ہے :-

”روئے زمین پر کوئی ایسا ذی روح نہیں، جس کے رزق کا ضامن
اللہ تعالیٰ نہ ہو۔“

جناب رسالت پناہ شفیع المذنبین سید السادات حضرت محمد مصطفیٰ سلطان
نصیر قاب قوسین اور اسرار منتہی کے مالک ”اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا، تو آسمانوں کو
بھی پیدا نہ کرتا“ کا مقام رکھنے والے، فنا فی اللہ خاتم النبیین رسول رب العالمین کے
لقب والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی آلہ واصحابہ و اہل بیتہ اجمعین پر پیشمار درود و سلام ہو۔
بعد ازاں مصنف تصنیف بندہ درگاہ الہی طالب بامطلوب مرید جس کی اپنی
کوئی خواہش نہ ہو باہو و لد بازید جو سروری قادری غلام ہے، جس کا عرف اعوان جو
قلعہ شور کوٹ کا رہنے والا ہے، کہتا ہے کہ اس کتاب کا نام ”اسرار القادری“ رکھا
گیا ہے۔ اور اسے جامع الجمعیت کا خطاب دیا گیا ہے۔ اس میں معرفت ذات
الآلہ اور مجلس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حاصل ہونے کے بارے میں چند کلمات بیان کیے ہیں۔ اس میں مکمل پیغام اور
الہام مالا کلام، علم علوم، رسم رسوم اور علم علوم لدنی حقی و قیوم کا تذکرہ ہے، تاکہ ہر
طالب مولیٰ کو علم اور روشنی حاصل ہو جائے۔

ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے :-

علم دو ہی قسم کے ہیں: (۱) یا علم معاملہ یا (۲) علم مکاشفہ۔
علم بمنزلہ کسوٹی کے ہے جس سے انسان کے وجود میں نیک و بد کی پرکھ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :-

لَا فَرْقَ بَيْنَ الْحَيَوَانِ وَالْإِنْسَانِ إِلَّا بِالْعِلْمِ ط

علم ظاهر عبادت و عبادت با سعادت است. و علم باطن عین است
بارادت. با جازت الهام که در الهام عارف بالشراد و معرفت می کشاید؛

إِلَّا لَهُمُ الْقَلَاءُ الْخَيْرِ فِي قَلْبِ الْغَيْرِ بِلا كَسْبِ ط

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدَّرَ ط

آن سالک سلک کدام است که بی ریاضت را گنج بی رنج و محنت
بی محنت و مشا هره بی مجاهده و طالب طلب بی طاعت. از سالها سال
ریاضت کامل برساند در یک ساعت کل و جز در یک نقطه در آید و از یک
نقطه تماشای کونین می کشاید و می نماید.

المطلب آنکه بیک نظر عارف بالشراد و تصور اسم الشذوات و به تبع کلمه
طیبات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. و بیک
ختم قرآن تلاوت آیات از نجات نفس را می کشت معانته سر و جهان می نماید بر ناخن
پشت، آنرا چه احتیاج است خواندن و نوشتن و قلم گرفتن با انگشت. این مشکل
کشای یکبارگی رسیدن بمعرفت خدا این است مراتب با صفا حضور می صحیح
محمد مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم از حضرات اسم الشذوات است صاحب
حضرات هر که انبواز و در طرفه العین مرتبه طالب بمرتبه خود برابر سازد.

هفت قفل در وجود آدمی است، چنانچه قفل لسان و قفل قلب
و قفل روح و قفل سر، و قفل خفی، و قفل نجفی و قفل توفیق الهی که آنرا
اسرار الانوار هدایت گویند. همچنان هفت قفل هفت طبق زمین

ہو جاتی ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:-
 ”انسان اور حیوان میں فرق صرف علم کی وجہ سے ہے۔“

ظاہری علم عبادت ہے اور عبادت سے سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اور باطن کا علم عین باارادت ہے۔ اس میں الہام کی اجازت ملتی ہے اور الہام میں عارف باللہ پر معرفت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ الہام القلبی خیر گو کہتے ہیں، جو کسی کے دل میں بتیغ کسب و محنت کے بندے کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

”جو پاک و صاف ہے، اسے لے لو اور جو میلہا ہے، اسے چھوڑ دو۔“

وہ سلک سلوک کونسا ہے، جس سے بے ریاضت آدمی کو بغیر رنج و محنت کے راز کا خزانہ، بے محنت کے محبت، اور بغیر مجاہدہ کیے مشاہدہ اور بغیر طلب کیے طاعت کے بغیر مطلوب نصیب ہوتا ہے۔ کامل مرشد سالہا سال کی ریاضت کے بغیر ایک ہی ساعت میں تمام کمال و حیرت انگیز نقطہ کے اندر دکھا سکتا ہے اور اسی ایک نقطہ سے دونوں جہان کا تماشا کھول کر دکھا دیتا ہے۔

مطلب یہ کہ عارف باللہ کی ایک نگاہ اسم اللذوات کے تصور اور کلہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلواریں اور ایک ختم قرآن اور تلاوت آیات سے نفس کو نجات مل جاتی ہے۔ اس سے نفس امارہ مر جاتا ہے جو شخص لشت ناخن پر دونوں جہان کا تماشا دکھا سکتا ہے، اس کو لکھنے پڑھنے اور انگلیوں میں قلم کھرانے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ ایسی مشکل کتاب ہے کہ اس سے یکبارگی معرفت الہی حاصل ہوتی ہے۔ یہ مراتب اس آدمی کے لیے ہیں، جس کا باطن صاف ہو اور جسے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حضور می حاصل ہو۔ اور یہ مراتب حضرات اسم اللذوات سے حاصل ہوتے ہیں۔ صاحب حضرات جس کو نوازا جاتا ہے، اسے ایک لمحہ میں اپنے مرتبہ پہنچا دیتا ہے۔

(۱) طالب صادق، (۲) توجان لے کہ وجود انسانی میں سات قفل ہیں مثلاً

(۱) زبان کا قفل (۲) قلب کا قفل (۳) روح کا قفل (۴) ستر کا قفل (۵) حقی کا قفل (۶) نخفی کا قفل (۷) توفیق الہی کا قفل جسے اسرار الانوار الہدایت بھی کہتے ہیں اسی

است. و هفت قفل آسمان. و نیز قفل عرش و قفل لوح قلم و قفل لوح محفوظ و قفل کرسی و نیز قفل مقام ازل و قفل مقام ابد. قفل مقام دنیا و قفل مقام عقبی و قفل مقام معرفت توحید مولی و نیز قفل مقام تجرید و قفل مقام تفرید و قفل مقام ناسوت و قفل مقام ملکوت و قفل مقام جبروت و قفل مقام لاهوت و قفل مقام مکان لامکانی الا الله و قفل دوام مجلس مشرف رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم.

دانی که این جمله قفل چهل و یک حائل و پرده، از آنکه در میان بنده و اللہ تعالیٰ حائل و حجاب چهل و یک است. مرشد کامل آنست که در یک دم و بر یک قدم از کلید اسم اللہ ذات که آن کلید محض نص، حدیث از قرآن آیات است و آن کلید مطلق اسماء الحسنی باری تعالیٰ نو و نونه نام متبرکات است و آن کلید از طریق تحقیق کلمه طیات است. لا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم. مرشدی که این کلید و یک قفل می اندازد و بر یک قفل را و اسازد و می کشاید و می نماید، مرشد مرد کامل است. صاحب نظر ناظر بنظر طالبان را بیک مرتبه می برد و بعد نظر اللہ منظور و در مجلس محمدی صلی اللہ علیه و آله وسلم حضور لایحتاج گرداند. مرشدیکه بدین صفت موصوف نباشد، ناقص خام، از و تلقین گرفتن حرام که سیما بگشته نشود و لایق خوردن کیمیا نگردد، مگر از استاد عامل و معرفت توحید اللہ حاصل نشود، مگر از مرشد کامل که در وجود طلسمات را مرشد صاحب طلسمات کشاید گنج بخش گنج می نماید و معمار صاحب معما کشاید. اللہ لب ما سوی اللہ یوس.

مرشد کامل بهتر و ناقص مرشد از آن کمتر. این هر یک مراتب از حضرات اسم اللہ ذات کلید درجات است. عارفان رابیس است و اجماع در یوس است. هر که گنج هر دو جهانی ازین نیافت، جاہل مجهول بی عمل است یا از معرفت اللہ بی خبر است، بی چشم، سوال او بر گردن او و وبال او.

طرح سات قفل طبقات زمین کے بھی ہیں۔ اور سات ہی قفل آسمان کے ہیں۔ علاوہ ازیں عرش، لوح، قلم، لوح محفوظ، کرسی، مقام ازل، مقام ابد، مقام عقبی، مقام توحید باری تعالیٰ، نیز مقام تجرید، مقام ناسوت، مقام ملکوت، مقام جبروت، مقام لاہوت، مقام مکان لامکانی الا اللہ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قفل دوام۔

(اے طالب صادق!) جان لے کہ یہ سب قفل تعداد میں اکتالیس ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور بندہ کے مابین اکتالیس پردے حائل ہیں۔ مرشد کامل وہ ہے کہ جو ایک لحظہ میں ایک ہی قدم پر کلید اسم اللہ ذات سے جس کی نص، قرآن و حدیث آیات قرآن سے ثابت ہے۔ (دوسری) کلید ننانوے نام باری تعالیٰ اسماء الحسنیٰ کے تیرکات کی ہے۔ (تیسری) کلید کلمہ طیبات لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے طریق کار کی ہے۔ جو مرشد (ان کلیدات میں سے) جب کسی چابی کو کسی تالہ میں ڈالتا ہے۔ اور ہر ایک قفل کو کھول کر دکھا دیتا ہے، وہی مرشد مرد کامل ہے۔ صاحب نظر ناظر مرشد ایک ہی نگاہ میں ایک ہی مرتبہ طالبوں کو نظر اللہ میں منظور اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں لے جا کر لایحتاج بنا دیتا ہے۔ جو مرشد اس صفت سے متصف نہ ہو، وہ ناقص اور خام ہے۔ اس سے تلقین لینا مطلق حرام ہے، کیونکہ جس طرح کسی کامل استاد کے بغیر پارہ کشتہ نہیں ہوتا، جو کھانے کے قابل ہو، اسی طرح توحید الہی کی معرفت مرشد کامل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی، کیونکہ وجودی طلسمات کو صاحب طلسمات مرشد ہی کھولتا ہے۔ گنج بخش (مرشد) ہی خزانہ دکھاتا ہے اور اس معتمہ کو صاحب معتمہ ہی حل کرتا ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

مرشد کامل بہتر ہوتا ہے اور ناقص مرشد کم تر ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک درجہ اور مرتبہ کی کلید حاضر اس اسم اللہ ذات سے ہے۔ عارفوں کے لیے یہی کافی ہے، لیکن احمق حرص و ہوس میں مارا مارا پھرتا ہے۔ جس شخص کو اس سے دونوں جہاں کے خزانے نہیں ملے، وہ جاہل مجہول بے عمل ہے، یا وہ معرفت الہی سے بے خبر ہے۔ اندھا ہے۔ اور اس کا سوال اس کی گردن پر وبال ہے۔

بیت

با هو مرد مرشدی بر دیر مقام نامرد مرشد عاجز است ناموس نام
 باید دانست که مراتب دو قسم است که می خیزد از وجود جسم که پیدامی
 بشود از اسم الله -

دویم رسم پس معلوم شد که یک مرتبه از اسم الله ذات توحید که ابتدائی و انتهائی
 او معرفت توحید است فانی الله با خدا این محض مطلق نصیب عارف فقراء -

مرتبه که بمراتب ابتداء و انتهاء او از هوا است از آن معلوم باید کرد ای
 مرد کسی را که شب و روز روح محفوظ در مطالعه باشد و نیک بد مردم را از مطالعه
 روح محفوظ طالع نماید، این مراتب در ویش است و فقیر این مراتب کمینه
 کمتر را محکم گویند یعنی آشنای روح شدنه آشتنا و متفق یگانه خدا و دیگر آنکه هر که را
 خدمات هر ولایت از مشرق تا مغرب آنچه در دیگهای نمک افتد، آنرا نیز معلوم
 کنند این مراتب او تا ابدال - باین کمینه مرتبه فقیر نظر نکند که خام خیال است بمراتب
 سیر زمین است، نه مراتب وحدانیت معرفت عین الیقین است -

بدانکه بنفقا و منزل فوق العرش مراتب قطب است و مقنا و مراتب فوق القطب
 مراتب غوث است - این مراتب با آن نفس، کشف کرامات، بی خیر از غرق
 وحدانیت - ذات فقیر برین مرتبه کمینه نظر نکند که بر هوا بر باد است - در طلب
 طالب مرید نشا و است -

حدیث قدسی

عَبْدِي تَنْعَفِي وَائِسْ وَأَنَا خَيْرُكَ مِنْ كُلِّ مَا سَوَى اللَّهِ ط

بیت

اے باہو! مرشد کامل مرید کو ہر مقام پر لے جاتا ہے۔ ناقص پیر عاجز ہوتا ہے، مگر نیک نام مشہور ہوتا ہے (اور اس طرح لوگوں کو دغا دیتا ہے)، جانا چاہیے کہ مراتب دو قسم کے ہیں۔ جو ایک وجود و جسم میں اسم اللذات سے پیدا ہوتے ہیں۔ دوسرے رسمی مراتب ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ اسم اللذات کا ایک مرتبہ توحید ہے، جس کی ابتداء و انتہاء معرفت توحید الہی ہے۔ یعنی فنا فی اللہ با خدا ہونا۔ یہ مرتبہ صرف اور صرف عارف فقراء کو نصیب ہوتا ہے۔

دوسرا مرتبہ وہ ہے، جس کی ابتداء اور انتہاء حرص و ہوا ہے۔ ان مراتب کو اس طرح معلوم کرنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص رات دن لوح محفوظ کا مطالعہ کرتا ہے اور لوگوں کے اچھے اور بُرے حالات کا لوح محفوظ میں مطالعہ کرتا ہے، وہ کس مرتبے کا ہوگا؟ یہ مراتب درویش ہیں۔ فقیر اس کمیٹہ کمتر مراتب والے کو منجم کہتے ہیں۔ یعنی وہ لوح محفوظ کا آتش نانا، یگانہ خدا کا متفق اور آستانہ بنا۔ دوسرے یہ کہ جس کو ہر ایک ولایت کی خدمت سپرد ہے، اُسے مشرق سے مغرب تک کی دیگیوں میں جو تک پڑتا ہے، اس کی بھی اُسے خبر ہوتی ہے۔ یہ مراتب اوتاد ابدال کے ہیں۔ اس کمیٹہ مرتبہ کو بھی فقیر نہیں دیکھتا، کیونکہ یہ بھی خام خیالی ہے۔ یہ تو سیر زمین کے مراتب ہیں نہ کہ وحدانیت اور معرفت عین الیقین کے۔

(اے طالب حقیقی!) جان لے کہ عرش سے ستر منزل اوپر قطب کے مراتب ہیں۔ اور قطب سے ستر منزل اوپر عرش کے مراتب ہیں۔ یہ مراتب انا کے نفس، کشف و کرامات کے ہیں۔ ان مراتب والے عرق فی الوحدت سے بے خبر ہیں۔ فقیر کی ذات اس کمیٹہ مرتبہ کو نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتی۔ کیونکہ یہ بھی حرص و ہوا کے متعلق ہے۔ طالب مرید تو طلب (مولیٰ) میں ہی خوش رہتا ہے۔

حدیث قدسی

اے میرے بندے! تو مجھ سے ہی نعمت طلب کر اور مجھ سے ہی انس رکھ، کیونکہ

یعنی ای بنده من! عیش بگیر بمن و الفت بگیر بمن زیرا آنچه من نیک ترم برای تو از
هر چیزیکه غیر من است -

پس معلوم شد که فقیر ایل خدا و اهل مراتب اهل هوا - مجلس اهل خدا و اهل
هوا راست نیاید -

پس سلک سلوک حاضری بدانکه از وجودیکه بکشاید و عینت بعین می نماید - هر
یک مقام که در وابتداء و انتہاء حتم تمام مخلوقات پیدا و نهان خداوندی در طی اسم
ذات است - و اسم الشذوات در طی قلب است، در طی قلوب است و قلوب
در طی سراسر است و سر در طی روح است و روح در طی اسرار است و اسرار در طی مخفی است
و مخفی در طی هویدا است و هویدا در طی سویدا است - و چون مجموع در طی روشنی در آید، هر علم علوم
بکشاید و می داند - از ویج چیز مخفی و پوشیده نماند - این راهفت فارسی علم معرفت
عالم فیض بخش گویند -

عالم اللسان و عالم عالم القلب و عالم الروح و عالم السر و عالم الاسرار و عالم الخفی
و عالم النور الهدایت - عالم تمام تحصیل عارف خدا - و از هر یک علم چهارده علم بر آید
و از هر یک چهارده علم بسیت و یکتر از علم بکشاید - هر که یک علم در تحصیل در آید، آنرا
عالم حکیم عارف گویند و نزدیک او عوام و خواص جاہل است که این عالم خاص الخالص
حکیم است که قلب سلیم بحق تسلیم است -

حدیث

لَا تَكَلِّمْ كَلَامَ الْحِكْمَةِ عِنْدَ الْجُهَالِ ۞

حدیث

مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ ۞

له الحدیث ۞ حدیث نقل از شرح شیخ فرید الدین عطار -

ہر ما سوائے اللہ سے بڑھ کر تیرے لیے میں ہی کافی ہوں۔
یعنی اے میرے بندے! تو مجھ سے ہی عیش حاصل کر۔ مجھ سے ہی الفت کر، کیونکہ
میں تیرے واسطے ہر چیز سے بہتر ہوں، جو میرے سوا ہے۔
پس معلوم ہوا کہ فقیر اہل خدا ہوتا ہے اور اہل مراتب اہل حرص و ہوا ہوتے ہیں۔
سو اہل ہوا اور اہل خدا کی باہم تشبیہی درست نہیں ہوتی۔

پس جان لو کہ سلک سلوک (مشق) وجودیہ سے حاضری نصیب ہوتی ہے اور
عین بعین نظر آنے لگتا ہے۔ (واضح رہے) کہ ہر ایک مقام کی ابتداء و انتہاء تمام
ظاہر و خفیہ مخلوقات خداوندی اسم اللہ ذات کی طے میں ہے اور اسم اللہ ذات
قلب و قلوب کی طے میں ہے اور قلوب ستر کی طے میں ہے، اور ستر روح کی طے
میں ہے۔ اور روح اسرار کی طے میں ہے اور اسرار مخفی کی طے میں ہے اور مخفی
ہویدا کی طے میں ہے اور ہویدا سویدا کی طے میں ہے۔ اور جب یہ تمام طے مکمل
ہو کر روشن ضمیر کی طے میں آجاتی ہیں، تو اس پر ہر علم علوم کھل جاتا ہے اور وہ جان
لیتا ہے۔ اس سے کوئی چیز مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی۔ ایسے شخص کو علم معرفت کا
ہفت قاری اور فیض بخش عالم کہتے ہیں۔

عالم لسان، عالم قلب، عالم روح، عالم ستر، عالم اسرار، عالم خفی، عالم التور الہدایت۔
ان تمام کے حصول کا عالم عارف خدا ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک سے چودہ علم
نکلنے ہیں اور پھر ان چودہ علوم میں سے ہر ایک سے اکیس ہزار علوم نکلتے ہیں۔ جو کوئی ان
میں سے ایک علم بھی حاصل کر لیتا ہے، اسے عالم حکیم عارف کہتے ہیں۔ اس کے نزدیک
عوام و خواص جاہل ہوتے ہیں، کیونکہ یہ خاص الخاص عالم حکیم ہے، جس کا قلب سلیم
بحق تسلیم ہوتا ہے۔

حدیث

”جاہلوں کے پاس حکمت کی باتیں نہ کرو۔“

حدیث

”جس نے اپنے رب کو پہچان لیا، پس اسکی زبان گوئی ہوگی۔“

مرشدیکہ بریک قدم و بریکدم این ہر یک مقام ابتداء و انتہاء تمام وجود از حاضر تا
اسم اللہ ذات نکشاید و ننماید، آنرا مرشد نباید گفت کہ محرم قال است، بی خبر از
معرفت وصال اللہ بس باسوی اللہ موس۔

بدانکہ ہر کہ یافت از علم یافت، ہر کہ شناخت از علم شناخت۔

مصرعہ کہ بی علم نتوان خدا را شناخت

العلم والستن۔ چہ چیز و استن و چہ چیز شناختن و چہ چیز یافتن۔ اول علم بر لسان
است۔ از عین است کہ بعین است اقرار۔
قَوْلُهُ تَعَالَى:-

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اقْرَأْ وَرَبُّكَ
الْأَكْرَمُ ۚ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۚ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۚ

علم قلب چون قلب زبان کشاید و گویائی گیرد، زبان از لفظ بمیرد۔
قَوْلُهُ تَعَالَى:-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ

چنانچہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

قُلْ خَيْرًا أَوْ الْإِفْسَاكُ ۚ

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ:-

وَمَنْ سَكَتَ سَلَّمَ وَمَنْ سَلَّمَ نَجَى ۚ

ہر کہ قلب از الہ متوجہ قلب نظر نگاہ۔

۱۰ شعر کامل از سعدی شیرازی اینطور است: بی علم چون شمع باید گداخت کہ بی علم نتوان خدا را شناخت

۱۱ سورہ العلق، ۱۰۹۶-۵ سورہ النجم، ۵۳، ۳ سورہ الحدیث۔

۱۲ من صمت نجای یعنی جس نے خاموشی برتی، وہ نجات پاگیا۔ (اجیار العلوم، جامع الصغیر، مسند احمد)

جو مرشد کہ ہر ایک مقام ایک لحظہ اور ایک قدم پر ابتدا و انتہا، حضرات اسم اللہ ذات سے تمام وجود میں کھول نہیں دیتا اور دکھلا نہیں دیتا، اُسے مرشد نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ وہ قال کا محرم ہے۔ وہ معرفت وصال خداوندی سے بے خبر ہے۔ اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس۔

وای طالب صادق! (اچھی طرح) جان لے کہ جس کسی نے (کچھ) پایا۔ علم سے پایا۔ جس کسی نے پہچانا، علم سے پہچانا۔

مصرع: کیونکہ بے علم اللہ تعالیٰ کی شناخت نہیں کر سکتا۔ اسعدی شیرازی کے پہلے مصرع کا مطلب یہ ہے: کہ علم کے حصول کے لیے شمع کی مانند لگھلنا چاہیے، علم کے معنی ہیں جانتا، لیکن کیا جانتا؟ کس چیز کو پہچانتا اور کونسی چیز کو حاصل کرنا؟ اول علم زبانی ہے، جو عین بعین اقرار کرنا ہے۔
ارشاد خداوندی سے:-

”اپنے پروردگار کے نام سے پڑھ۔ جس نے انسان کو جھے ہوئے خون کے لو تھڑے سے پیدا فرمایا۔ پڑھ اور تیرا رب وہ ہے، جس نے انسان کو قلم سے لکھنا سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں، جنہیں وہ پہلے نہیں جانتا تھا۔“

دوسرا علم قلبی: جب قلب زبان کھولتا ہے اور بولنے لگتا ہے، تو ظاہری زبان میں بولنے کی طاقت نہیں رہتی۔
ارشاد باری تعالیٰ سے:-

”اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتا۔“
چنانچہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:-
”اچھی بات کر یا خاموش رہ۔“

”اور جو خاموش رہا، وہ سلامت رہا۔ اور جو سلامت رہا، اس نے نجات پائی۔“
جس کو قرب الہی حاصل ہے، وہ ہمیشہ قلب کی نگہداشت کے لیے قلب کی جانب متوجہ رہتا ہے۔

قوله تعالى :-

وَمَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝

اینست صراط المستقیم - وید دل از آن بکشای عین از عین بین این است
مراتب اهل یقین -

قوله تعالى :-

وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝

دوام از تصور اسم اللذوات هزاران هزار تجلیات - بر دل زنده دل روشن
و تابان تر شود - بی حجاب اللذی حجاب روشنی معرفت الهی به از آفتاب دین
مقام عین العیان کشف غیب الغیب ختم تمام بموجب این آیت کریمه :-

قوله تعالى :-

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ۝

با خالق جمیع انس قرار و از خلق فرار بموجب این آیه کریمه :-
قوله تعالى :-

فَفِرَّ إِلَى اللَّهِ ۝

حدیث

الدُّنْيَا قَوْسٌ وَحَوَادِثُهَا سِهَامٌ الْإِنْسَانُ هَدَافٌ وَمَا رَمَاهُ

رَبُّ فِرَّ إِلَى اللَّهِ حَتَّى نَجِيَ النَّاسُ ۝

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ،

مَنْ عَرَفَ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لَهُ لِدَّتُهُ مَعَ الْخَلْقِ ۝

له سورة الشعراء، ۲۶: ۸۹، الذریت، ۵۱: ۲۱، سورة البقره، ۲: ۳۱، سورة الذریت، ۵۱: ۵۰

له الحدیث ۶ الحدیث

ارشاد خداوندی ہے :-
 ”جو شخص اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سلیم لے کر آیا، یہی صراطِ مستقیم ہے۔ دل کی آنکھیں کھول اور عین کو عین سے دیکھ لے۔ حق الیقین والوں کے یہی مراتب ہیں۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-
 ”اور وہ تمہاری جانوں میں ہے، کیا تم اُسے دیکھتے نہیں؟“
 اسم اللہ تعالیٰ کے دائمی تصور سے دل پر ہزار ہا تجلیات نازل ہوتی ہیں۔ جن سے دل زندہ، روشن اور تاباں تر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بے حجاب نظر آنے لگتا ہے۔ معرفت الہی کی بے حجاب روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔ اس مقام پر سب کچھ عین بعین دکھائی دیتا ہے اور اس آیت کریمہ کے بموجب غیب الغیب تمام منکشف ہو جاتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :-
 ”اور ہم نے آدم علیہ السلام کو ان سب کے نام سکھلا دیے۔“
 جب انسان پر یہ کیفیت طاری ہوتی ہے، تو اُسے اپنے پروردگار کے ساتھ جمیعت، انس اور قرار آتا ہے۔ اور وہ خلقت سے دور بھاگتا ہے۔
 ارشاد خداوندی ہے :-

”پس تم اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو“

حدیث

دنیا کمان ہے اور اس کے حادثات تیر ہیں۔ انسان ان تیروں کا ہدف ہے اور رب تعالیٰ ان تیروں کو پھینکتا ہے، تو تم اپنے پروردگار کی طرف بھاگو۔ تاکہ لوگوں سے نجات پا لو۔
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں :-

”جس نے معرفت الہی حاصل کر لی، پس اسے خلقت کے ساتھ میل جول سے لذت حاصل نہیں ہوتی۔“

قول حضرت شاه محی الدین :

اَللّٰهُ بِاللّٰهِ وَالْمُتَوَحِّشُ عَنِ غَيْرِ اللّٰهِ ط

از حضرات اسم الثروات می کشاید مفت طریق تفسیر آیات . علم و
تفسیر آیت وعده و علم تفسیر و عید و علم تفسیر آیت قصص الانبیاء و علم تفسیر آیت امر
معروف و علم تفسیر آیت نهی من المنکر . و علم تفسیر آیت تسوخی و علم تفسیر آیت ناسخ
این جمله آیات ختم قرآن موافق رحمان مخالف شیطان . هر که هر یک آیات را
تغییر تحقیق بخواند ، لایحاج گردد . و آنچه گنج فی الدنیا والآخرة از وی بیچ چیز پوشیده
نماند ، چنانچه .

اول : علم گنج کیمیا کسیر .

دوم : علم گنج دعوت تکثیر .

سیوم : علم گنج تفسیر که از تفسیر یافتن اسم اعظم بخواندن اسم اعظم می شود ،
روشن ضمیر .

چهارم : علم گنج با تاثیر .

پنجم : علم گنج بر سر امور ، حاکم امیر .

مرشد کامل روز اول از حضرات اسم الثروات طالب الثرا
سبق می دهد این پنج گنج کسیر که طالب الثرمی شود صاحب نظر اینست
مراتب ازلی متقی تمام احوالات مرتبه معلوم کند از مردم خاص و عام .

حضرت شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کا قول ہے :-
 "کہ اُسے اللہ تعالیٰ سے انس اور غیر اللہ سے وحشت ہوتی ہے"
 حضرات اسم اللہ ذات سے تفسیر قرآن کے سات طریقوں کا انکشاف ہوتا ہے :-

- ۱۔ آیت وعدہ کا علم اور اس کی تفسیر۔
- ۲۔ آیت وعید کا علم اور اس کی تفسیر۔
- ۳۔ آیت قصص الانبیاء کا علم اور اس کی تفسیر۔
- ۴۔ آیت ناسخ کا علم اور اس کی تفسیر۔
- ۵۔ آیت منسوخ کا علم اور اس کی تفسیر۔
- ۶۔ آیت نہی کا علم اور اس کی تفسیر۔
- ۷۔ آیت منکر کا علم اور اس کی تفسیر۔

ان تمام (سات قسم کی) آیات کا ختم قرآن موافق رحمن اور مخالف شیطان ہے۔
 جو شخص ہر ایک آیت کو تحقیق کے ساتھ پڑھتا ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا، دنیا
 اور آخرت کا کوئی خزانہ اُس سے پوشیدہ نہیں رہتا۔ اس سے حسب ذیل علوم کا
 انکشاف ہو جاتا ہے۔ مثلاً :-

- ۱۔ علم گنج کیمیا کسیر۔
- ۲۔ علم گنج دعوت تکسیر۔
- ۳۔ علم گنج تفسیر جس سے اسم اعظم حاصل ہوتا ہے جس کے پڑھنے سے انسان
 روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔
- ۴۔ علم گنج باتائیر۔
- ۵۔ علم گنج ہر امر پر حاکم امیر۔

مرشد کامل پہلے ہی روز حضرات اسم اللہ ذات سے طالب اللہ کو مندرجہ بالا
 پانچ گنج کسیر کا سبق دیتا ہے، جس سے طالب اللہ صاحب نظر ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب
 ازلی متقی کے ہیں۔ جس سے وہ ہر خاص و عام لوگوں کے تمام احوال و مراتب معلوم
 کر لیتا ہے۔

قَوْلُهُ تَعَالَى :-

فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ۗ

بعد از آن طالب اللہ را تلقین ذکر فکر و علم فیض که بعلم فیاض فضل نصیب شد از آن روز ازل -

بیت

هر حدیثی آیتی ز آن لشتوی مرد عارف آن بود حاضر نبی

بدانکه از رجعت نفس و معصیت شیطان و حوادث خلق با خبر باش عالم را آفات و رجعت طمع است. و فقیر را آفات رجعت رجوعات خلق است. هر پید شدن بادشاه و امراء نفس در آید با آنها هوا باز دارد از معرفت قرب خدا. و اهل دنیا را آفات رجعت بخل است -

باب دوم

شرح توجیه مرشد با طالب

بدانکه توجیه بر سه قسم است. توجیه ذکر فکر. توجیه مذکور. توجیه حضور. توجیه ذکر فکر مثل عوام، چنانچه از مؤکلمان و مشتگان پیغام -

ارشاد خداوندی ہے:-

”اس میں اُن متقی لوگوں کے لیے ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔“
بعد ازاں طالب اللہ کو ذکر و فکر کی تلقین کرتا ہے، اور علم فیض کی تعلیم دیتا ہے،
کیونکہ علم فیاض سے پہلے دن سے ہی فضیلت نصیب ہوتی ہے۔

بیت

تو ہر آیت اور حدیث اُن سے سنتا ہے۔ مرد عارف اس کو سن کر دربار
رسالت میں حاضر ہو جاتا ہے۔

اے طالب صادق! جان لے! تو رجعتِ نفس، معصیتِ شیطان اور حوادثِ
خلق سے باخبر ہو جا۔ عالم کو آفات اور رجعتِ لالچ سے ہوتی ہے۔ اور فقیر کے لیے
آفات و رجعتِ رجوعاتِ خلق سے ہوتی ہے۔ جب کوئی بادشاہ یا اس کے امراء
کسی فقیر کے مرید ہو جاتے ہیں، تو فقیر کا نفس انانیت و ہوا و ہوس میں آجاتا ہے، جو
معرفتِ الہی اور قربِ خداوندی سے باز رکھتا ہے۔ دنیا داروں کے لیے آفات و
رجعت (سراسر) بخل ہے۔

باب دوم

شرح توجہ

مرشد کا طالب کو توجہ دینا

اے طالب (اچھی طرح) جان لے کہ توجہ کی تین اقسام ہیں۔

(۱) توجہ ذکر و فکر (۲) توجہ مذکور (۳) توجہ حضور

ذکر و فکر کی توجہ عوام کے لیے ہے، جس میں موکلوں اور فرشتوں سے

پیغام ملتا ہے۔

و توجیه مذکور که از شهرگ نزدیک تر الهام، این هم حجاب است تمام.
 و توجیه حضور مثل صورت نور با جواب صواب در یکدم هزاران هزار
 آورده بر آن جواب صواب. توجیه نور از حضور پس بغير از توجیه مرشد کامل اگر
 طالب تمام عمر ریاضت مثل موی بار یک و از بسیاری عبادت مثل پشت
 کوزه کرده از رنج و محنت هیچ سود ندارد و از ریاضت هزاران هزار بهتر
 است توجیه مرشد کامل یکبار.

توجیه حضور از کدام چیز حاصل شود؟ از آنکه توجیه بتصور اسم الذات پس
 آن توجیه که از ذات است، توفیق تصرف از توحید معرفت ذات است
 که اصل او بر وصل است و وصل بر اصل است کسی را که وصل و اصل
 یکی گردد، آن ذات یکتا شود. مثل چنانچه عارف خداوند خداوند از
 خدا جدا پس این را حضور الحق گویند یعنی در حقیقت تحقیق و در معرفت
 صاحب توفیق. و در ذکر قلب او قلم و دریای عمیق. این تصرف را چه
 دانش اهل مرده دل زندیق یعنی در قید نفس بزر وال، بی خبر از باطن الهی
 معرفت وصال. توجیه آنرا گویند که هر دو جهان را کل مخلوقات بهرزه هزار عالم
 را در توجیه باطنی طی کند. طالبان را از توجیه طی بکشاید و می نماید. این را توجیه
 موجبات. در قید او شش جهات اهل ذات است توجیه را چه دانسته
 ای؟ اصل توجیه از نفس ترک است. فرحت روح. فنا فی الله عرق
 است. مطالعه لوح محفوظ یک سطر از حرف دل ورق است از مردم عوام
 فرق است این توجیه را فیض بخش عوام گویند.

اور توجہ مذکورہ جس میں الہام شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، بمنزلہ حجاب تمام ہے۔

اور حضور کی توجہ صورت نور کی مانند ہے۔ اس توجہ سے ایک دم میں ہزاروں ہزار جواب باصواب کی آمد رفت ہوتی ہے۔ توجہ نور حضور خداوندی سے ہوتی ہے۔ پس مرشد کامل کی توجہ کے بغیر اگر طالب ریاضت کر کے بال کی طرح باریک ہو جائے اور عبادت کی کثرت سے اس کی پیٹھ بھی کبریٰ ہو جائے۔ ایسی محنت شاقہ اور رنج سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اور ہزاروں ہزار قسم کی ریاضت سے مرشد کامل کی ایک بار کی توجہ بہتر ہے۔

توجہ حضور کس چیز سے حاصل ہوتی ہے؟ توجہ جان لو! کہ توجہ حضور اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ پس وہ توجہ جو ذات سے متعلق ہے، تصرف کی توفیق، معرفت خداوندی اور توحید باری سے نصیب ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد وصل پر ہے جس کی اصل اور وصل ایک ہو جاتی ہے، وہ ذات خداوندی کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مثل مشہور ہے کہ عارف گو خدا نہیں ہوتا مگر وہ خدا سے جدا بھی نہیں ہوتا۔ پس اسی حالت کو ہی حضور الحق کہتے ہیں۔ یعنی حقیقت میں وہ صاحب تحقیق ہوتا ہے۔ اور معرفت میں صاحب توفیق ہوتا ہے۔ اور حالت ذکر میں اس کا قلب فلزم اور گہرا سمندر ہوتا ہے۔ اس قسم کے تصرف کو مردہ دل اور بے دین کیا جائیں، جو نفسانی قید میں گرفتار ہیں اور زوال پذیر باطن میں معرفت وصال الہی سے بے خبر ہیں۔ توجہ اس کو کہتے ہیں کہ دونوں جہاں کی اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات کو توجہ باطنی سے ملے کر لے۔ طالبوں کو (مرشد کامل، اپنی باطنی توجہ سے ملے کی راہ کھول دیتا ہے اور دکھلا دیتا ہے۔ اس کو توجہ موجهات کہتے ہیں، جس کی قید میں اہل ذات کی چھ اطراف ہوتی ہیں۔ اسے طالب حقیقی! توجہ کو کیا جانتا ہے؟ توجہ کی اصل نفس کو ترک کرنا ہے۔ اس سے روح کو فرحت ہوتی ہے۔ ایسا شخص فنا فی اللہ ہو جاتا ہے۔ لوح محفوظ کا مطالعہ دل کے کاغذ کے حرف کی ایک سطر بن جاتا ہے۔ جس میں عام لوگوں سے علیحدگی ہو جاتی ہے۔ اس توجہ کو عوام فیض بخش کہتے ہیں۔

مصنّف میگوید که بغیر از قاعده توجّه طالب بحق متوجّه نشود و مرشد کامل خواهد که طالب الشّر را بهر مقام توجّه بتوجّه طی کناند. اول صورت طالب به تصور چه در تصور تصرف خود در آورد. در نفی لا اله الا الله فنانکند. چون در نفی لا اله الا الله صورت نفس از طالب در لا اله الا الله فنانشد. بعد از آن در تصور صورت طالب بتصرف آورده باثبات الا الله بروه قلب و روح زنده گرداند که پرده حواس خمس باطنی بکشاید و اوصاف ذمیمه بر خیزد. و از طالب هیچ چیز پوشیده نماند. دوام در معرفت الشّر بعد از آن صورت طالب بتوجّه در تصرف آورد و در مجلس محمدی صلی الله علیه و آله و سلم می برود. حضور مشرف گرداند و منصب بدهند. طالب لا یتحاج کرد. به هیچ کس محتاج نماند. اما اصل توجّه آنست که در یکدم صد مقام ذکر. و در هر یک مقام هزار هزار چنانچه قطرات مطرات می بارد. مقام اینست که هر یک طی کنانده بسلامتی از هر بیلیات نفسانی و شیطانی بگذراند. و مِنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا برساند مقام اینست توجّه معنی دارد و جبرومی است و ت در میان پرده از پرده بر دارند. هر کار را بر آورند و جبر با وجه رو بار و مشاهده با مشاهده. توجّه سه قسم است. توجّه مخنث، توجّه دنیا از برای دنیا، توجّه مؤنث از برای عقبی، توجّه طالب عقبی توجّه نکرده و طالب مولی از برای مولی اعلی و اولی.

حدیث

طَالِبُ الدُّنْيَا مُخَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْعَقْبَى مُؤَنَّثٌ وَ طَالِبُ الْمَوْلَى مُذَكَّرٌ

له سورة آل عمران، ۳: ۹۷ له الحدیث

مصنف کتاب (فقیر یا ہو) کہتے ہیں کہ مرشد کو چاہیے کہ وہ توجہ کے قاعدہ کے بغیر طالب حق کی طرف متوجہ نہ ہو جب مرشد کامل چاہتا ہے کہ وہ طالب اللہ کو ہر مقام توجہ متوجہ طے کر وائے، تو اول طالب کی صورت کو اپنے تصور تصرف میں لاتا ہے۔ اور لا الہ الا اللہ کی نفی میں فنا کرتا ہے جب لا الہ الا اللہ کی نفی میں طالب کے نفس کی صورت فنا ہو جاتی ہے، تو بعد ازاں طالب کی صورت کو تصور تصرف میں لا کر لا الہ الا اللہ کے اثبات میں لے جاتا ہے جس سے طالب کا قلب اور روح زندہ ہو جاتے ہیں جو اس خمسہ باطنی کا پردہ کھل جاتا ہے۔ اور صفات بدزائل ہو جاتی ہیں۔ اور طالب اللہ سے کوئی چیز ڈھکی چھپی نہیں رہتی۔ وہ ہمیشہ معرفت الہی میں مستغرق رہتا ہے۔ بعد ازاں (مرشد کامل) طالب کی صورت کو توجہ سے تصرف میں لا کر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لے جاتا ہے حضور می سے مشرف کر کے منصب دلوا دیتا ہے جس سے طالب لایحتاج ہو جاتا ہے۔ وہ کسی شخص کا محتاج نہیں رہتا لیکن اصل توجہ یہ ہے کہ ایک ہی لمحظہ میں ذکر کر کے سینکڑوں مقام اور ہر ایک مقام میں ہزاروں لاکھوں بلکہ بارش کے قطرات کی مانند ہستیاں (مقامات) برسے لگیں۔ مرشد کامل کا مقام یہ ہے کہ وہ ان مقامات میں سے ہر مقام کو سلامتی سے طے کر لیتا ہے اور ہر قسم کی نفسانی اور شیطانی مصائب و آلام سے گزار دیتا ہے۔ اور وہ جو آن (حرم کعبہ) میں داخل ہوا، وہ امن میں داخل ہو گیا، کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ توجہ کے بھی یہی معنی ہیں کہ جو پردہ درمیان میں حائل ہو، اسے دور کر کے ہر کام کو سامنے لائیں۔ چنانچہ ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ سکیں۔ اور مشاہدہ بامشاہدہ ہو۔

توجہ کی تین اقسام ہیں :-

- ۱۔ توجہ دنیائت : جو دنیا کے حصول کے لیے کی جاتی ہے۔
- ۲۔ توجہ موتت : جو عقبی کو جانے کے لیے کی جاتی ہے۔
- ۳۔ توجہ مذکر : جو طالب مرد اپنے اعلیٰ و اولیٰ مولیٰ کے لیے کرتا ہے۔

حدیث

”طالب دنیا نمٹت ہے اور طالب عقبی موتت اور طالب مولیٰ مذکر ہے۔“

مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا فَلَهُ الدُّنْيَا وَمَنْ طَلَبَ الْعُقْبَىٰ فَلَهُ الْعُقْبَىٰ
وَمَنْ طَلَبَ الْمَوْلَىٰ فَلَهُ الْكُلُّ ط

پس کل کلید است. هر که بتوجه کلید نرسد، از اهل تقلید است، بی خیر از
توحید مشاهد با مشاهده. نور با نور حضور با حضور.

ابیات

بدریای محبت را چه آرائی خطاب
چون حجاب از خود تهی شد گشت آب
هر یکی از قطره باید من بدریایا فتم
چون عین دریایا فتم خود گم بدریایا ساختم

شرح مقامات

مقام علم و مقام بخش و مقام عطاء و مقام معرفت و مقام فضل و مقام قرب و مقام ذکر
و مقام فکر و مقام فیض، و مقام قبض، و مقام بسط و مقام قوت و مقام توفیق
و مقام شوق، و مقام ذوق، و مقام ترک و مقام توکل، و مقام مجاهده و
مقام مشاهده، و مقام غرق و مقام حضور، و مقام توحید، و مقام الهام، و مقام
دلیل، و مقام وهم، و مقام اوهام و مقام خیال و مقام وصال و مقام محمود
و مقام حال و مقام ماضی و مقام مستقبل و مقام خلق، مقام سکوت، مقام ناسوت
و مقام ملکوت و مقام جبروت مقام لاهوت و مقام حیرت، و مقام عبرت و مقام سوواد
مقام سویدا و مقام هویدا و مقام قلب و مقام وجد و مقام نور و مقام صدق
و مقام جوهر الانفاس و مقام کنزیه بنامی اسلام و مقام طاعت و مقام ولایت
و مقام عنایت و مقام عنایت و مقام مراقبه و مقام محاسبه و مقام مکاشفه و مقام کرامت
و مقام باشد و مقام بقا باشد و مقام فنا فی محمد صلی الله علیه و آله و سلم و مقام تجلی روح
و مقام سر و مقام تمثیل و مقام حقی و مقام طلب و مقام محبت و مقام مد نظر

جو دنیا کا طالب ہے، اس کے لیے دنیا ہے اور جس نے عاقبت کو چاہا، اسے عاقبت مل گئی۔ اور جس نے حق تعالیٰ کو چاہا، اس کو سب کچھ مل گیا۔ پس یہ اسم اللہ ذات کی توجہ ان سب کی کلید ہے۔ جو کوئی توجہ سے اس کلید کو حاصل نہیں کرتا، وہ اہل تقلید ہے۔ وہ توحید، مشاہدہ، یا مشاہدہ، نور بانورا، حضور یا حضور سے بے خبر ہے۔

ایات

تو محبت کے دریا کو خطاب سے کیسے آراستہ کر سکتا ہے جب بلبہ خود سے خالی ہوگا، تو پانی بن جائے گا۔
جواب مصنفؒ :-

ہر شخص (معرفت کا ایک) قطرہ پاتا ہے۔ میں نے دریائے معرفت پالیا۔
جب میں نے عین دریا پالیا۔ پھر خود کو اس دریا میں گم کر دیا۔

شرح مقامات

مقام علم، مقام بخش، مقام عطا، مقام معرفت، مقام فضل، مقام قرب، مقام ذکر، مقام فکر، مقام فیض، مقام قبض، مقام بسط، مقام قوت، مقام توفیق، مقام شوق، مقام ذوق، مقام ترک، مقام توکل، مقام مجاہدہ، مقام مشاہدہ، مقام غسرق، مقام حضور، مقام توحید، مقام الہام، مقام دلیل، مقام وسم، مقام اوہام، مقام خیال، مقام وصال، مقام محمود، مقام حال، مقام ماضی، مقام مستقبل، مقام خلق، مقام سکوت، مقام ناسوت، مقام ملکوت، مقام جبروت، مقام لاہوت، مقام حیرت، مقام عبرت، مقام سودا، مقام سویدا، مقام ہویدا، مقام قلب، مقام وجد، مقام نور، مقام صدق، مقام جواہر الانفاس، مقام کثرہ بنائے اسلام، مقام طاعت، مقام ولایت، مقام عنایت، مقام غنایت، مقام مراقبہ، مقام محاسبہ، مقام مکاشفہ، مقام کرامت، مقام باللہ، مقام بقا باللہ، مقام فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مقام تجلی روح، مقام سیر، مقام تمثیل، مقام خفی، مقام طلب، مقام محبت، مقام مد نظر

اللّه منظور که نظر اللّه بر قلب است نه بر وجود ایشان که اهل کلب است حیثیه طلب است بحسب نجاست بعقل شیطانی منصوبه اهل فرست. مقام استقامت، مقام تجرید و مقام تفرید و مقام مفتوح و مقام رجا و مقام خوف و مقام تصور و مقام تصرف. این مقام جمله مجموعه جمع بندی و فاتر حق فنا فی اللّه مطلق.

إِذَا تَرَ الْفَقْرَ فَهُوَ اللَّهُ ط

هر که این هر یک مقام را طالب تحقیق طی کرد، هنوز خام است. مرشد او نامرد از برای آنکه یک را بیک تصویبه توجه بیکتا چنان کرد. آن خام را مرشد نخوانند. طالب عاجز همه در استوار جان دادن طیار است. اگر مرشد کامل معرفت بخشیده پروردگار بهتیار است. مرشد ناقص را بهزن شیطان است که طالب او محتاج پریشان است. فقیر هر چه گوید از روی حساب نه از روی حسد. الْحَقُّ مَرَّةً وَاقِعٌ است. هر که شود تلخ انسان نشود. مرتبه اولخ. اگر ملخ بر هوا پیرد، ملخ و مگس مرتبه شهباز نیاید.

مرشد یک منتهی نظر است، آنرا توجه از برای طالبان چه در کار است. بدست برود حضور سپرد. هر که دوام حضور است، حضور کردن طالبان آنرا چه مشکل و چه دور است.

الثّالِثُ مَاسُومِي التّاهِوسِ

بیت

غرق را غم نیست فی اللّٰه غار دل خلق را وهم است قلب زیر گل

منظور۔ (جو ان مقامات کے حامل ہیں) ان کی نظر قلب پر ہوتی ہے، نہ کہ وجود پر ہوتی ہے۔ اہل فراست اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے شیطان منصوبہ بندی کرتے ہیں، وہ اہل کلب سردار اور نجس دنیا کی طلب میں ہوتے ہیں۔ (جو مقامات اوپر بیان ہوئے) ان کے علاوہ کچھ مزید مقامات بھی ہیں، جو الفرائض کے حامل ہیں، مثلاً امت مسلمہ استقامت، مقام کسبِ یدِ تفرید، مقام مفتوح، مقام رجا، مقام خوف، مقام تصور، مقام تصرف۔

یہ جملہ مقامات کا مجموعہ حق تعالیٰ کے دفتر میں، جس سے مطلق فنا فی اللہ حاصل ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”جب فقر انتہا کو پہنچتا ہے، تو وہ خدا ہی ہوتا ہے۔“

جو طالب تحقیق ان مقامات کو جو اوپر مذکور ہوئے، ایک ایک کر کے طے بھی کر لے، پھر بھی وہ ابھی خام اور ادھورا ہے۔ اس کا مرشد نامرد ہے۔ یہ اس لیے کہ وہ مرشد ایک ہی تصور اور ایک ہی توجہ سے (طالب) کو کیوں یکتا نہیں کر دیتا۔ ایسے خام کو مرشد نہیں کہہ سکتے۔ طالب بیچارہ تو ہمہ تن طلب میں جان دینے کے لیے بھی تیار ہے۔ اگر مرشد کامل ہوشیار ہے، تو وہ معرفت خداوندی طالب کو بخش دیتا ہے۔ اور اگر مرشد ناقص ہے، تو وہ گویا شیطان کی مانند راہزن ہے، جس کا طالب ہمیشہ محتاج اور پریشان رہتا ہے۔ فقیر جو کچھ بھی کہہ رہا ہے، حساب کی رُسے کہہ رہا ہے، نہ کہ حسد کی وجہ سے۔ مثل مشہور سے کہ حق بات کڑوی ہوتی ہے جو کڑوا ہو جاتا ہے، وہ انسان نہیں ہو سکتا۔ ایسے شخص کا مرتبہ ٹڈی کے برابر ہے، اگر ٹڈی ہوا میں اڑے، پھر بھی ٹڈی اور مکھی کو شہباز کا مرتبہ حاصل نہیں ہو جاتا جو مرشد منتہی نظارہ کرنے والا ہے، اسے طالبوں کو توجہ دینے کی کیا ضرورت ہے؛ بلکہ وہ تو طالب کا ہاتھ پکڑ کر حضور کے سپرد کر دیتا ہے جو کہ خود دائمِ حضوری ہے، اس کے لیے طالبوں کو حضوری میں لے جانا کیا مشکل اور بےید ہے۔ اللہ ما سوائے اللہ ہو۔

بیت

صاحب غرق کو کچھ غم نہیں ہے، کیونکہ اس کا دل فنا فی اللہ ہے۔
(او) مخلوق کو (یہ) وہم ہے کہ اس کا جسم (قبر میں) مٹی کے نیچے (دبا ہوا) ہے۔

از غایت تصور اسم اللہ ذات چون اسم اللہ ذات از سر تا قدم قلب
 قالب را می شود غالب، اسم تمام جسم را در قبض تصرف خود کند. حساست،
 نفسانیت، کثافت جامه کثیف از وجود اربعه عناصر برخیزد. و نیک خوی روحانیت
 پیدا و هویدا گردد. نور تصور اسم ذات و نور معرفت الهی مشاهده ذات و از نور محمدی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات و نور فتاویٰ الشیخ درجات موافق نص، حدیث،
 آیات -

قوله تعالى :-

وَإِذْ كُنَّا نَسُوتُ

دم از دم زندگی مدام ابد الابد تمام -

قوله تعالى :-

وَلَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي

چون روح اعظم در وجود معظم آمد و گفت: یا اللہ! تا قیامت برخیزد، هنوز
 ماهیت استمداد با اسم اللہ ذات نرسیده باشد -

پس معلوم شد که این چنین وجود نور را بهر حال و احوال و افعال و اعمال
 معرفت، قرب، وصال از حضور است. چون نفس مطمئنه ترکیب نور گردد لباس قلب
 پوشد و قلب نور لباس نور پوشد و روح نور لباس سر پوشد
 و سر نور لباس اسرار پوشد چون مجموعه یکی نور گردد، در وجود صورت
 نور پیدا می شود که آنرا محض مطلق توحید توفیق الهی می
 گویند -

عجب دارم از آن طائفه احمق قوم که با تفکر تقلید، بی خبر از باطن
 معرفت الهی توحید دل را بدم بسته طرف چپ دل بگردانند

Marfat.com

اسم اللذات کے تصور کی کثرت سے جب اسم اللذات سر سے قدم تک قلب قالب پر غالب آجاتا ہے، تو اسم تمام جسم کو اپنے قبضہ و تصرف میں لے آتا ہے۔ اس سے خاست، نفسانیت اور جامہ کثیف کی کثافت اربعہ عناصر کے وجود سے دور ہو جاتی ہے۔ اور نیک عادات اور روحانیت کا ظہور ہوتا ہے۔ تصور اسم اللذات کے نور سے معرفت الہی کے نور کا مشاہدہ ذات ہونے لگتا ہے۔ نور محمدی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نور فانی الشیخ کے تصور سے (طالب اللذات) نص، حدیث اور آیات کے مطابق (اعلیٰ) درجات نصیب ہو جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

”اپنے پروردگار کو اس وقت یاد کرو، جبکہ تو بھول جائے۔“

ارشاد خداوندی ہے :-

”اور اس (آدم) میں میں نے اپنی روح پھونکی۔“

ایسا کرنے سے جو سانس (تصور اسم اللذات) سے لیا جاتا ہے۔ اس سے ابد الابد کی دائمی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ جب روح اعظم نے وجود منظم میں آکر یا اللہ کہا، تو چاہے (طالب اللذات) قیامت تک ذکر الہی کرتا رہے، تو بھی اسم اللذات کی انتہائی ماہیت کو نہیں پہنچ سکتا۔

پس معلوم ہوا کہ اس قسم کے وجود نور کو ہر حال، احوال، قال، افعال و اعمال میں معرفت، قرب، اور وصال حصولی سے حاصل ہوتا ہے جب نفس کا تزکیہ ہو کر وہ نفس مطمئن بن جاتا ہے، تو وہ نور بن جاتا ہے، اور وہ پھر قلب کا لباس پہن لیتا ہے۔ اور نوری قلب نوری لباس پہن لیتا ہے اور نوری روح ستر کا لباس پہن لیتی ہے اور نوری ستر اسرار کا لباس پہن لیتی ہے۔ جب سب مل کر ایک نور بن جاتے ہیں، تو وجود میں نور کی صورت پیدا ہو جاتی ہے، جسے محض توحید مطلق اور توفیق الہی کہتے ہیں۔

مجھے ان احمق اور نادان لوگوں پر تعجب آتا ہے، جو تقلیدی تفکر کرتے ہیں، وہ باطنی معرفت الہی اور توحید سے بے خبر ہیں۔ وہ دل کو دم کے ساتھ بند کر کے

ومی گویند این مقام قلب است. کلب را قلب دانند و می گویند این ذکر حبس است و ذکر حبس بجنوری مشاهده تعلق دارد و شرح ایشان را ذکر حبس نیست، عبث است و باز دل را بدم بسته جانب راست می گردانند و می گویند این مقام روح است و بی خبر است از مقام روح. ذکر روح مثل دریای طوفان نوح است. در آن کشتی شوق است که از عرش فوق است. و در سردماغ می گویند که ذکر خفی است و نجفی است و تریبانی است و سلطانی است. ایشان بی خبر از ذکر سلطانی.

طالب دنیا متفق و سوسه و اهمات خطرات نخاس خرطوم در قید شیطانی است.

ذکر اللہ، ذکر اللہ، ذکر لہ، ذکر هو، ذکر سر هو، ذکر هو الحق،
ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
جمکہ ذکر هفت است۔

ازین هفت ذکر از ہر یک ذکر ہفتاد لکھ و نسی و سہ ہزار ذکر یکشاہد بلکہ ذکر اللہ بسیار بشمار است کہ در تحریر قلم و تقریر زبان زیادہ تر است کلمات ربانی ذکر اسم اللہ۔
قَوْلُهُ تَعَالَى :-

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لَكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفَدَ الْبَحْرُ
قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ط

اسے بائیں جانب پھرا کر کہتے ہیں کہ یہ دل کا مقام ہے۔ وہ کلب (کتے) کو قلب یعنی دل سمجھے ہوئے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ذکر حبس ہے۔ ذکر حبس تو حضور می اور مشاہدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کا اس طرح تشریح کے ساتھ ذکر کرنا حبس نہیں، بلکہ فضول اور بے فائدہ ہے۔ اور پھر دم کو بند کر کے دل کو دائیں طرف پھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ روح کا مقام ہے۔ اور وہ مقام روح سے بیخبر ہیں۔ ذکر روح تو حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کی مانند ہوتا ہے جس میں شوق کی کشتی عرش سے اوپر تیرتی ہے۔ وہ دم کو سردماغ میں بند کر کے کہتے ہیں کہ یہ ذکر خفی ہے اور نجفی اور سلطانی ہے، حالانکہ وہ ذکر سلطانی جسے دوسرے معنوں میں سلطان الاذکار کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اسے بیخبر ہیں۔ وہ طالب دنیا و سوس، توہمات، خطرات، خناس و خرطوم سے متفق اور شیطان کی قید میں ہیں۔

تمام ذکر سات قسم کے ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:-

پہلا ذکر: ذکر اللہ

دوسرا ذکر: ذکر اللہ

تیسرا ذکر: ذکر اللہ

چوتھا ذکر: ذکر ہو

پانچواں ذکر: ذکر ستر ہو

چھٹا ذکر: ذکر ہو الحق

ساتواں ذکر: ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

ان سات ذکروں میں سے پہلے ایک ذکر سے ستر لاکھ تیس ہزار ذکر کھل جاتے ہیں، بلکہ ذکر اللہ بہت اور بیشتر ہیں، جو تحریر و تقریر میں نہیں آسکتے۔ ذکر اسم اللہ ذات کے لیے کلمات ربانی بے انتہا اور بے حساب ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:-

”قرماد یجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میرے رب کے کلمات تحریر کرنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائیں، تو پتھر اس کے کہ کلمات ربی ختم ہوں، سمندر خشک ہو جائیں، خواہ ان کی مدد کے لیے ویسے ہی اور

این مجموعه از کار بنوعیه تصور تصرف توحید حاضران اسم الشذوات سرسری
 قادری جامع مرشد کامل روز اول سبق می دهد طالب قادری با اخلاص خواند
 آنچه جز کل مقامات گنج درجات مخفی و پوشیده نماند. و هر طریقه را انتها
 بابتدای قادری هرگز نمی رسد، اگر چه کسی بر ریاضت سر بسنگ زند. و دیگر طریقه ها
 مثل چراغ است با و نفسانی و باد زن آفات شیطانی و باد بلای دنیا پریشانی
 چراغ را کشته گردانی. و طریقه قادری مثل آفتاب روشن تر ابد الا باد خوف ندارد از
 زمانه باد. و اگر کسی از طریقه بگوید.

بیت

اگر گیتی سراسر باد گیرد چراغ مقبلان هرگز نمیرد
 جواب مصنف :-

چراغی را چه حاجت آفتابم چراغش را تابش کشته سازم
 و اگر کسی از طریقه های گوید :-

بیت

چراغی را که ایزد بر فرزند هر آنکس گفت زنده ریشش بسوزد



جواب مصنف :-

مراداده است ایزد این بقوت که ریشی نگهدارم بافتوت
 هر آنکس را که خواهم می نوازم هر آنکس را که خواهم جان بیازم



سمندر ہی کیوں نہ آجائیں؟

ان تمام اذکار کا سبق جامع مرشد کامل سرور می قادری اسم اللہ ذات کے تصور، تصرف، توجہ، توجید اور حضرات سے طالب کو پہلے ہی روز دے دیتا ہے۔ طالب قادری جب اخلاص کے ساتھ پڑھتا ہے، تو اس پر کل وجہ مقامات کے خزانے اور درجات محقق اور پوشیدہ نہیں رہتے۔ ہر دوسرے طریقہ کی انتہا، بھی قادری طریقہ کی ابتدا کی ہرگز برابری نہیں کر سکتی، خواہ وہ (ساری عمر) ریاضت میں پتھر پر سر مارتا رہے۔ دیگر تمام طریقے چراغ کی طرح ہیں، جسے نفسانی (خواہشات) کی ہوا، آفات شیطانی کی ہوا اور بلائے دنیا پریشانی کی ہوا بجھا سکتی ہے، لیکن قادری طریقہ سورج کی طرح منور ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر روشن ہے، جسے ابد الابد تک مخالف ہواؤں کا کوئی ڈر نہیں۔ اور اگر کوئی شخص دیگر طریقوں کے بارے میں یہ کہے کہ :-

بیت

مقبول لوگوں کا چراغ کبھی نہیں بجھتا، اگرچہ تمام زمانہ سر اسر ہوا (طوفان) ہو جائے۔
جواب مصنف :-

مجھے چراغ کی کیا ضرورت، میں تو سورج ہوں۔ میں اس کے چراغ کو اپنی نورانی چمک سے گل کر دوں گا۔

اور اگر کوئی شخص دوسرے طریقوں کے متعلق یہ کہتا ہے :-

بیت

جس چراغ کو اللہ تعالیٰ روشن کر دے۔ ہر وہ شخص جو اس کو پھونک مار کر گل کرنا چاہے۔ تو اس کی داڑھی جل جاتی ہے۔

جواب مصنف :-

مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ قوت دی ہے کہ میں ریشم کو اپنی جوانمردی سے محفوظ رکھتا ہوں۔

میں جس کو چاہتا ہوں نواز دیتا ہوں۔ جس سے چاہتا ہوں جان کی بازی لگو دیتا ہوں۔

و انتهای طریقه طالب سرید قادری از ذکر مذکور الهام بگذرد و غرق فنا
فی اللہ فی التوحید نور شود.

ایات

ذکر را بگذار و بگذار از قلب	تا ترا حاصل شود توحید رب
قادری را این مراتب با حضور	قادری خاص است خاص الخاص نور
شد سریدم قادری روزش اول	این طریقه فیض رحمت حق فضل
هر که منکر زین طریقه رو سیاه	رافضی زندیق شد دشمن اله
یا هو قادری را می شناسد بانظر	بچو زر گری شناسد سیم و زر

عجب دارم از ان قوم احمق که می گویند دین و دنیا هر دو من عطا
است. این هم فکر فریب حیل و شیطانی از سر نفس هوا است. و دین و دنیا هر دو عطا
بخش قوت قادری قدیر که حاکم هر دو جهان امیر که :-
قَوْلَهُ تَعَالَى :-

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ ط

در تصرف او و تصرف او گنج خزان الشریعی - بی حیا و غنایت
هدایت ولایت غنایت دل غنی. و دوام حاضر مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم. این چنین مراتب قادری را چه دانند از اهل شرفی -

طریقہ قادری کے طالب سرید کی انتہا، یہ ہے کہ وہ ذکر، مذکور اور الہام سے گزر کر فنا فی اللہ فی التوحید میں غرق ہو کر نور بن جاتا ہے۔

ابیات

ذکر اور دلی ذکر دونوں سے گزر جا۔ تاکہ تجھ کو توحید رب حاصل ہو جائے۔
قادری کو یہ مراتب حضوری سے حاصل ہوتے ہیں۔ قادری خواصوں میں سے بھی خاص الخاص نورانی ہوتا ہے۔

میں روز ازل سے ہی قادری کا سرید ہو گیا تھا۔ یہ رحمت کے فیض کا طریقہ ہے۔
اس میں اللہ کا فضل شامل حال ہے۔
جو کوئی اس طریقہ کا منکر ہے، وہ رؤسیا ہے۔ وہ رافضی ہے، دل کا کافر اور خدا کا دشمن ہے۔

یہو؟ قادری کو ایک نظر سے شناخت کر لیتا ہے۔ جس طرح زرگر سونے چاندی کو (پہلی نظر میں) پرکھ لیتا ہے۔

مجھے ان احمق لوگوں پر تعجب ہوتا ہے، جو کہتے ہیں کہ مجھے دنیا اور دین دونوں عطا ہوئے ہیں۔ یہ بھی شیطانی مکر و فریب اور حیلہ ہے، جو نفسانی خواہشات کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ اور دین و دنیا ہر دو کی عطا و بخشش کی قوت قادری قدیر کو نصیب ہوتی ہے، جو ہر دو جہاں کا حاکم اور امیر ہوتا ہے۔
ارشاد خداوندی ہے :-

”تم ہرگز اس وقت تک نیکی حاصل نہ کر سکو گے، جب تک کہ تم اپنی عزیز ترین چیز کو راہِ خدا میں خرچ نہ کرو گے۔“

اس (قادری) کے تصرف میں اللہ تعالیٰ کے تمام غیبی خزانے ہوتے ہیں۔
بے جستجو عنایت سے ہدایت، ولایت اور عنایت سے دل غنی ہو جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔ بد بخت لوگ قادری کے ان مراتب کو کیا جانیں؟

آیات

فقر با اخلاص صدق و اعتبار	فقر گنج از گنج گنجی بی شمار
در حکم فقرش بود جسمه خلق	فقر رحمت راز وحدت نور حق
نظر فقرش کیمیار و شش نظیر	فقر را عاجز بین مفلس حقیر
مالک الملکی فقر بهر از خدا	بایه فقر نفس را رسوا کند بهر از گدا

قوله تعالی :-

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ ۗ

بدانکه فقر سه حرف است. از حرف **ف** فالقه قنار النفس، نه در وجود
 هواماند و نه هوس. از حرف **ق** قالب قلب پر نور الله. از حرف **ر** رحمت
 نزدیک الله تعالی. از حرف **ف** فرد فردانیت غرق مع الشرفانی الله. از
 حرف **ق** قرب قوت قدرت جمعیت. از حرف **ر** راز قلب سلیم بهر که قدم
 در فقر اندازد، از فقر فیض روشنی برود و بار فقر برداشته نتواند، میل رجوع بسوی
 دنیا کند و از فقر محمدی صلی الله علیه و آله و سلم بازگشت خورد. از حرف **ف**
 فضیحت فتنه مراتب فرعون. و از حرف **ق** فقر خدا مراتب قارون. و از
 حرف **ر** رذ و مراتب رانده ابلیس خبیث.

اول مرشد کامل طالب الله را سه مراتب نبشده، آشنائی فقر، استقامت به

ابیات

بیشمار خزانوں میں سے فقر ایک (بیش بہا) خزانہ ہے۔ فقر اخلاص، صدق
دل اور با اعتبار ہونے سے حاصل ہوتا ہے۔

فقر اللہ کی رحمت و وحدت کا راز اور حق کا نور ہے۔ تمام مخلوق ایسے فقیر کے
حکم کے تحت ہوتی ہے۔

فقر کو عاجز مت جان اور نہ ہی اسے مفلس اور حقیر جان۔ اس کے فقر کی نظر
روشن ضمیر لوگوں کے لیے کیما ہے۔

اے باہو! فقر نفس کو ذلیل کرتا ہے۔ وہ گداگری کروا کر اور فقر خدا کے لیے
تمام جہانوں کا مالک بناتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :-

”اور اللہ کا ہر حکم ہر شے پر غالب ہے“

(اے طالب حقیقی!) جان لے کہ فقر کے تین حرف ہیں۔ حرف ف سے مراد
فنائے نفس ہے۔ نہ وجود میں نفسانی خواہشات رہیں اور نہ ہی ہوس رہے۔ حرف
ق سے (فقیر کا) قلب قالب اللہ تعالیٰ کے نور سے پُر ہو جائے۔ حرف ر سے
(فقیر، رحمت الہی کے قریب ہو جائے۔ حرف ف سے (فقیر) فرد، فردانیت غرق
مع اللہ، فنا فی اللہ ہو جائے۔ حرف ق سے قرب، قوت، قدرت اور جمعیت
حاصل ہو جائے۔ حرف ر سے قلب سلیم کے راز حاصل ہوں جو کوئی راہ فقر
میں قدم رکھتا ہے۔ اُسے فقر سے روشنی کا فیض پہنچتا ہے۔ جو کوئی فقر کا بوجھ اٹھا
نہیں سکتا۔ وہ دنیا کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے رحمت کھا جاتا ہے یعنی منقطع ہو جاتا ہے۔ اسے حرف ف سے فصاحت،
فتنہ اور فرعونی مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اور حرف ق سے وہ تہ خداوندی اور
مراتب قارونی پالیتا ہے۔ اور حرف ر سے رد ہو کر راندہ درگاہ اہلس خلیفہ
کے مراتب حاصل کرتا ہے۔

اول مرشد کامل طالب اللہ کو تین مراتب بخشتا ہے :-

از کرامت -

دوم مشفق بشوق لذت خدا روح در فرحت نفس فنا -

سیوم مراتب یگانہ با حق خالق کہ یگانہ خلق از دنیا و اہل دنیا سرورہ، بلکہ طالب مولیٰ از دنیا جیفہ برای گذرہ مروت چنان بد بونی و گندگی می آید کہ از خود بخورد طالب از دنیا و اہل دنیا فرار خورد - اگر کسی طالب اللہ را ہفت اقلیم پادشاهی و ملک سلیمانی اختیار نکند - بعد از ان معلوم شود کہ فقیر است -

باید دانست کہ فقیر کامل ہم صحبت و ہم سخن بمردم عوام ذکر مذکور و باطن روحانی حضور - چون فقیر لب از برای سخن بجنباند ظاہر مردم نفسانی می دانند کہ بما ہم سخن است و فقیر باشد موکلان و فرشتگان می دانند کہ بما ہم سخن است و اللہ تعالیٰ می دانند کہ بما ہم سخن است - و حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم می دانند کہ بما ہم سخن است - این چنین جثہ فقیر را جثہ روشن نور بمثل آفتاب بہر مقام و ہمہ جا حضور - چنانچہ حضرت سلطان بایزید (لسطامی) می فرماید کہ سی سال با خدا تعالیٰ ہم سخن بودم و خلق می دانست کہ بما ہم سخن است -

این مراتب اعلیٰ قرب با حق تعالیٰ از کثرت گن است و فقیر را ہوشیاری ہم غلط است بعیر از غرق فتانی اللہ و غرق فتانی اللہ غلط است بعیر از مشاہدہ جواب با صواب ہشیاری -

دانیکہ لسان سیف فقر از ان است کہ سیاہی از آن روز ازل جف انقلہم بہا ہو کائنات و روشنائی ازل مذکور بر زبان فقیران نہادہ و زبان فقر ہمیشہ سیاہی

مرتبہ اول :- فقر کا آشنا بنا دیتا ہے۔ استقامت کرامت سے بہتر ہے۔
 مرتبہ دوم :- اسے مشفق بنا کر اس میں اللہ تعالیٰ ایسی لذت شوق پیدا کرتا ہے جس
 سے اس کی روح کو فرحت اور اس کے نفس کو فنا حاصل ہوتی ہے۔
 مرتبہ سوم :- خالق حق سے یگانہ، مخلوقات دنیا اور اہل دنیا سے بیگانہ کر دیتا ہے۔
 بلکہ طالب مولیٰ کو دنیا مردار سے اتنی گھناؤنی بدبو آتی ہے کہ اس کا دل خود
 بخود دنیا اور اہل دنیا سے بھاگ اٹھتا ہے۔ اگر طالب اللہ کو کوئی سات
 ملکوں کی بادشاہی بھی عطا کر دے۔ اور وہ ملک سلیمانی اختیار نہ کرے تو جان
 لو کہ وہ واقعی فقیر ہے۔

جاننا چاہیے کہ کامل فقیر ظاہر میں عوام الناس سے ہمسخن اور ہم مجلس ہوتا ہے
 اور ان سے محو کلام ہوتا ہے، لیکن باطن میں اسے روحانیوں کے ساتھ حضوری حاصل
 ہوتی ہے جب فقیر کوئی بات کرنے کے لیے اپنے لبوں کو جنبش دیتا ہے، تو
 ظاہر کے دیکھنے والے نفسانی لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم سے باتیں کرتا ہے، موکل
 اور ملائکہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ہم کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ مجھ سے
 کلام کرتا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ ہم سے کچھ کہنا
 چاہتا ہے۔ اس قسم کے فقیر کا جتہ سورج کی مانند روشن اور منور ہوتا ہے۔ وہ ہر مقام
 اور ہر جگہ حاضر ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت سلطان بایزید بسطامی فرماتے ہیں کہ :-

”میں اپنے رب تعالیٰ عزوجل سے تیس برس ہم کلام رہا، مگر خلق خدا
 یہی خیال کرتی رہی کہ ہمارے ساتھ ہم سخن ہے۔“

حق تعالیٰ کے قرب کے یہ اعلیٰ مراتب کثرت کن سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور فقیر
 کی ہوشیاری بھی غلطی ہے۔ غرق فنا فی اللہ کے بغیر سب کچھ غلط ہے۔ مشاہدہ کے بغیر
 جواب باصواب ہوشیاری ہے۔

جاننا چاہیے کہ فقیر کی زبان سیف الرحمن یعنی اللہ کی تلوار اس لیے ہوتی ہے کہ
 روز ازل سے جو کچھ ہونے والا ہے، اس کے متعلق قلم نے لکھ دیا ہے اور خشک
 بھی ہو چکا ہے، کے مطابق سیاہی اور روشنائی جو قلم سے الگ کی گئی، فقیر کی زبان
 پر رکھی گئی ہے۔ فقیر کی زبان ہمیشہ ازل کی روشنائی سے تر ہوتی ہے۔ اس کا کلام

کن است که از کن و عده از ان السَّت فقیر اگر می خواهد که زبان سیف تیزتر گردد.
 وقت دعا اول سه مرتبه کلمه طیبه بخواند لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ و نام اللہ را اسم اللہ ذات بالفکر بر زبان مرقوم رقم مشوق کند صاحب
 لفظ سیف تیغ برهنه گردد. و از برای بدعا دشمن منافق بر زبان چند مرتبه یا قَهَّارُ
 یا بَنُو لَیْسَ یا بَنُو شَکْ بَر و می قهر الهی شود.
 قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :-

خُلِقَتِ الْعُلَمَاءُ مِنْ صُدْرِي وَخُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِي
 وَخُلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ نُورِ اللَّهِ تَعَالَى ط
 قَوْلُهُ تَعَالَى :-

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِ ط
 اشارت بایشان بشارت باد.

این چنین فقیر لا یحتاج بی نیاز است که دوام غرق بوحدا نیت اللہ را
 است. قدس الارواح شهباز است.

بیت

نصیب است نگران را نصیب از زوال من از برای زرو مال خر نخواهم شد

بیت

مرا زیر طریقت نصیحتی یاد است که غیر یاد خدا هر چه هست بر باد است

بیت

دولت بسگان دادند نعمت نگران ما امن اما نیم تماشه نگران

ہی کن کی مانند ہوتا ہے۔ کن سے اللہ کا وعدہ یاد آتا ہے جب فقیر چاہتا ہے تو اس کی زبان تلوار سے بھی زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ دعا کے وقت پہلے تین دفعہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور پھر اسم اللہ ذاتِ تفکر کے ساتھ زبان پر لکھتا ہے۔ (تب) وہ صاحب لفظ ہو جاتا ہے۔ اس کی زبان تیغ برہنہ بن جاتی ہے۔ اور دشمن اور منافق بددعا کے وقت چند بار زبان سے یَا قَهَّارُ پڑھتا ہے، بیشک اللہ اس پر ہی قہر الہی نازل ہو جاتا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے :-

”اللہ تعالیٰ نے علماء میرے سینے سے اور سید میری پشت سے پیدا فرمائے اور فقراء اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر کے نور سے تخلیق ہوئے ہیں۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

”اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے مثال اس کی روشنی کی“

یہ اشارہ ان کے لیے بشارت ہے۔ اس قسم کے فقیر لایحتاج اور بے نیاز ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ وحدانیت اور ستر الہی میں مستغرق رہتے ہیں ایسا فقیر ارواحِ قدسی کا شہباز ہوتا ہے۔

بیت

سونا چاندی گدھوں کا ہتھ ہے۔ میں مال و دولت کے لیے گدھا نہیں بنوں گا۔

بیت

مجھے اپنے پیڑ پر لقیّت کی ایک نصیحت یاد ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر کے علاوہ سب کچھ تباہ و برباد ہے۔

بیت

مال و دولت دنیا کتوں کو دے دی گئیں۔ اور نعمت گدھوں کو ہم امن و امان میں ہیں اور تماشا دیکھ رہے ہیں۔

روز قیامت اهل دنیا که از قبر می برآید، همه پشت بقبله هیچ کس را از
 اهل دنیا رو بقبله نباشد که در آن وقت دنیا روی اهل دنیا را از قبله بگردانند و
 اهل مفلس فقیر مسکین را رو بقبله باشد که فقر معرفت الهی فقیر را از دنیا روی بگردانند
 و اهل فقر را شرح رونی با عظمت و عزت و روشن، چنانچه نور چهارده ماه باشد
 و روی اهل دنیا را سیاه و زشت با کراهت نجاست نجس باشد و روز
 قیامت علماء بحساب ثواب حَلَّاهَا حِسَابٌ و اهل دنیا را عذاب مَوْحَرَاهَا
 عِقَابٌ و فقیر عارف الشریحی حجاب الشریحی حجاب و بی حساب المفسس فی امان
 الله ندارد و نه شمار و نه رو بحساب عرصات آرد و هر که الله تعالی را بی حجاب
 یاد کند بی حجاب و بی عذاب در بهشت در آید -

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ۝

حدیث

حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ۝

حدیث

حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ۝

حدیث

حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ۝

له الحدیث ۝ له الحدیث ۝ له الحدیث ۝ له الحدیث ۝

اہل دنیا اور اہل فقر کا باہم موازنہ

روز قیامت جب دنیا دار اپنی قبروں سے باہر نکلیں گے، تو ان سب کی پشت قبلہ کی جانب ہوگی۔ کسی دنیا دار کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہوگا، کیونکہ دنیا انکارِ خ قبلہ سے دنیا کی طرف پھیر دے گی۔ لیکن مفلس و مسکین فقرا رو بہ قبلہ ہوں گے کیونکہ فقر معرفت الہی فقیر کا منہ دنیا سے پھیر دیتا ہے۔ فقرا کا چہرہ عظمت و عزت کی وجہ سے چودھویں کے چاند کی مانند ہوگا اور دنیا داروں کا چہرہ دنیاوی نجاست کے باعث مکروہ، گھناؤنا اور سیاہ ہوگا۔ محشر کے روز علماء حساب و ثواب میں مبتلا ہوں گے۔ ان کے حلال کا بھی حساب ہوگا اور اہل دنیا کو بھی عذاب ہوگا اور ان کے حرام مال پر سزا ملے گی۔ لیکن فقیر عارف باللہ کو بے حجاب اور بے حساب (دیدار الہی) ہوگا۔ اسی لیے مفلس اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے، کہا گیا ہے۔ نہ اُسکے پاس کچھ ہوتا ہے، نہ وہ گنتا ہے اور نہ ہی روز قیامت حساب دہی کے لیے پیش ہونا پڑتا ہے۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو بے حجاب یاد کرتا ہے، وہ بے حجاب اور بے حساب بہشت میں داخل ہو جاتا ہے۔

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-
 ”فقراء کی محبت جنت کی چابی ہے۔“

حدیث

”فقراء کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔“

حدیث

”فقراء کی محبت دین کی روشنی ہے۔“

حدیث

”فقراء کی محبت دونوں جہان کی روشنی ہے۔“

حدیث

حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ وَبُغْضُ الْفُقَرَاءِ مِنْ
أَخْلَاقِ الْفِرْعَوْنَ ط

پس معلوم شد که روایت از برای هدایت است و فضیلت از برای
طلب مرشد و سبیت است :-

قَوْلُهُ تَعَالَى :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ ط

علم وسیله نیست. علم روشنی راستی راه است. وسیله مرشد همراه نگهبان را
حفظ حافظ رساننده معرفت اله است که از هر مقام کشف آگاه است و کشف
معرفت قسم است :-

اول کشف القلوب :-

دوم کشف القبور :-

سیوم کشف المحضور :-

چهارم کشف المرور :-

پنجم کشف المذکور :-

ششم کشف فنا فی التوحید نور :-

هفتم کشف اندراجی، شیطانی، نفسانی، جنونیت، مقهور :-

از آن کشف خام خیال ترقی دنیا عز و جاه و کشف حقیقی خاص الخاص از قر

الشد و از حضور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیرت عبرت گواه مردم سوز و وجود شدن

روزمی گذر و باه آه آه کشف جامه کثیف کثافت و کشف جامه لطیف لطافت

حدیث

”فقراء سے محبت کرنا انبیاء کے اخلاق سے ہے۔ اور فقراء سے دشمنی کرنا
فرعون کی خصلتوں سے ہے۔“

پس معلوم ہوا کہ روایت ہدایت اور فضیلت کے لیے ہے۔ اور مرشد کا
طلب وسیلت کے لیے ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:-

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔“
علم وسیلہ نہیں ہے۔ علم روشنی اور راہِ راست ہے۔ وسیلہ مرشد ہوتا ہے۔
جو راستے کی حفاظت کرنے والا، نگرانی کرنے والا، وہ راہِ سلوک کا حافظ ہے، جو
حفاظت سے معرفت الہی تک پہنچا دیتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر مقام کشف سے آگاہ
ہوتا ہے۔ اور کشف کی سات اقسام ہیں:-

(۱) اول کشف القلوب۔

(۲) دوم کشف القبور۔

(۳) سوم کشف الحضور۔

(۴) چہارم کشف المسرور۔

(۵) پنجم کشف المذکور۔

(۶) ششم کشف فنا فی التوحید نور۔

(۷) سہتم کشف استدراجی، شیطانی، نفسانی، جنونیت اور مقہوری۔

اس کشف سے دنیاوی ترقی اور عسٹرو جاہ کی خام خیالی دماغ میں سما جاتی ہے۔
اور خاص الخاص کشف حقیقی قرب الہی اور حضوری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے ہوتا ہے۔ اس کشف سے دو گواہ ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ ایک حیرت اور
دوسری عبرت۔ ان دونوں کے سبب وجود ہر دم شب و روز سوش میں مبتلا ہو
جاتا ہے۔ اور آہ آہ کرتا رہتا ہے۔ کشف کے کثیف جامہ سے کثافت اور کشف
کے لطیف جامہ سے (وجود میں) لطافت پیدا ہو جاتی ہے۔

بیت

نظر مشاهده معنی چشم دل کردم
 اقا جوابی مصنف قدس ستره :-
 حجاب عینک چشم است مرد دنیا را

چشم آن باشد که بر حق شد نظر
 چشم ظاهراً داشتند هم گاو و خر

بیت

مرشد آن باشد بود قریشِ اله
 طالبان را باز دارد از گناه
 قَوْلُهُ تَعَالَى :-

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ط

ولیکه از غایت طمع حرص است، دنیا فانی اشتغال لایعنی مرده افسرده باشد.
 قدم در معرفت توحید مولی نبوده باشد اگر وعظ نصیحت تمام آیات مجمله قرآن تفسیر و احادیث و
 مسائل علم فقه و خوف رجا و قول مشایخ برومی می خوانی هیچ سود ندارد -
 قَوْلُهُ تَعَالَى :-

إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى ط

ای محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)؛ نتوانستی شنوایانیدن -
 قَوْلُهُ تَعَالَى :-

صُمٌّ بَكَرَعْمَى فَهُوَ لَا يَرْجِعُونَ ط

آخر انتہاء سلک سالک عارف فقیر چسپیت؛ یعنی اِذَا تَوَلَّى الْفَقْرُ
 فَهُوَ اللَّهُ ط

۱۰ سورہ القصص، ۲۸: ۵۶ سورہ النمل، ۲۷: ۸۰

۱۱ سورہ البقرہ، ۲: ۱۸ سورہ مغزب القلوب، ص ۱۸ دانیس الطالبین از حضرت خواجه بہاء الحق والدین نقشبندی

ہدایت

مشاہدہ کرنے والی آنکھ سے میری مراد دل کی آنکھ ہے۔ مرد بینا کے لیے آنکھ چشمہ کی طرح آنکھ کا پردہ ہے۔
لیکن مصنف (فقیر باہو) کا جواب یہ ہے:-
آنکھ حقیقت میں وہ ہوتی ہے، جس کی نظر ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔
ظاہری آنکھ تو گدھے اور بیل بھی رکھتے ہیں۔

ہدایت

مرشد وہ ہوتا ہے، جو مقرب الہی ہو، تاکہ طالبوں کو گناہ سے باز رکھے۔
ارشاد خداوندی ہے:-

”اے میرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تم جسے چاہو، ہدایت پر نہیں لا سکتے، البتہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔“
جس دل میں کثرت سے طمع و حرص ہوتی ہے، وہ دنیا کے فانی کے بھڑوں میں پھنس کر مردہ اور افسردہ ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید معرفت میں قدم ہی نہیں رکھتا، خواہ اُسے قرآن پاک کی تمام آیات، احادیث، علم فقہ کے تمام مسائل، خوف ورجا، اور بزرگان دین کے اقوال وغیرہ پڑھ کر سنائے جائیں، تو بھی کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

”اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! البتہ تو (اِنَّ) مردوں کو نہیں سنا سکتا۔“

ارشاد خداوندی ہے:-

”وہ گونگے، بہرے (اور) اندھے ہیں۔ وہ اللہ کی ہدایت کی

طرف لوٹنے والے نہیں۔“

سلک سلوک کی آخری انتہا پر عارف فقیر ہی ہوتا ہے۔ یعنی ”جب فقر انتہا کو پہنچتا

ہے، تو وہ اللہ ہی ہوتا ہے۔“

قوله تعالى :-

وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ط

قَوْلُهُ تَعَالَى :-

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ط

ختم فقر آنست جسم جسته می شود و از تصور اسم الشذوات قنای الشذو و
در صورت ستر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس حضور در مقام لی مع اللہ وقت
لَا يَسْعَانِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ ط
اینست مراتب قنای اللہ علیہ عین فی التوحید غرق نور الشذو و مشاہدہ با
قرب اللہ منظور محض راز -

بیت

رفت ذکر و رفت فکر و رفت مذکورش حضور نور بودم نور با شتم عاقبت شذ خاص نور

حدیث

الآن كما كان ط

حدیث

النِّهَايَةُ هُوَ الرَّجُوعُ إِلَى الْبَدَايَةِ ط

نهایت بانور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ہدایت باصل نور اللہ است -
قَوْلُهُ تَعَالَى :-

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ط

ط سوره محمد، ۴۷: ۳۸ ط سوره القصص، ۲۸: ۲۲ ط بحر الاسرار، ص ۶۰

ط خطبات احمد جان ط الحدیث ط سوره الحديد، ۵۷: ۲

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

”اللہ غنی ہے اور تم سب فقیر ہو“

ارشاد خداوندی ہے :-

”اے رب! تو جو اچھی چیز میری طرف اتارے، میں اس کا محتاج ہوں“۔
 فقر کا انتہائی درجہ یہ ہے کہ اسم اللذوات کے تصور سے (فقیر کا) جسم جثہ
 فنا فی اللہ ہو کر نور ہو جاتا ہے۔ اور سر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں
 حضورِ مجلس میں داخل ہو جاتا ہے اور مقام بی مع اللہ جس میں کسی مقرب فرشتہ اور
 نبی مرسل کو بھی دخل نہیں، سے حصہ حاصل کر لیتا ہے۔

یہ مراتب فنا فی اللہ فقیر کے ہیں، جو توحید باری تعالیٰ اور التوار الہیہ میں عین لعین
 غرق ہوتا ہے۔ وہ نور مشاہدہ میں غرق اور قرب الہی میں منظور ہو جاتا ہے۔ یہ
 محض راز ہے۔

بیت

ذکر و فکر روانہ ہوا۔ اور مذکور بھی۔ میں حضورِ میں حاضر ہوں۔ میں نور تھا، نور
 ہو گیا اور میرا انجام خاص نورانی ہے۔

حدیث

”اللہ تعالیٰ اپنی شان میں ویسا ہی ہے، جیسا پہلے تھا“

حدیث

”ابتداء کی طرف لوٹ آنے کو انجام یا انتہا کہتے ہیں“۔
 ہماری نہایت نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ہدایت کی اصل نور الہی
 سے ہے۔ (اور یہی ہمارا انتہائے مقصود ہے)۔

ارشاد خداوندی ہے :-

”اور وہ تمہارے ساتھ ہے، تم جہاں کہیں بھی ہو“

چنانچه گفت عارف مرد حقانی حضرت خاقانی :-

بیت

پس از بی سال این معنی محقق شد بخاقانی
که یکدم با خدا بودن به از تک سلیمانی

بیت با هو

به بحر عرق فی اللہ شو که با خود خود نمی مانی
حدیث قدسی :- دَعُ نَفْسَكَ وَتَعَالَ ط

هر که از نفس فنا نه بگذرد، بروح بقا نرسد - لایق معرفت بقا و لایق مجلس
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشود -

بیت

جلوه بخشی ز بهر مشتاقی رفت فانی چو یافتیم باقی
مقام فنا می متعلق به نفس ناسوت است - ربانی متعلق بروح بقا است
مقام لاهوت لامکانی -

بیت

خوش آنجا نیکه چون معز اندرون استخوان باشد
خوش آن در دیکه از چشم بدانند ایشان نهان باشد

چنانچہ عارف مردِ حقانی حضرت خاقانیؒ نے کہا ہے:-

بیت

خاقانی پرتیس سال کے بعد یہ معنی پایہ تحقیق کو پہنچی، کہ ایک گھڑی واصل باللہ ہونا
حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت سے (کہیں) بہتر ہے۔

بیت باہو

اے باہو! دریائے معرفت میں فنا فی اللہ ہو جا، تاکہ تیرا وجود ہی معدوم ہو جائے۔
جو شخص رازِ ربانی میں مستغرق ہے، اگر وہ ایک دم بھی (یادِ الہی سے) غافل ہو جائے، تو
وہ نامحرم اور محروم ہے۔

حدیث قدسی

”اے نفس کو ترک کر دے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اوپر چلا آ۔“
جو شخص فنائے نفس (کے عمل) سے نہیں گزرتا، وہ روحانی بقا حاصل نہیں کر سکتا۔
اور نہ وہ تقائے معرفت الہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائق ہو سکتا ہے۔

بیت

اپنے مشتاقوں کے لیے اپنے جلوؤں کا دیدار عنایت فرما جب میں (مقام)
باقی کو پالوں گا، تو (گو یا) فنایت سے گزر کر درجہ بقا حاصل کر لوں گا۔
مقام فنا نفسِ ماسوت کے متعلق ہے۔ اور مقام باقی بقائے روح سے متعلق
ہے، جسے مقام لاہوت لامکان کہتے ہیں۔

بیت

وہ خوشی کا مقام ہے، جب کہ معزز ہڈی کے اندر ہوتا ہے۔ اور وہ دردِ مبارک
ہے کہ جو بدخواہوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہو۔

آری یقین است بعضی بنام معرفت فقر رسیده اند۔ و بعضی به تمام معرفت فقر رسیده اند۔

بیت

پرده ای بود مرا شعله را خگر گشته خوش نشستم لب پر پرده خاکستر خویش

حدیث

لَوْ كَانَتْ الْجَنَّةُ نَصِيبَ الْمُشْتَاكِينَ بَدَأُوا جَمَالَهُ وَأَوَيْلَاهُ وَلَوْ
كَانَتْ النَّارُ نَصِيبَ الْعَاشِقِينَ مَعَ وَصَالِ جَمَالِهِ وَأَشْوَقَاهُ ط
اول مرتبه فقیر را هو تو اقبل ان تموتوا است برکت تصور توحید اسم اللذات
احوال مقامات ممت خود را درجات به بینی۔

قَوْلُهُ تَعَالَى: مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نَشُورًا ط

که مراتب ممت را درجات تحقیق طی کند۔

حدیث

إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا يَمُوتُونَ بَلْ يَنْتَقِلُونَ مِنَ الدَّارِ إِلَى الدَّارِ ط
گردد۔ آنرا موت و حیات یکی۔

ابیات

خلق داند زیر خاکش در قبر در قبر قرب خدا شد سر لب

۱۰۰ الحدیث ۱۰۰ عین العلم و شرح برزخ ۱۰۰ سورة الفرقان، ۲۵: ۳

۱۰۰ کتاب برزخ، عین العلم شرح زین الحلم از حضرت ملا علی قاری شرح الصدر از علامہ سیوطی، کتاب الروح از ابن قیم۔

ہاں یقین ہے کہ بعض (ابھی) معرفت فقر کے نام تک ہی پہنچے ہیں۔ اور بعض معرفت فقر کی انتہا تک پہنچ گئے ہیں۔

بیت

”یہ امر لوٹیدہ ہے کہ مجھ کو چنگاری کے شعلہ نے جلا کر مارا ہے۔ میں تو اپنی جلی ہوئی راکھ کے پس پردہ بڑے مزے سے بیٹھا ہوں۔“

حدیث

”اگر مشتاقوں کے نصیب اس کے جمال (دیدار) کے بغیر جنت ہو، تو وہ واویلا کریں گے اور اگر اس کے وصال جمال سے عاشقوں کے نصیب دوزخ بھی ہو، تو وہ اس کا اشتیاق کریں گے۔“

فقیر کا پہلا مقام ”مرنے سے پہلے مر جاؤ“ ہے۔ اسے یہ مرتبہ اسم التذات کے تصور توحید کی برکت سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ اپنی موت کے تمام احوالات و مقامات اپنی زندگی میں ہی دیکھ لیتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:-

”وہ مرنے، جینے اور جی اٹھنے کے مالک نہیں ہیں۔“
کیونکہ وہ موت کے مراتب کو زندگی میں ہی سٹے کر لیتا ہے۔

حدیث

”بیشک اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں، بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جاتے ہیں۔ ان کی موت اور زندگی ایک ہو جاتی ہے۔“ (یعنی ان کا جینا اور مرننا برابر ہو جاتا ہے)۔

ابیات

خلقت سمجھتی ہے کہ وہ قبر میں (یونہی) زیر خاک پڑے ہوئے ہیں۔ مگر وہ قبر میں سر اسر اللہ کے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں۔

بی خلل خلوت قبر بارت جلیس در میانش کس نگنجد حق اینس
 نیست آنجای فرشته جز بذات در محاتی یافتیم و اتم حیات
 در قبر ذوق است جلوه خاص نهر در قبر از خود فنا با حق حضور
 تو نمی دانی که عارف فقیر اولیاء الله را قالب مثل قبر است و قلب لحد
 مراتب مع الشدور و هم و هم نگنجد - لا حاد ولا سدا لا تخف ولا تحزن ط
 قَوْلُهُ تَعَالَى :-

الَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَأَخْوَفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ط

باب سوم

شرح علم دعوت تکثیر مستخرات

در قید آوردن علم علوی و سفلی و پشزده هزار عالم انس و جن و فرشته موکل
 و آنچه مانند ازین عالم کل و جز مخلوقات و برسدین مقامات ذات صفات
 ترتیب خواند بسیار و زکوة دعوت بشمار است. و دعوت در غسل
 آوردن خلی و شوار است بجز حضور می حکم خدا و با جازت حضرت محمد مصطفی صلی
 الله علیه و آله و سلم لایق دعوت نباشد ناقص، خام، سرهوا -

له سورة عنكبوت، ۲۹ : ۳۳

له سورة يونس، ۱۰ : ۶۲

وہ قبر کی تہائی میں بغیر کسی خلل کے اللہ تعالیٰ کے ہم جلیس ہوتے ہیں۔ کوئی شخص اس کے درمیان دخل انداز نہیں ہوتا۔ حق تعالیٰ ان سے انس کرتا ہے۔
اس جگہ اللہ تعالیٰ کے سوا فرشتہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ وہ اس موت میں ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں۔

قبر میں ایک لطف ہے کہ نور خاص کی جلوہ افروزی ہے۔ قبر میں وہ فنا ہو کر حق حضور کے ساتھ متصل ہو جاتا ہے۔

کیا تو نہیں جانتا کہ عارف فقیر ولی اللہ کا قالب قبر کی مانند ہوتا ہے۔ اور قلب لحد مع اللہ کے مراتب و ہم و فہم میں (بھی) نہیں سما سکتے۔ بے حد اور شمار سے باہر ہیں۔ نہ خوف کھا اور نہ عم کر۔
ارشاد خداوندی ہے :-

”خبردار! اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ کبھی غمگین ہونگے۔“

○

باب سوم علم دعوت

علم دعوت سے علومی سفلی اٹھارہ ہزار عالم کی مخلوق، جن، انسان، فرشتہ، موکل اور جو کچھ بھی اس عالم کی کل و جز مخلوق ہے، اسے قید اور مسخر کیا جاتا ہے۔ (دعوت سے) ذات و صفات کے تمام مقامات بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ دعوت پڑھنے کی ترتیب اور دعوت کی زکوٰۃ دینے کے بشمار طریقے ہیں۔ لیکن دعوت کو عمل میں لانا بہت مشکل ہے۔ ماسوا اللہ عزوجل کے حکم کے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے دعوت کے لائق نہیں ہوتا۔ ناقص، خام اور ہوائے نفسانی کے حامل شخص کو دعوت نصیب نہیں ہوتی۔

معرفت، توحید استغراق کی انتہا تصور اسم اللہ ذات اور مشاہدہ حضور سے عبارت

انتهای معرفت توحید استغراق تصور اسم الشذات مشاهده حضور است
وانتهای دعوت ملاقات مجلس بهر انبیاء و اولیاء الشریک با هر یک روح قبور
است. این چنین مراتب تصور اسم الشذ و دعوت قبور بمد نظر الشذ منظور است.
دعوت را چهار قوت گواه است.

اول: قوت احتیاج عصا ندارد.

دوم: قوت ترک حیوانات خوردن نکند.

سیوم: قوت غرق فی التوحید نور الشذ.

چهارم: دوام حضوری مشرف مجلس محمدی صلی الله علیه وآله وسلم با التماس صواب.

الغرض از برای ضروری کار مهمات دینی و دنیوی وقت شب بر قبر قبوریه مثل

شهید یا عوث قطب با عظمت عظیم باشد. اول گرد قبر بانگ بخواند. الله اکبر

تالا اله الا الله محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم روحانی در قبر قید

کند. بعد ازان سوره ملک از قرآن با ادب رو بر قبر بخواند، روحانی حاضر

شود و الهام دهد با دلیل و یا با وهم و یا با خیال و یا با آواز و یا با پیغام و یا با آگاه

از قبر خبرش بگیرد با خیر. آنچه باشد هر طبقات زیر زیره عامل و دعوت نور کامل.

نظار را احتیاج نیست آنرا از حصار بر حالی غالب بر هر روحانی غالب است.

غالب تمام هر زبانش با روحانی کلام و یا آنکه با قهر باذن الله جمعیت کند و عده

یک لحظه و یا آنکه یکدم و یا آنکه یک شبانه روز و آخر آنها، آنکه روز پنج از قبر نیز نچیزد

تا آنکه کار مطالب خود را بچشم ظاهر خود نبیند. روحانی را از قید خلاص نکند. و اگر

روحانی با جلالت شوریده حال است، آنرا با قوت باطنی سرد سلب کند. بعد

از ان بر قبر او مثل اسب سوار شود، آنچه داند از قرآن بخواند. و اگر کسی

گوید که ادب قبر بزرگ نگهداشتن لازم است. جواب: بگو که

ہے اور دعوت کی انتہاء سے انبیاء و اولیاء اللہ کی مجلس نصیب ہوتی ہے۔ اور ہر ایک قبر والے کی روح سے ملاقات ہوتی ہے۔ اس قسم کے مراتب اسم اللہ ذات کے تصور، دعوت قبور اور منظور الہی ہونے سے حاصل ہوتے ہیں۔

دعوت کی گواہ چار قوتیں ہیں۔

اول : قوت یہ کہ (دعوت خواں) کو حصار کی حاجت نہیں رہتی۔

دوم : قوت یہ کہ اسے گوشت کھانا ترک نہیں کرنا پڑتا۔

سوم : قوت یہ کہ وہ (ہمیشہ) توحید اور نور الہی میں مستغرق رہتا ہے۔

چہارم : قوت یہ کہ وہ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمیشگی کی حضوری سے مشرف رہتا ہے۔ وہ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو اب باصواب حاصل کر لیتا ہے۔

الغرض اگر کسی وقت کسی ضروری دینی یا دنیوی کام کے لیے رات کے وقت

کسی عظیم اور با عظمت شہید یا غوث یا قطب کی قبر پر جائے اور اول قبر کے گرد اذان

اللہ اکبر تالاً الہ الا اللہ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھے۔ اس

اذان سے روحانی قبر میں قید ہو جاتا ہے۔ بعد اذان قرآن پاک میں سے سورہ ملک

یا ادب قبر کے سامنے پڑھے۔ روحانی حاضر ہو جائے گا۔ اور دلیل سے یا وہم سے

یا خیال سے یا آواز سے یا پیغام سے الہام کرے گا۔ یا قبر سے باہر نکل کر خیر بن کر

ہر طبقات زیر و زبر کے متعلق آگاہی دے گا۔ جو دعوت نور میں عامل اور کامل ہے،

اس کو حصار کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ ہر حال میں ہر روحانی پر غالب ہوتا ہے۔ وہ

ہر زبان میں روحانی سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اور یا یہ کہ جسے قُوْرُ بِاِذْنِ اللہِ جمعیت

حاصل ہوتی ہے، وہ ایک لمحظہ یا ایک دم یا ایک رات دن یا پانچ دن کے اندر

اندر قبر سے روحانی کو اٹھا لیتا ہے اور جب تک اپنے مطالب کار کو حل ہوئے اپنی

ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ لیتا، روحانی کو اپنے قید سے رہا نہیں کرتا اور اگر روحانی

اپنی جلالت کی وجہ سے شوریدہ حال ہے، تو دعوت پڑھنے والے کو چاہیے کہ

اپنی باطنی قوت سے روحانی کی قوت کو سرد اور سلب کر لے۔ بعد اذان اس کی

قبر پر گھوڑے کی مانند سوار ہو کر جو کچھ قرآن مجید میں سے اُسے یاد ہو، پڑھے۔ اور اگر

کوئی یہ کہے کہ بزرگ کی قبر کا ادب ملحوظ رکھنا ضروری ہے، تو اس کو جواب دیں کہ

قبر بهتر است یا قرآن - هر طریق که داند با قوت بر قبر سوار شود و قرآن بخواند و از و آنچه فی السموات و الارض است، مخفی و پوشیده نماند. از هفتاد ساله ریاضت که با چله و خلوت کشیده باشد، از آن یکشب بدین ترتیب بر قبر سوار شده بخواند بهتر است -

حدیث

إِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَاسْتَعِينُوا مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ

دعوت از برای سه کار ضرور -

یکی آنکه با دوشاه اسلام که مهمات کارزار با دوا حرب کفار دارد -

دوم از برای رفاض خوارج قطاع الطریق -

سیوم از برای علماء که منافقان امر معروف را قبول نکنند -

دیگر از برای آبادانی و جمعیت خلق، باران رحمت باریدن بعضی در دعوت

خواندن عامل و بعضی با حکم اجازت کامل آنست که در خواندن قبور عامل و در حکم

کامل مکمل اکمل جامع نور الهدی دوام بمذ نظر منظور خدا و در مجلس حضور محمد صلی

الله علیه و آله وسلم توجه و صاحب توحید و صاحب تصور و صاحب تصرف و

صاحب تجرید و صاحب تفرید و صاحب توفیق و صاحب طریق و صاحب تحقیق

بحق رفیق، آنرا چه احتیاج شمارتارگان بروج - و آنرا چه احتیاج وقت سعد

نحس و آنرا چه احتیاج زکوة، قفل دور مدور، بنده و آنرا چه احتیاج خوف جنونیت، و آنرا

چه احتیاج مؤکل و آنرا چه احتیاج غسل و آنرا چه خوف رجعت دیوانگی، و آنرا چه احتیاج

درود و طایف کم زیاده خواندن این همه و سواس، و ایهامات خطرات، دیوانگی، آسیب،

غیب عالم مؤکل خام نامتام است -

کامل اهل دعوت چنانچه دعوت خواند که کلید هر دو جهان بدست دارد بهفت اقلیم

قبر بہتر ہے یا قرآن بہتر طلق سے جو اسے معلوم ہے قبر پر نہایت زور سے سوار ہو کر قرآن مجید پڑھے، تو ارض و سماوات میں کوئی چیز اس سے سختی اور پوشیدہ نہیں رہے گی۔ ستر سال کی ریاضت سے جو چلے اور تنہائی میں کی جائے، اس سے ایک رات اس ترتیب سے قبر پر سوار ہو کر قرآن مجید پڑھنا بہتر ہے۔

حدیث

”جب تم کسی کام میں حیران رہ جاؤ، تو اہل قبر سے مدد مانگو۔“

دعوت (مندرجہ ذیل) تین کاموں کے لیے پڑھنا ضروری ہے۔

اول: بادشاہ اسلام کی امداد کے لیے جو کفار سے برسر پیکار ہو۔

دوم: اروض و خوارج کے لیے جو قتل و غارت میں مصروف ہوں (دعوت پڑھی جائے)

سوم: علماء جو منافق ہوں، جو امر و معروف کو نہ مانیں یا دیگر لوگوں کی آبادی، جمیعت

خلق اور باران رحمت طلب کرنے کے لیے بھی دعوت پڑھی جاسکتی ہے۔ بعض

لوگ دعوت خوانی میں عامل ہوتے ہیں۔ اور بعض کو حکم اور اجازت تو ہوتی ہے۔

(مگر وہ دعوت کے عامل نہیں ہوتے، کامل وہ شخص ہے جو دعوت خوانی میں عامل

ہے اور حکم میں کامل مکمل کامل جامع نور الہدیٰ دوام بمد نظر اللہ منظور اور مجلس محمد

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضور می ہوتا ہے۔ جو فقیر صاحب توجہ صاحب توجید،

صاحب تصور، صاحب تقرب، صاحب تجرید، صاحب تفرید، صاحب توفیق، صاحب طریق اور

صاحب تحقیق بحق رفیق ہوتا ہے، اس کو سیارگان اور بروج کی گنتی کی کیا ضرورت

ہے۔ اور اچھا بُرا وقت پہچاننے کی کیا احتیاج ہے۔ اسے زکوٰۃ، قفل، دور مدد، بئذ،

جنات سے خوف کھانے اور مؤکلات سے (امداد طلب کرنے) کی کیا ضرورت ہے؟

اسے غسل کرنے کی کیا احتیاج ہے، اسے رجعت و دیوانگی سے ڈرنے کی کیا ضرورت

ہے؟ کم و بیش درود و وظائف کی کیا احتیاج ہے یہ سب وساوس، واپتات، خطرات

دیوانگی، آسیب زدگی، مؤکلات سے غیبی (امور معلوم کرنا، خام ناتماموں کا کام ہے۔

جو کامل اہل دعوت ہیں، انہیں دعوت خوانی سے دونوں جہاں کی چابی ہاتھ میں آجاتی

ہے۔ ساتوں ولایتوں کے ساتوں بادشاہ ان کے قبضے میں ہوتے ہیں، خواہ کسی کو معزول کریں یا کسی

کو در بدر کریں، اور اگر کسی کو توڑنا چاہیں، تو اسکا نام قیامت تک باقی رہے اور کامل اہل دعوت جب

آنچه بر روی زمین هفت بادشاه است، خواه کسی را معزول سازد از جا بجا کند، خواه کسی را بتوازد که تا قیامت قائم مقام ماند. و کامل اهل دعوت بقرقرآن منع همیشگی قبرچیان خواند که تا وقت خواندن کل مخلوقات ارواح انبیاء و اولیاء و ارواح جمیع مؤمن مسلمان و حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تا تمامی و همگی و جنگی اصحاب بمبعث اصحاب کبار بمع حضرت امام حسن و امام حسین گرد بگرد خواننده لشکر عیسی تا آنکه از و خلاص نشود روحانیت جدا نگردد. و این چنین دعوت را تیغ برهنه غالب القوت قوی گویند. دعوت باعتبار است. و توجیه شد کامل در کار است. بدانکه ترتیب خواندن دعوت قبور سه مرتبه است. یکسکه بادب رو برو قبور متوجه با خلاص شود و بخواند درجه ثواب است و یکسکه با قوت بر قبر روحانی سوار شود و با گرانی قبر روحانی بخواند روحانی را بسیار عاجز و هلاک و در قید قبض تصور تصرف بحکم خود آرد، بار روحانی به سخن متکلم گردد و بی حجاب شود. بیوم هر که گرد بگرد قبر بخواند اُحْضِرْهُ و اللّٰهُ سَخَّرَ اَبْتِ بِحَقِّ مَلِکِ الْاَرْوَاحِ برای عند اللہ دوستی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شود بار روحانی جواب با صواب شود. هر که با اهل دعوت اولیاء اللہ دشمن عداوت کند فی الدنیا و الآخرة خانه خراب شود که جذب اولیاء نمونه قهر خدا الْجَذَابَةُ مِنْ جَذَابَاتِ الْحَقِّ تَرَا زِ الثَّقَلَيْنِ ط

ابیات

تا شوی بر قبر روحانی امیر	از تصور اسم اللہ راه گیر
اهل دعوت را چنین قریش اله	از عرش بالا نظر زیرش شمس و ماه
روح روشن آفتابش، همچو لوح	بار روحانی، سخن سخنش ز روح

بھکر قرآن کی دعوت قبر کی ہنشین سے پڑھتا ہے، تو پڑھائی کے وقت کل مخلوقات انبیاء، اولیاء، تمام مؤمن مسلمانوں کی ارواح، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تمام اصحاب کبار، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین کی ارواح اس کے گرد اگر وہ غیبی لشکر کے ہمراہ موجود رہتی ہیں جب تک وہ اس دعوت سے فارغ نہیں ہوتا، روحانی اس کی قید سے رہا نہیں ہوتے۔ اس قسم کی دعوت کو تیغ برسنہ غالب القوت قوی کہتے ہیں۔ یہ دعوت باعتبار ہے، لیکن اسکے لیے کسی کامل مرشد کی توجیہ درکار ہے۔

(۱) طالب صادق، جان لے کہ قبر پر دعوت پڑھنے کے تین طریقے ہیں۔

اول : یہ کہ قبر کے سامنے اخلاص سے متوجہ ہو کر پڑھے۔ یہ ثواب کا درجہ ہے۔

دوم : یہ کہ جو شخص روحانی قوت رکھتا ہو، وہ روحانی کی قبر پر سوار ہو کر گرائی کے ساتھ پڑھے، جس سے روحانی عاجز ہو کر عامل کے قبضہ، قید اور تصرف و تصور و حکم میں آجاتا ہے جس سے بے حجاب ہو کر عامل سے ہر بات کے لیے ہمکلام ہو جاتا ہے۔

سوم : یہ کہ قبر کے گرد پڑھے۔ "مسخر کرنے کے لیے حاضر کر و مالک الارواح کے طفیل" اور محض اللہ تبارک و تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت کے لیے پڑھے، تو روحانی حاضر ہو کر جواب باصواب دے گا۔

جو شخص اہل دعوت اولیاء اللہ سے دشمنی و عداوت کرتا ہے، وہ دنیا و آخرت میں تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ اولیاء اللہ کا جذبہ قہر خدا کا نمونہ ہوتا ہے، کیونکہ وہ جذبہ جذبات الحق سے ہوتا ہے، جو دونوں جہانوں کو سجاتا ہے۔

ابیات

اللہ کے نام کے تصور سے راستہ حاصل کرنا کہ تو روحانی کی قبر پر غلبہ حاصل کر لے۔

اس کی نظر عرش کے اوپر ہوتی ہے۔ چاند سورج اس کے نیچے ہوتے ہیں باہل دعوت کو ایسا صاحب مزار اللہ تک پہنچاتا ہے۔

روحانی کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے۔ اس کی گفتگو روح سے ہوتی ہے۔ اس کی نورانی روح لوح کی طرح اس کا سورج ہے۔

هر جا که خواهی می شود با تو حضور
 دعوتی تخم است دعوت انتها
 خاکپای کاملان شو هم سلام
 با هو نظر کن با ناظران صاحب نظر
 شد وجودی سرسبز از خاص نور
 کامل و عامل بخلقت راه نما
 تا ترا حاصل شود مطلب تمام
 احتیاجی نیست ناظر سیم و زر

ولی عارف بالله ولی الله است -

قَوْلُهُ تَعَالَى :-

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ
 إِلَى النُّورِ

که فقیر ولی دوام حاضر مجلس نبی صلی الله علیه و آله وسلم ملامت و
 آزار خلق الله بردارند و خلق را بنیاد آرند - از مشرق تا مغرب قتل عام کنند -
 این چنین قوت دارند -

بدانکه علماء و ارباب الانبیاء صاحب ادب اند - و فقیر صاحب حکم اند -
 هر که این سر و طائفه را با خلاص دوستی دارد، الله تعالی از حوادث آفات نگهدارد
 که علم کان است لعل - و معرفت الله بجانان است وصال - قال علم کل و
 وصال معرفت کشائیده هر مشکل - الله بس ماسوی الله بس -

فقییر کامل لایق ارشاد است که از برای امتحان چهار کس
 را تلقین کند و جمیعت بخشد -

تو جہاں چاہے گا، تیرے سامنے حاضر ہوگا۔ (دعوت سے) تیرا وجود سرِ ایا خاص نوز ہو جائے گا۔

دعوت ہی ختم ہے اور دعوت ہی انتہا ہے۔ کامل اور عامل (دعوت سے) خلقت کی راہنمائی کرتے ہیں۔

کالموں کے پاؤں کی خاک اور ان کا غلام ہو جا، تاکہ تجھ کو تیرے تمام مطالب حاصل ہو جائیں۔

اے باہو! صاحبِ نظر کی طرح نظر کرنے والوں پر نظر کر۔ ناظر کو سونے چاندی کی احتیاج نہیں رہتی ہے۔

فقیر عارف باللہ ولی اللہ وہ ہے۔

ارشاد خداوندی ہے۔

”اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دوست رکھتا ہے۔ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے“

جو دائمی طور پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلسِ پاک میں حاضری سے مشرف ہوتا ہے۔ وہ مخلوقِ خدا کی جانب سے ملامت اور دکھ سہتا ہے، لیکن مخلوق کو آزار نہیں دیتا۔ وہ مشرق سے مغرب تک قتل عام کرتا ہے۔ وہ (اپنے اندر) اس قسم کی طاقت رکھتا ہے۔ (مگر باوجود اس کے وہ خلقِ خدا کو نہیں ستاتا)

جان لے کر علماء، انبیائے کرام کے وارث اور صاحبِ ادب ہیں۔ اور فقراء، صاحبِ حکم ہیں۔ جو شخص ان پر دو گروہوں (علمائے کرام اور فقراء عظام) کا مخلص اور دوست ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اسے حوادث (زمانہ) اور آفات (سماوی) سے محفوظ رکھتا ہے۔ کیونکہ علمِ لعل کی کان ہے۔ اور علمِ ہی سے معرفتِ خداوندی حاصل ہوتی ہے۔ علمِ ہی سے وصالِ نصیب ہوتا ہے۔ تمام علم (بغیر عمل کے) قیل و قال ہے۔ اور معرفتِ وصال ہر مشکل کے لیے مشکل کشا ہے۔ بس اللہ ہی حقیقی مالک ہے۔ باقی خواہشات ہی خواہشات ہیں۔

لائقِ ارشادِ کاملِ فقیر وہ ہے جو آزمائش کی خاطر چار اشخاص کو تلقین و ارشاد کرے اور جمعیت بچھے۔

اول: بادشاه ظل اللہ -
 دوم: علماء عامل ولی اللہ -
 سیوم: شیخ بی باطن -
 چهارم: جاہل را در قید علم کند -

ابیات

نور الہدی رحمت خدا باطن صفا
 مرد مرشد با توجہ نظر بین
 این مراتب یافتیم از مصطفیٰ
 طالبان را می برد حق الیقین
 ہر کہ را مرشد نہ امی شیطان مرید
 ہر کہ با مرشد بود گو با یزید

مرشد کامل از تلقین دو مراتب شناخته شود کہ طالبان را تصور بخشد
 اسم اللہ ذات و از تصور اسم اللہ ذات یکبارگی می برد بہ مجلس محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات - ازین ہر دو مراتب ذکر فکر می کشاید
 و ازین مراتب قرب و آنچه مقامات ذات صفات منزل مقامات می
 کشاید و ہر یک در عمل در آید و کامل گردد و صاحب توجہ توفیق صدیق با
 تصدیق تحقیق - از حق طریق - اگر در سلک سلوک معرفت اللہ و مجلس
 حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در باطن چنین گنج و نعمت اللہ مراتب
 لذت عظیم صراط المستقیم نبودی، روندگان راہ باطنی ہمہ گمراہ شدندی -

ابیات

طلب کن باطن چو باطن شد ظہور
 عارفان حق شوی اہل الحضور

اول : بادشاہ ظل اللہ کو۔
دوم : علماء عامل ولی اللہ کو۔
سوم : شیخ بے باطن کو۔
چہارم : جاہل کو علم کی قید میں لائے۔

ایات

ہدایت کا نور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے۔ باطن دل صاف اور منور ہو جاتا ہے۔
میں نے یہ مراتب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پائے ہیں۔
مرشد کامل کا توجہ کی نظر سے ایک بار دیکھنا مریدوں کو حق یقین کے مقام پر پہنچا
دیتا ہے۔

جس کا پیر نہیں، وہ شیطان کا مرید ہے۔ جس کا کوئی پیر ہے تو اس کو کہہ کہ وہ
(گویا) بائزید بسطامی کی طرح ہے۔

مرشد کامل یقین کے دو مراتب سے پہچانا جاتا ہے کہ وہ طالبوں کو تصور اسم
اللذات بگشتا ہے۔ اور اسی تصور اسم اللذات سے یکبارگی (طالب اللہ کو) مجلس محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر کائنات میں پہنچا دیتا ہے۔ ان ہر دو مراتب سے ذکر
فکر کھل جاتا ہے۔ اور ان مراتب سے قرب الہی حاصل ہوتا ہے۔ ذات و صفات
کے تمام منزل مقامات کھل جاتے ہیں۔ اور ہر ایک عمل میں آجاتا ہے، جس سے وہ
کامل ہو جاتا ہے۔ (ان دونوں مراتب سے) صاحب توجہ، صاحب توفیق اور صدیق
بالتصدیق ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے طریق تحقیق ہاتھ آتا ہے۔ اگر سلک سلوک میں معرفت
خداوندی، مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور باطن میں اس قسم کے خزانے
اللہ کی نعمتیں، اور صراط مستقیم کی لذت عظیم کے مراتب نہ ہوتے، تو راہ باطنی پر چلنے
والے تمام لوگ گمراہ ہو جاتے۔

ایات

جب باطن کا ظہور ہو گیا، تو تو باطن کو طلب کر۔ تو عارف حق ہو جائے گا اور
اہل حضور میں سے ہوگا۔

در حضوری سه مقام و سه نشان علم و حلم و عارف صاحب عیان

شرح حاضرات

کل و جز در قبض قید تصرف خود آورد در درجات شی کلیدی سی سیاره قرآن -
 و با هر یک شی حروفی سی علمی و شی حکمت و شی گنج و شی دایره نقش و شی حاضرات -
 بعضی از حاضرات کلید حروف در یافتن حقایق ماضی و حال و مستقبل و مقام ازل
 و مقام ابد و مقام عقبی و مقام معرفت توحید الهی بخشند و یکشاید و بعضی از کلید
 حاضرات حروف دایره نقش حروف تجلیات ذات مشاهدات می کشاید، هفت
 علم -

اول : روشن ضمیر -

دوم : علم کیمیا گیر -

سیوم : علم دعوت تکمیل -

چهارم : علم نص حدیث تفسیر -

پنجم : علم تاثیر -

ششم : علم نظر نظیر -

هفتم : علم بر نقش امیر -

هر که باین مراتب کل کلیدات حاضرات رسد، فقیر لایحتاج، تمام عالم،

هفت اقلیم هفت بادشاه طالب او مرید، اینست پیر کامل مرید لایرید

از کلید حاضرات حروف نقش دایره حروف آنچه وجود جان جسم حید قلب

قالب است گوشت پوست - اگر معتر استخوان و بهر موی زبان

حضور ہی میں تین مقام اور اس کے تین نشان ہیں۔ اس کو صاحب علم، پروردگار اور صاحب نظر ہونا چاہیے۔

شرح حاضرات

حروف تہجی

(دراصل رہے کہ تیس حروف سے کل و جز قبض، قید اور تصرف میں آجاتے ہیں۔ تیس حروف قرآن پاک کے تیس سپاروں کی چابیاں ہیں۔ تیس حروف سے تیس علم، تیس حکمت، تیس خزانے، تیس دائرہ نقش اور تیس حاضرات حاصل ہوجاتی ہیں۔ حروف کی چابی کے بعض حاضرات سے ماضی، حال اور مستقبل کے حقائق معلوم ہوجاتے ہیں، مقام ازل، مقام ابد، مقام عقیقی اور مقام معرفت توحید الہی کا انکشاف ہوتا ہے اور بعض کو حروف دائرہ نقش کے حاضرات کی کنجی سے تجلیات ذاتی کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اس سے (مندرجہ ذیل) سات قسم کے علوم منکشف ہوجاتے ہیں :-

- ۱۔ اول علم روشن ضمیری ہے۔
- ۲۔ دوسرا علم کیمیا اکیر ہے۔
- ۳۔ تیسرا علم دعوت تکمیر ہے۔
- ۴۔ چوتھا علم قرآن و حدیث و تفسیر ہے۔
- ۵۔ پانچواں علم تاثیر ہے۔
- ۶۔ چھٹا علم نظر نظیر ہے۔
- ۷۔ ساتواں علم نفس پر غلبہ ہے۔

جو شخص کل کلیدات حاضرات کے ان مراتب پر پہنچتا ہے۔ وہ فقیر لایحتاج بن جاتا ہے۔ تمام عالم، سات راجدھانیوں کے ساتوں بادشاہ اس کے طالب اور مرید ہوجاتے ہیں۔ ایسا شخص پیر کامل ہوتا ہے۔ وہ اپنے مرید لایرید کو نقش دائرہ حروف کے حاضرات سے اس مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے کہ مرید کا جسم، اس کی جان، اس کا قلب قالب

کتابی بنام اللہ از تجلیات ذکر اللہ و آنچه حجاب سر ابرو است همه
از وجود بر خیزد. از کلیدات حاضران حروف دائره نقش حروف
استغراق معرفت الا الله و از مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم - یعنی اصحاب کبار، جمیع اصحاب بانی اللہ مشرف و معزز گردود.
از کلیدات حاضران متوجه باطنی بر عرش اکبر میرود. و گرد دیگر دکنگه
عرش و کرسی حسرتی مرقوم است. بر کنگه عرش اکبری حرفی در
مطالعه کند و در عمل در آید. و گنج خزان اللہ آنچه ظاهر باطن است
همه بکشاید. و از ان مطالعه لوح محفوظ در مطالعه آید. و عرش اکبر و لوح
و قلم و کرسی از ماه تا بهای بقدرت الهی در لوح ضمیر مثل نقطه که در آن است
از ان جملهگی باریک نماید. هر که حاضران کلیدات سنی حرفی داند، علم خوانده
ناخوانده آنرا برابر است. از انکه علم تورات و علم انجیل، علم زبور و علم
فرقان، عبادات، معاملات و اسم اعظم و اسم معظم و اسم عظمت و
اسم کرامت همه کشف گردود. و آنچه بروی زمین حیات، حیات علیین،
سجین مثل عوثر، قطب، اولیاء، قطب وحدت، فقیر مالک الملکی
هر همه را در یابد.

هر که این چنین حاضران کلیدات سنی حرفی داند، اگر کامل است
مکمل شود. و اگر مکمل است، اکمل شود. و اگر اکمل است،
جامع عامل شود. مؤکلان و نشر شتگان، هزار عالم، کل مخلوقات
کلام و نطق از و برکت و جمیعت از سی حرفی بیرون نیست.

اور گوشت پوست، ہڈیوں کا مغز حتیٰ کہ ایک ایک بال اللہ اللہ پکارتے لگتا ہے۔ تجلیات ذکر خداوندی سے تمام سراپردہ حجاب وجود سے اٹھ جاتے ہیں۔ دائرہ نقش کے حضرات حروف کی کلیدات سے الا اللہ کی معرفت کا استغراق اور مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصوری نصیب ہوتی ہے یعنی اصحاب کبار اور جمیع اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات سے مشرف و معزز ہو جاتا ہے۔ جب کلید حضرات سے باطن کی طرف متوجہ ہوتا ہے، تو عرش اکبر پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں پر عرش کے کنگروں اور کرسی کے ارد گرد یہ تیس حروف مرقوم ہیں۔ وہ عرش اکبر کے کنگروں پر تیس حروف کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور عمل میں لاتا ہے۔ جس سے ظاہر و باطن کے تمام خزائن الہی اس پر کھل جاتے ہیں۔ جس سے لوح محفوظ کا مطالعہ کھل جاتا ہے۔ اور عرش اعظم، لوح و قلم و کرسی تحت الثریٰ سے عرش بریں تک قدرت الہی سے لوح ضمیر میں مثل نقطہ دکھائی دیتے ہیں، بلکہ ان تمام سے بھی زیادہ باریک چسپزی منکشف ہو جاتی ہیں۔ جو کوئی تیس حروف کی کلیدات حضرات کو جانتا ہے، اس کے لیے پڑھنا یا نہ پڑھنا برابر ہوتا ہے۔ یہ اس لیے کہ اسے علم توریت، علم انجیل، علم زبور، علم قرآن، علم عبادات، معاملات، اسم اعظم، اسم معظم، اسم عظمت اور اسم کرامت بھی کا انکشاف ہوتا ہے۔ اور روئے زمین پر جو کچھ بھی زندہ، مردہ ہے، نیز علیین، سجدین، غوث، قطب، ولی اللہ، قطب وحدت اور فقیر مالک الملکی سب کا جاننے والا ہوتا ہے۔ جو کوئی اس قسم کی تیس حروف حضرات کلیدات جانتا ہے، اگر وہ کامل ہے، تو مکمل ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ مکمل ہے، تو اکمل ہو جاتا ہے۔ اور اگر اکمل ہے، تو جامع عامل ہو جاتا ہے، مؤکلات، فرشتے، اٹھارہ ہزار عالم، کل مخلوقات، کلام و لفظ تیس حروف کی برکت و جمیعت سے باہر نہیں۔

و دائره سنی آخر فی اینست -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ر ب ت ث ج خ د ذ ر ز
س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق
ك ل م ن و ه لا ے ی

حدیث قدسی

عَبْدِي تَنْعَمُ بِي وَالنَّاسُ بِي اَنَا خَيْرُ لَكَ مِنْ كُلِّ مَا سِوَى اللّٰهِ

یعنی ای بنده من عیش بگیر بمن و الفت جمیعت بگیر بمن، زیرا آنچه من نیک
ترم برای تو از هر چیزی که غیر من است -

مصنّف می گوید که از مطالعه علم تمام تحصیل عالم شد. و از ذکر طالب اللہ
ذاکر شد، نام او ذکر شد. و از فکر طالب اللہ صاحب فکر، نام او اهل فکر و از الهام
طالب اللہ صاحب الهام شد، نام او اهل الهام. و از کشف کرامات طالب
اللہ صاحب کشف کرامات شد، نام او اهل کشف کرامات شد. از مذکور
طالب اللہ صاحب مذکور شد، نام او اهل مذکور. از ورود و طائف تلاوت،
باعمال ظاہر مجاہدہ طالب اللہ صاحب مجاہدہ. و از مشاہدہ طالب صاحب مشاہدہ
شد و نام او اهل مشاہدہ. یعنی در علم، و هم، خیال دلیل زندگی دم روان شد. از حضور طالب
اللہ صاحب حضور شد، نام او اهل حضور. و از قرب طالب صاحب قرب شد، نام او اهل
قرب. و از تجلیات نور المبین. علم الیقین عین الیقین حق الیقین یعنی والنسبتن آنچه دانست
بچشم باطن دید. و آنچه دید در آن فنا شد یافت حق بحق رسید. حق بحق دید، حق بحق شنید. حق بحق
کشید. این را نام صاحب حق شد. این هر یک مراتب نام شد یعنی ولی اللہ عارف

له حدیث قدسی

اور دائرہ سی حرفی یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و

ہ لا ع ی

حدیث قدسی

”اے میرے بندے! تو میری نعمت پر عیش کرتا ہے اور مجھ سے ہی انس اور جمیعت حاصل کرتا ہے۔ (مگر تو مجھے بھول جاتا ہے) حالانکہ میں تمام ماسوی اللہ سے بڑھ کر تیرے لیے بہتر ہوں۔“

مصنف (فقیر باہو) فرماتے ہیں کہ علم تمام کے حصول مطالعہ سے عالم ہوتا ہے۔ ذکر کرنے والے طالب اللہ کو ذکر و فکر کرنے والے طالب اللہ کو صاحب فکر، جسے اہل فکر کہتے ہیں۔ الہام والے طالب اللہ کو صاحب الہام، جسے اہل الہام کہتے ہیں۔ کشف و کرامات والے کو صاحب کشف و کرامات، جسے اہل کشف و کرامات کہتے ہیں۔ مذکورہ والے طالب اللہ کو صاحب مذکورہ، جسے اہل مذکورہ کہتے ہیں۔ ورود و ظائف، یا تلاوت قرآن مجید اور ظاہری اعمال مجاہدہ کرنے والے طالب اللہ کو صاحب مجاہدہ اور مجاہدہ سے مشاہدہ کرنے والے طالب اللہ کو صاحب مشاہدہ، یعنی علم، وہم، خیال، دلیل سے (ہمیشہ کی) زندگی نصیب ہو کر دم رواں ہو جاتا ہے۔ حضور سے طالب اللہ صاحب حضور اور اہل حضور اور قرب سے طالب اللہ صاحب قرب اور اہل قرب کہلاتا ہے۔ تجلیات نور المبین سے علم یقین، عین یقین، حق یقین سے حاصل ہو جاتا ہے۔ یعنی جو کچھ اس نے دیکھا، باطن کی آنکھ سے دیکھا۔ اور جو کچھ دیکھا، اس میں فنا ہوا۔ حق سے حق کو پایا۔ حق سے حق کو پہنچا۔ حق نے حق کو دیکھا۔ حق نے حق سے سنا۔ حق نے حق کو کھینچا۔ اس کا نام صاحب حق ہوا۔ یہ تمام مراتب جن کا نام لیا گیا ہے، انہیں ولی اللہ، عارف

بالتد اولیاء اللہ واصل غوث، قطب، ابدال، اوتاد، اجیار، عمر این سہر یک
مراتب در شمار آورده قاعدہ خواندن مثل سنی حرفی طفولیت بطفلان سبق می
دهند۔

پس فقر چیست؟ و مراتب فقر چیست؟ مرتبہ فقر غرق در دریای توحید
فروانیت فنا فی اللہ فرد۔ بر سہر یک مراتب غالب مبرود۔ و فقر حاصل نمی شود، تا آنکہ
مرشد کامل فقیر طالب را بہفت مشق اسم الشذوات بہفت اندام بہ تصور نخبہ گرداند
و بہفت تصرف نفس را از ہستی بود تا بود۔ بعد از ان غرق الوار کہ محض مطلق غرق
نور دیدار بروی حرام و مردار۔ ہر کہ بدین آثار فنا فی اللہ فقیر پروردگار ظاہر و شریعت
ہستیا و باطن از باطل بیزار۔ ہر کہ باین مراتب فقر رسد، بروی بسیت و چہار ہزار تجلہ
نازل شود از ما مان بسیت و چہار حروف کلمہ طیب لا الہ الا اللہ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہ این از سر مغز اسرار و ماغ است۔ این را فقیر مالک
الملکی گویند سر و فقر فقر۔

قوله تعالى :-

رَبِّ اِنِّی لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرِ فَقِیْرٌ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم :-

الْفَقْرُ فَخْرٌ وِ الْفَقْرُ مِیْنٌ

فقیر شدن نہ آسان کار۔ در فقر عظیم سراسر۔ فقیر صاحب جمیعت فنا فی ذات
از مقامات درجات کشف کرامات بی جمیعت متفرقات۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔
پس مراتب فقر آنکس داند کہ بقدر رسیدہ ولذت از فقر چشیدہ و فقر را
ورزیدہ باشد و سلطان الفقر البعینہ عین دیدہ باشد۔

۱۰ سورہ القصص، ۲۸: ۲۷۔ زین الحکم از حضرت ملا علی قاری و جامع الصغیر از علامہ سیوطی۔

بالشہ، واصل اولیاء اللہ، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، اخبار وغیرہ کہتے ہیں۔ ان میں سے ہر مرتبہ، جس کا شمار کیا گیا ہے۔ یہ بچوں کے لیے سی حرفی کی قاعدہ خوانی کے مثل ہے۔ جس کا ان کو بچپن میں سبق دیا جاتا ہے۔

پس فقر کیا ہے؟ اور اس کے مراتب کیا ہیں؟ دریاے توحید میں مستغرق ہو کر فردانیت حاصل کرنے کو فقر کہتے ہیں۔ جو فنا فی اللہ ہو کر فرد ہو جاتا ہے۔ وہ ان تمام مراتب پر غالب اور مرد ہو جاتا ہے۔ اور فقر حاصل نہیں ہوتا، جب تک کہ مرشد کامل فقیر طالب اللہ کو اسم اللہ ذات کی سات مشقوں سے اس کے ساتوں اعضاء کو پختہ نہ کر دے اور سات قسم کے تصرف سے نفس کو ہستی سے نیستی نہ کر دے۔ بعد ازاں اسے غرق انوار کر دیتا ہے، جس سے وہ (اس طرح) مطلق غرق نور اور (مشرف) دیدار ہو جاتا ہے، کہ دوسرے کو دیکھنا اس کے لیے حرام اور مردار ہو جاتا ہے۔ جو شخص ان آثار سے فنا فی اللہ ہو، وہی اللہ تعالیٰ کا فقیر ہے۔ ایسا شخص نظام شریعت میں ہوشیار اور باطن میں باطل سے بیزار ہو جاتا ہے۔ جو شخص فقر کے ان مراتب پر پہنچتا ہے، اس پر کلمہ طیب کے چوبیس حروف سے چوبیس ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ تجلیات نازل ہوتی ہیں، کیونکہ یہ اسرار سر مغز دماغ سے ہیں۔ ایسے شخص کو مالک الملکی فقیر کہتے ہیں، جو فقر میں سر فہرست ہوتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:-

”اے رب! تو جو اچھی چیز میری طرف اتارے، میں اس کا محتاج ہوں۔“

ارشاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:-

”فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔“

فقیر ہونا کوئی آسان کام نہیں۔ فقر میں بہت سے راز پوشیدہ ہیں صاحب جمعیت فنا فی ذات فقیر کشف کرامات کے بے جمعیت متفرق مقامات و درجات سے گذرا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ ہی کافی ہے۔ باقی سب خواہشات دنیا ہیں۔

پس فقر کے مراتب وہی جانتا ہے، جو فقر تک پہنچا ہو۔ جس نے فقر کی لذت چکھی ہو۔ اور فقر کو اختیار کیا ہو اور سلطان الفقر کو عین بعین دیکھا ہو۔

قوله تعالى :-

وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ ۗ

بسیار اند فقیر که بفقیر نام رسیده - کم اند فقیر از هزار کس باشد که بفقیر تمام رسیده -

حدیث

إِذَا تَوَّأَ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ ۗ

حدیث

الْفَقْرُ لَا يَحْتَاجُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ ۗ

سخن فقیر از کتبه متفق قضا - اینست مراتب فقر رضا که رضای فقر بقضای فقر که مراتب فقر در وهم و فهم ننگند قلب سلیم و بحق تسلیم -
قوله تعالى :-

وَأَفْوِضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۗ

پس معلوم شد که فقیر اهل خدا و اهل مراتب اهل هوا - مجلس اهل خدا و اهل هوا راست نیاید پس سالک سالک حضوری بدانکه از وجودیه بکشاید و عینت بعین می نماید -

باید دانست که غوث و قطب سه طریقی است بعضی بطیریه طبقات صاحب توفیق است غوث و قطب دهبقانی گویند - از یکدیگر ولایت تا بولایت متعلق یکدیگر تعلقات -

دوم غوث و قطب بحق رفیق روحانی که از قبر می برده برای آورده جسم جانی روحانی

له سورة بنی اسرائیل، ۱۶: ۲۲ له مغرب القلوب، ص ۱۸، انیس الطالبین از حضرت خواجه بهار الحق والدین نقشبندی
له عین العلم از حضرت ملا علی قاری - له سورة المؤمن، ۴۰: ۴۴ -

ارشاد خداوندی ہے :-

”جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے، وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔“
 بہت سے فقیر فقر کے نام تک ہی پہنچے ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک فقیر ہوگا،
 جو فقر تمام کے مقام پر پہنچا ہوگا۔

حدیث

”جب فقر انتہا کو پہنچتا ہے، تو وہی اللہ ہوتا ہے۔“

حدیث

”فقیر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔“

فقیر کی بات کُن سے قضا کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ یہ ہیں مراتب فقر رضا کے،
 کیونکہ فقیر کی رضا فقر کی قضا کے مطابق ہوتی ہے۔ فقر کے مراتب وہم و فہم میں نہیں سما
 سکتے۔ فقیر کا دل سلیم ہوتا ہے اور وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیے ہوئے ہوتا ہے۔
 ارشاد خداوندی ہے :-

”میں اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ واقعی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی
 حفاظت کرتا ہے۔“

پس معلوم ہوا کہ فقیر اہل خدا ہوتا ہے اور اہل مراتب اہل ہوا ہوتا ہے۔ اس لیے
 اہل خدا اور اہل ہوس کی مجلس ایک دوسرے کو اس نہیں آتی۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سلوک
 والا (فقیر) مذکور بالا امور وجود سے منکشف کر کے عین بعین دکھا دیتا ہے۔
 جانا چاہیے کہ غوث و قطب تین طرح کے ہوتے ہیں :-

اولے، بعض غوث و قطب طبقات کی طیر سیر میں صاحب توفیق ہوتے ہیں انہیں
 غوث و قطب دہقانی کہتے ہیں۔ ان کے ولایت با ولایت ایک دوسرے سے تعلقات
 ہوتے ہیں۔

دوم، غوث و قطب روحانی جو حق کے رفیق ہوتے ہیں اور جو قبر سے باہر نکل کر جسم
 جان اور روح اختیار کر لیتے ہیں یہ لوگ دنیا کے فانی کے شور و غل سے فارغ ہوتے

فارغ از دنیا دانی دوام اشتغال بمعرفت خدا و حال قدر ایشان بربطک عظیم است
و مراتب ایشان صفت کریم است. خود را گننام ساخته اند از خلقت ظهور دوام در
لاهورت حضور.

سیوم اغوث و قطب تحقیق غرق توحید در دریای عمیق که این را فقیر حقیقی گویند
از وجود حق آورده و حق بحق برده، محقق حقیقت فنا فی الله بحق فنا بقا باشد بحق بقا
قدرت سبحانی معشوق ربانی حضرت شاه عبدالقادر جیلانی قدس سره جمله اهل مراتب
از ایشان است. هر که منکر بی دین، بدکیشان و پریشان باشند. قول فقیر یا هو
قدس سره. الْغِنَايَةُ مِنَ الْهِدَايَةِ. و هدایت هفت قسم است. مجموعه چهار
هدایت در علم است. علم، عمل، فیض، تقوی. مجموعه سه هدایت باطن است.
شناختن نفس و برآمدن از هوا، نفس و شناختن الله که بزبان قدرت گویند و
بگوش قدرت شنونده و بچشم قدرت بیننده. هر که بر این اعتقاد آورده نفس
تابع از بدخالت مرد. خدای تعالی را شناخت و قدم در معرفت الهی برد.

حدیث

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ

فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاةِ

بعد از آن حاصل شود عارف بالله را معرفت خدا.

الْفَقْرُ لَا يَحْتَاجُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ

آیات

فقر لا یحتاج را شد دو گواه ترک دادن غیر دیگر ترک جاه

لکیمیک سعاد از نام غزالی و تفسیر عرسل البیان له عین العلم از حضرت ملا علی قاری

ہیں اور دائمی طور پر معرفت الہی میں مشغول رہتے ہیں۔ ان کی قدر و منزلت کی کیفیت عظیم فرشتوں جیسی اور ان کے مراتب کریم جیسے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو گناہ نام رکھتے ہیں۔ خلقت میں ظاہر نہیں ہوتے، بلکہ لاموت میں ہمیشہ کے لیے حضور ہی ہوتے ہیں۔ سووم، غوث و قطب (صاحب) تحقیق جو توحید کے گہرے سمندر میں مستغرق ہوتے ہیں۔ انہی کو حقیقی فقیر کہتے ہیں۔ ان کے وجود سے حق نکالا ہے اور وہ حق کو حق میں لے گئے ہیں۔ وہ حقیقت کے محقق قنانی اللہ ہیں۔ حق میں فنا اور بقا بالذکر یعنی حق میں بقا والے ہیں۔ وہ قدرت سبحانی، معشوق ربانی حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی سرہ العزیز ہیں۔ یہ تمام مراتب ان سے ہیں۔ جو حضور غوث پاک کا منکر ہے، وہ بے دین، بد مذہب اور پریشان حال ہے۔

فقیر باسوء فرماتے ہیں کہ غنایت ہدایت سے ہے۔ اور ہدایت سات طرح کی ہے۔ چار قسم کی ہدایت کا مجموعہ علم میں ہے یعنی علم، عمل، فیض اور تقویٰ۔ تین قسم کی ہدایت کا مجموعہ باطن میں ہے یعنی معرفت نفس، خواہشات نفسانی سے لگنا۔ اور معرفت خداوندی اس طرح حاصل ہونا کہ قدرت کی زبان سے بات کرے۔ قدرت کے کانوں سے سنے اور قدرت کی آنکھوں سے دیکھے جو شخص اس بات پر اعتقاد کرنے (عمل) کرے گا، اس کا نفس اس کا مطیع ہو کر خصائل بد سے مردہ ہو جائے گا۔ پھر وہ خدائے بزرگ و بزرگ کو پہچان لے گا، اور معرفت خداوندی میں قدم رکھے گا۔

حدیث

”جس نے اپنے نفس کی حقیقت کو پہچان لیا، پس اس نے اپنے رب کو پہچان لیا اور جس نے اپنے نفس کو فنا کے ساتھ پہچان لیا۔ پس اس نے اپنے رب کو بقا کے ساتھ پہچان لیا۔“

اس کے بعد عارف باللہ کو معرفت الہی حاصل ہو جاتی ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ”فقیر ماسوا اللہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔“

ایات

غیر محتاج فقیر کے دو گواہ ہوتے ہیں۔ وہ غیر اللہ کو اور عزت و جاہ کو ترک کر دیتا ہے۔

عز و دنیا را نه طلبش انبیاء ترک دنیا فرض شد بر اولیاء
فقیر ازین دو مراتب لایحتاج گردود یکی از تصور اسم الشذذات، معرفت،
مشاهده قرب حضور -

دوم: بالتوفیق قوت قوی دوام حاضر مجلس نبی علیه السلام -
از دعوت اهل روحانیت اهل قبور بر فقیر در عمل آوردن عین ضرور است.
اگر صورت حروف علم و صورت علماء و نقش و اسم الشذذات و صورت فقراء
نوشته می بینی بر دیوار، ادب نگهدار که این هر دو طایفه بزرگوار بر گزیده درگاه
پروردگار است صاحب معرفت لایق دیدار است هر که دامن بادوستی ایشان
گیرد، بسلامتی ایمان میبرد -

بدانکه هر طریق و هر علم را اول و ابتداء، قاعده و راه است، بی مرشد و بی
استاد بی علم قاعده راه آدمی گمراه است. اول قاعده قادری را قلعه هفت
اندام قید قلب قالب که نفس تزکیه گیر و پرنور و قلب زنده شود مع الشذذ
بالهام ذکر مذکور. و روح در مشاهده در آید قرب الشذذ حضور. چون این
هفت قلعه هفت اندام قادری را روشن شد، انوار قادری عارف بالشذذ لایق
دیدار از تصور اسم الشذذات. و یا از ذکر ضرب کلمه طیبات از استاد کامل
مرشد مکتب می داشت. و قاعده سبق یک حرف الشذذ خواند، چشم روشن شد، تماشای
جاودان بدید و بمعرفت الهی رسید -

هر که قاعده یک حرفی را روز اول از طریق تحقیق بخواند، آنچه فی الدنیا و الآخرة
است، از هیچ چیز مخفی و پوشیده نماند -

قادری بسیار است بگفتن نام قادری کم است که قادری عارف تمام.
قادری را از آن باید شناخت. قادری از معرفت الهی توحید و ربای نوش

انبیائے کرام علیہم السلام عزت اور دنیا کو طلب نہیں کرتے۔ دنیا کو ترک کرنا اولیائے کرام پر فرض ہو جاتا ہے۔

فقیرانِ دوم مراتب سے لایحتاج ہو جاتا ہے۔ ایک تصور اسم اللذات، معرفت اور قرب حضور کا مشاہدہ۔

دوم: دائمی طور پر مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بالتوفیق قوی قوت رکھتا ہو۔

فقیر کے لیے عین ضروری ہے کہ اہل رُحانیت اور اہل قبور کی دعوت کو اچھ کر عمل میں لائے۔ اگر علماء کے نام کے حروف کی صورت یا اسم اللذات کا نقش یا فقراء کی صورت دیوار پر لکھی ہوئی دیکھو، تو اس کا ادب کرو، کیونکہ علماء اور فقراء کے دونوں گروہ بزرگ اور درگاہ پر درگاہ کے برگزیدہ ہیں۔ یہ دونوں ہی صاحب معرفت اور لائق دیدار ہیں۔ جو دوستی کے ساتھ ان کا دامن پکڑتا ہے، وہ اس دنیا سے ایمان کی سلامتی کے ساتھ کوچ کرتا ہے۔

اے طالب صادق، جان لے کہ ہر ایک طریقے اور ہر ایک علم کے لیے ابتدائی قاعدہ اور راہ ہے۔ بے مرشد اور بے استاد اور بے علم کا نہ کوئی قاعدہ ہے، نہ کوئی راہ، بلکہ وہ گمراہ ہے۔ اول قاعدہ قادری ساتوں اعضاء کا قلعہ ہے۔ جس سے قلب قالب تصرف میں آتے ہیں۔ نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ اور قلب قالب پر نور ہو جاتا ہے۔ قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ ذکر مذکور سے مع اللہ الہام ہونے لگتا ہے اور روح کو مشاہدہ قرب و حضور الہی نصیب ہوتا ہے۔ جب قادری کے ساتوں اعضاء، جو سات قلعے ہیں، نور سے روشن ہو جائیں، تو عارف باللہ تصور اسم اللذات یا کلمہ طیبات کے ذکر سے دیدار کے لائق ہو جاتا ہے، بشرطیکہ کوئی کامل استاد یا مرشد مکمل سکھائے۔ اور جب کوئی قاعدہ یک حرفی اسم اللہ کے سبق کو پڑھتا ہے، تو آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں، دائمی تماشا نظر آنے لگتا ہے۔ اور معرفت خداوندی حاصل ہو جاتی ہے۔

جو کوئی قاعدہ یک حرفی (اسم اللہ) کو پہلے دن تحقیق کے طریق سے پڑھتا ہے، تو دنیا و آخرت میں جو کچھ بھی ہے، اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ نام کے قادری تو کثرت سے ہیں، لیکن قادری جو عارف تمام ہو، شاذ و نادر ہیں۔

است - قادری هرگز نباشد باده فروزش - مرتبه قادری قرب است باجمیعت
 و قادری قتال است قاتل نفس - و قادری غنی است بی غلط و ستادری
 حق پسند است ، بیزار از بدعت ، سرود ، حسن پرستی و حسن پرستی از
 انا هو او مستی است -

عجب دارم از ان احمق قوم که در مرتبه تلمیذ الشیطان و می گویند
 تلمیذ الرحمن در مرتبه قید شیطان خطرات و سواسی و می گویند مرتبه اولی
 است -

بدانکه هر یک مقام که در او ابتداء و انتها ختم تمام مخلوقات پیدا و پنهان
 خداوندی در طی اسم الشذوات است - و اسم الشذوات در طی قلب است -
 و قلب در طی ستر است و ستر در طی روح است و روح در طی اسرار است و
 اسرار در طی تخفی است - و تخفی در طی هویدا است و هویدا در طی سویدا است و
 چون مجموعه در طی روشن در آید و هر علم علوم بکشاید و می داند ، از و هیچ چیز تخفی و پوشیده
 نماند - این را هفت قاری علم معرفت عالم اللسان و عالم القلب و عالم الروح
 و عالم السر و عالم الاسرار و عالم الحفی و عالم النور الهدایت - عالم تمام تحصیل
 عارف خدا -

و از هر یک علم چهارده علم بر آید - و از هر یک چهارده علم یک و بیست هزار
 علم بکشاید - هر که هر یک علم را در تحصیل در آرد ، آنرا عالم حکیم عارف گویند و نزدیک
 او عوام و خواص جاہل است که این عالم خاص الخاص حکیم است - قلب سلیم بحق تسلیم است -

حدیث

لَا تَكَلَّمُوا كَلَامَ الْحِكْمَةِ عِنْدَ الْجَاهِلِ ط

له الحدیث

قادری کو اس بات سے پہچانا چاہیے کہ وہ معرفت الہی توحید کا دریا نوش ہوتا ہے۔ قادری ہرگز بادیہ فرشتہ نہیں ہوتا۔ قادری کا مرتبہ قرب باجمیعت ہے۔ اور قادری قاتل نفس ہے۔ قادری صحیح معنوں میں غنی ہوتا ہے اور وہ حق پسند ہوتا ہے۔ قادری بدعات سے بیزار ہوتا ہے۔ قادری سرود اور حسن پرستی سے متنفر ہوتا ہے، کیونکہ حسن پرستی تکبر، حرص و ہوا اور مستی کے سبب ہوا کرتی ہے۔

مجھے ان احمق لوگوں پر تعجب ہوتا ہے، جو (حقیقت میں) تو شیطان کے شاگرد ہیں۔ لیکن کہتے ہیں کہ وہ وحدانیت کے پرستار ہیں، حالانکہ وہ قید شیطان کے مرتبہ میں خطرات و وساوس میں مبتلا ہوتے ہیں، لیکن اپنے آپ کو وہ ایسی کہتے ہیں۔

(اے طالب حقیقی!) (اچھی طرح) جان لے کہ ہر ایک مقام کی ابتداء و انتہاء، ظاہر و مخفی تمام مخلوقات خداوندی اسم الشذات کی طے میں ہے۔ اور اسم الشذات قلب کی طے میں ہے اور قلب ستر کی طے میں ہے۔ اور ستر روح کی طے میں ہے۔ اور روح اسرار کی طے میں ہے۔ اور اسرار مخفی کی طے میں ہے اور مخفی ہویدا کی طے میں ہے۔ اور ہویدا سویدا کی طے میں ہے۔ اور جب ساری طے روشن اور واضح ہو جاتی ہیں، تو تمام علم علوم منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور وہ (ہر چیز) جان جاتا ہے۔ اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ پھر قادری ساتوں علوم معرفت کا عالم ہو جاتا ہے۔ وہ ساتوں علوم مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلا علم: عالم لسان۔ دوسرا علم: عالم قلب۔ تیسرا علم: عالم روح۔ چوتھا علم: عالم ستر۔ پانچواں علم: عالم اسرار۔ چھٹا علم: عالم خفی۔ ساتواں علم: عالم نور ہدایت۔ ان تمام علوم کا عالم عارف خدا ہوتا ہے۔

پھر مذکورہ بالا ساتوں علوم میں سے ہر ایک علم سے چودہ علوم نکلتے ہیں۔ اور پھر ان چودہ علوم میں سے ہر ایک علم سے چوبیس ہزار علوم منکشف ہوتے ہیں۔ جو شخص ہر ایک علم کو حاصل کرتا ہے، اس کو عالم، دانا اور عارف کہتے ہیں۔ (اگرچہ وہ) عوام و خواص کے نزدیک جاہل ہے، لیکن وہ حقیقت میں خاص الخاص عالم و حکیم ہے۔ وہ قلب سلیم رکھتا ہے اور بحق تسلیم ہے۔

حدیث

”حکمت کی باتیں جاہل شخص کے سامنے مت کرو۔“

حدیث

مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّمَ لِسَانَهُ ۱۴

بدانکه در خاموشی بمقتاد هزار حکمت است رحمانیت. این چنین خاموشی
بسیار متعلق معرفت مشاهده حضور با خدای تعالی، دور مدور از دل ذکر باندگور فاذا کون
اذ کونکم الهام بالهام پیغام با پیغام جواب با صواب بمذ نظر اللہ منظور بدین
طریق تحقیق از سر هدایت فارغ از گویایی کفر شرک بدعت خاموشی که بدین صفت
موصوف نباشد بمعرفت الهی وصال از ان بهتر است.

حدیث

الصَّدَاقَةُ شَيْءٌ عَجِيبٌ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۱۵

بدانکه نفاق در خاموشی است. خاموشی که متعلق بنفاق است، بمقتاد هزار
فریب و فتنه بشیطان اتفاق است.

حدیث

نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ الْحَلِيقِ ۱۶

هر که بکمالیت معرفت اللہ تمامیت کمالیت رسد، آنرا خاموشی و گویایی
برابر آنرا مستی و هشیاری برابر. آنرا خواب و بیداری برابر. که مرتبه کامل، مکمل، اکمل،
جامع این است که تصور اسم اللہ و ذکر اللہ و قرب حضور فتانی اللہ و قید قبض تو حید
و ظاهرباطن مراتب ایشان تجرید تفرید. و هر اعمال و اقوال بغیر از حکم حکمت

۱۴ شرح خواجہ ایوب المنہج القوی، ج ۲، ص ۵۸۰

۱۵ سوره البقره، ۲: ۱۵۲

۱۶ الحدیث

۱۷ الحدیث

حدیث

”جس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ پس اس کی زبان گونگی ہو گئی۔“
 اے طالب صادق! جان لے کہ خاموشی میں حکمت و رحمانیت کے ستر ہزار
 خزانے ہیں۔ اس قسم کی خاموشی معرفت، مشاہدہ حضور الہی، دور مدور اور دل سے
 ذکر باند کور تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا کہ متعلق ہوتی ہے جس سے اس
 قسم کی خاموشی والے کو الہام بالہام، پیغام باپیغام، جواب باصواب حاصل ہو جاتا
 ہے۔ اور وہ بارگاہ خداوندی میں منظور نظر ہو جاتا ہے۔ اس طریق تحقیق سے، جو ستر ہزار
 ہے، کفر و شرک کی گویائی سے فارغ اور بدعت کی باتوں سے وہ خاموشی اختیار کر
 لیتا ہے جو شخص اس صفت سے متصف نہ ہو، وہ معرفت خداوندی اور وصال الہی
 سے بے بہرہ ہے۔

حدیث

”صدقہ عجیب چیز ہے۔ اس کو تین بار فرمایا۔“
 اے طالب حقیقی! جان لے کہ نفاق بھی خاموشی میں ہے۔ حق کی بات پر سکوت
 اختیار کر لینا حد درجہ کی منافقت اور ریاکاری ہے، خاموشی جو نفاق سے متعلق ہے،
 اس کے ساتھ ستر ہزار شیطانی فتنہ و فساد اور مکر و فریب متصل ہوتے ہیں۔

حدیث

”برو بار کے غصہ و غضب سے اللہ کی پناہ۔“
 حاصل کلام یہ کہ جو معرفت خداوندی کی کمالیت و تمامیت تک پہنچ گیا، اس کے
 لیے خاموشی اور گویائی برابر ہے۔ اس کی مستی اور ہوشیاری برابر۔ اس کی خواب و بیداری
 برابر۔ کیونکہ کامل، مکمل، اکمل اور جامع کے یہی مراتب ہیں۔ کہ تصور اسم اللہ اور ذکر الہی
 اور قرب و حضور فی ثانی اللہ سے وہ توحید کے قید و قبضہ میں ہوتے ہیں۔ اور ظاہر باطن
 میں ان کو تجرید و تفرید کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ ان کا ہر عمل اور قول بغیر حکم و حکمت

خالی نیست چنانچه افعال حضرت خضر علیہ السلام در نظر حضرت موسیٰ علیہ السلام گناه و حضرت خضر علیہ السلام در باطن ثواب راه که کشتی را شکست و بچہ را کشت و دیوار را بنا کرد که در سورہ کہف واقع است۔

قوله تعالى :-

قَالَ هَذَا افراق بَيْنِي وَبَيْنِكَ ط

ایات

این بلاکین قوم راجح داده است
 زیر گنجی آن کرم بنماده است
 با هو طالب صابر بود بهتر ز جان
 طالب جاسوس باشد در زبان
 عاقلان را بس بود خاموش قال
 بی شعور ان کی رسد با حق وصال
 عالم سر پایہ ایمان است۔ چاہل بدتر ثانی شیطان است۔ طلب مرشد کامل
 باید کرد کہ طرفہ زد بحق برود۔

بدانکہ طالب مرید قادری را فتح از طریقہ قادری است و اگر بطریقہ دیگر
 رجوع آرد و می شود مرید، پزید است و اگر می کند طالب طلب از برکت کرد و سلب
 در پاید مراتب کلب۔ و اگر کسی می گوید کہ من از ہر طریقہ می دارم خلاف حکم
 خلافت، بر سخن او اعتبار نباید آورد کہ آن ولد الزنا بسیار پدید آرد۔
 سخن اولاف در لاف است۔ قادری لایحتاج تر شیر است۔ خدا نخواستہ
 باشد کہ طالب مرید قادری بطریقہ دیگر رجوع آرد۔ قادری مرید طالب قادری
 بر ہر طریقہ غالب۔

سے خالی نہیں ہوتا۔ جس طرح حضرت خضر علیہ السلام کے افعال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظروں میں گناہ معلوم ہوتے تھے، لیکن حضرت خضر علیہ السلام باطن حقیقت میں ثواب کا کام کر رہے تھے کہ آپ نے کشتی کو توڑا۔ بچہ کو قتل کر ڈالا اور دیوار تعمیر کر دی۔ یہ واقعہ سورہ کھف میں بیان ہوا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :-

”کہا! اب میرے اور تیرے درمیان جدائی ہے“

ایات

اس مصیبت نے جس نے اس قوم کو (جینے کی) مہلت دی ہے۔ اس نے اس بخشش کو خزانہ کے نیچے چھپا رکھا ہے۔

اے باہو! صبر طلب کرنے والا جان سے بہتر ہے۔ جاسوسی طلب کرنے والا نقصان میں رہتا ہے۔

عقل مندوں کے لیے (یہ) خاموش گفتگو کافی ہے کہ بے شعور لوگ (بھلا) اصل باللہ کب ہو سکتے ہیں؟

عالم شخص ایمان کا سرمایہ ہے۔ (اور) جاہل شخص شیطان کا ثانی ہے، بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ مرشد کامل کی تلاش کرنا چاہیے، کیونکہ وہ ایک لمحہ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے۔

جان لو! کہ طالب مرید قادری کو فتح و نصرت اس کے قادری ہونے کے طریق سے ہے۔ اگر وہ کسی اور طریقہ کی طرف رجوع کرے گا، یا وہ مرید ہو جائے گا، تو وہ یزید (پلید) ہے۔ اور اگر وہ کچھ طلب کرے گا، تو اس کی برکت سلب ہو جائے گی۔ اور کتوں کا سا حال ہو جائے گا۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ مجھے ہر طریقہ سے خلافت حاصل ہے، تو اس کی بات پر اعتبار نہ کرنا چاہیے، کیونکہ وہ حرامی بہت سے باپ رکھتا ہے۔ اس کی بات لاف در لاف ہے۔ (یعنی وہ سراپا ڈینگیں مار رہا ہے)۔ قادری کسی کا محتاج نہیں، وہ شیر نر ہے۔ خدا نخواستہ ہی ہوگا کہ طالب مرید قادری (اپنے طریقہ کو چھوڑ کر) کسی دوسرے طریقہ کی طرف رجوع کرے، قادری مرید جو قادری طالب ہے، وہ ہر طریقہ پر غالب ہوتا ہے۔

ابیات

با هو هر که طالب شد مریدش قادری
 قادری حاضر نبی بر دین قوی
 قادری را بس بود قادر کرم
 پیشوای شاه آنرا نیست غم
 من مریدم شاه میران محی الدین
 خاک بر سر منکران بی یقین
 هر که منکر زین هدایت گاو تر
 هر که ایشان را مریدش شد با نظر
 با هو از علما مان علامتش خاک پای
 شاه مسیران پیشوای با خدا

مرشد که بر یک قدم و بر یک دم این هر یک مقام استوار و انتها تمام
 وجودیه از حضرات اسم الشذوات نکشاید و نه نماید، آنرا مرشد نباید گفت که محرم
 قال است، بی خبر از معرفت وصال الشریس ماسومی الشریس -

بدانکه هر که یافت از فقر از علم یافت، هر که شناخت از علم شناخت چنانچه
 مصرعه بگویی علم نتوان خدا را شناخت. این علم و استن و کشایش از هدایت، کشف،
 فیض مکشوف عین العیان معروف از علم روشنی قلب است صفات القلب
 این چنین قلب را قلب النور گویند و آنست قلب النور که دوام بمده نظر الشری منظور
 بالهام ذکر مذکور در مشاهده قرب معرفت، توحید الشری حضور پس این چنین صاحب قلب
 را علم از حضور و الهام از حضور و مراقبه و فکر از حضور و مکاشفه حضور و توحید دلیل و هم خیال معرفت

ابیات

اے باہو! جو طالب مرید قادری مرشد کا ہو گیا۔ قادری مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر اور دین مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے۔
قادری پر قادر مطلق کا بہت زیادہ کرم ہوتا ہے۔ وہ بادشاہوں کا پیشوا ہے، اس کو کسی قسم کا کوئی عزم نہیں ہوتا۔

میں حضرت غوث اعظم شاہ میراں محی الدین عبدالقادر حیلانی کا مرید ہوں۔ ان پر یقین نہ رکھنے والے منکروں کے سر پر خاک پڑے۔
جو کوئی ان کی تعلیم و ہدایت کا منکر ہے، وہ بمنزلہ گلے اور گدھے کے ہے۔ اور جو ان کا مرید ہے، وہ صاحب نظر ولی کامل ہوتا ہے۔

باہو! ان کے غلاموں کے غلاموں کی خاک پا ہے۔ شاہ میراں اللہ تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔

جو مرشد ایک قدم پر اور ایک دم میں ہر ایک مقام کی ابتداء و انتہاء حضرات اسم اللذات سے وجود میں نہ کھول دے اور دکھا دے، اس کو مرشد نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ محرم قال ہے اور معرفت وصال خداوندی سے بچیر ہے۔

اللہ بس باسوائے اللہ ہوس
(اے طالب حقیقی!) جان لے کہ جس شخص نے فقر کو پایا، علم سے پایا۔ جس نے پہچانا، علم سے پہچانا، ع۔

کیونکہ (بقول سعدی شیرازی)

بے علم خدا کو نہیں پہچان سکتا۔

اس علم کا جاننا، ہدایت کی کشائش، کشف، فیض، مکشوف، (اس علم والے کو عین العیان دلی روشنی علم سے ہے۔ اس قسم کی صفات القلب والے قلب کو قلب النور کہتے ہیں۔ ایسا دل والا ہمیشہ بارگاہِ خداوندی میں منظور نظر ہوتا ہے۔ اس کو ذکر مذکور سے الہام ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مشاہدہ، قرب معرفت، ہمنوری اور توحید الہی حاصل ہوتے ہیں۔ پس اس قسم کے صاحب قلب کو علم حضور سے، الہام حضور سے اور مراقبہ و فکر

وصال از حضور قلب حیات و قالب نجات، هرگز اثبات نگرود و تصدیق قلب را
تحقیق نشود که اگر چه قلب ظاهر با و از بلند بگوید: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ و یا آنکه قلب بفریاد و خروش نعره زند بنام یا اللّٰه در میان قلب و
زبان هیچ فرق نیست چنانچه لقمه گوشت ز زبان است همچنان مفسده گوشت قلب
است. و قلب از نفاق هرگز بیرون نه بر آید و از جناس و خرطوم و سوسه و اتهامات
خطرات شیطانی و هوای نفسانی قلب خلاص نگرود. و بمرتبه خاص مع اللّٰه اخلاص
نرسد تا آنکه قلب را از تصور تاثیر اسم اللّٰه ذات نه بخش حیات و از آب حیات
و از آب حوض کوثر غسل ندهند. و در توحید نه بچند و کسوت اسم اللّٰه نه بخشند
و بعد نظر اللّٰه قلب نور تصدیق و رزق آن صاحب آنچه به بیدار از نور حضور، رویت،
رویت، معرفت توحید، دیدار، بیدار، نور حضور مشاهده معرفت توحید، دیدار.
اینست مراتب قلب بیدار.

آیات

چرا در زندگی ای دل نه کوشی
چرا زین شربت شیرین نه نوشی
ولی زنده شو و هرگز نمیرد
ولی بیدار شد خواهش نگیرد

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :-

يَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي ط

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :-

عَصَيْتُ قَلْبِي عَصَيْتُ اللَّهَ ط

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :-

صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ ط الحدیث

حضور سے اور مکاشفہ حضور سے اور توجہ دلیل، وہم و خیال، معرفت وصال حضوری سے ہوتا ہے۔ اس کا قلب زندہ اور قالب نجات پالیتا ہے۔ اگر یہ بات نہیں، تو تصدیق قلبی کا اثبات اور اس کی تحقیق ہرگز صحیح نہیں ہوتی۔ اگرچہ قلب ظاہر میں بلند آواز سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پکارنے لگے۔ یا یہ کہ قلب جوش و خروش میں آکر اللہ کے نام کا نعرہ مارنے لگے (حقیقت میں اسے تصدیق قلبی نہیں کہتے)، کیونکہ (بطاہر) دل اور زبان میں کچھ فرق نہیں ہوتا جس طرح زبان گوشت کا ٹکڑا ہے، اسی طرح دل بھی گوشت کا ٹکڑا ہے۔ اور قلب نفاق سے ہرگز باہر نہیں نکلتا۔ اور خناس، خرطوم، دہم و وساوس، خطرات شیطانی اور موائل نفسانی سے خلاصی نہیں پاتا اور مع اللہ کے خاص مرتبہ تک نہیں پہنچتا، جب تک کہ وہ اسم اللذات کی تاثیر و تصور سے زندہ نہ ہو جائے۔ اور جب تک اسے آب حیات اور آب حوض کوثر سے غسل نہ دیا جائے۔ اور توحید میں لپٹا نہ جائے اور اسم اللہ کا لباس نہ پہنایا جائے اور نور تصدیق قلبی اللہ تعالیٰ کے مد نظر نہ رہے۔ اس قسم کا صاحب قلب جو کچھ دیکھتا ہے، نور حضور سے دیکھتا ہے، رویت، ربوبیت، معرفت توحید، دیدار، نور حضور کا دیکھنا اور مشاہدہ کرنا وغیرہ قلب بیدار کے مراتب ہیں۔

ایات

اے دل! تو اس (زندگی میں) کوشش کیوں نہیں کرتا۔ تو اس میٹھے شربت کو کیوں

نہیں پیتا؟

جس کا دل زندہ ہو گیا، وہ ہرگز کبھی بھی نہیں مرتا۔ وہ دل (جو خواب غفلت سے) بیدار ہو گیا۔ وہ پھر کبھی نہیں سوتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:-

”میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں، مگر دل جاگتا رہتا ہے۔“

دوسری حدیث میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

”جس نے قلب کی نافرمانی کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔“

تیسری حدیث میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:-

رَأَيْتُ فِي قَلْبِي رَيْتِي ط

همین قلب در دو انگشت شیطان است و همین قلب در دو انگشت قدرت
 رحمان است تحقیقات قلب از لذت ذوق طلب است اصل که قلب از تصور
 اسم الله ذات شد قلب قالب حی، هر دو جهان در آن قلب طی، هر شد صاحب قلب
 می کشاید و تماشا شد هر دو جهان در حی قلب می نماید و اینکه جنبش قلب از دو علم حکمت خالی
 نیست یا جنبش جهاد نفس است تیغ است توجه خاص قلب که هر دم قتل کند نفس
 موزمی را که در آن وجود نماید حرص، حسد، طمع، کبر، هوا، قلب گردد مقرب الحق با صدق
 صفا با خدار و یا آنکه جنبش قلب از سر هوا، جهولیت علم شیطان است یا سوخته خطرات
 پریشان است صاحب خاص الخاص قلب علم دارد از علم عین باین است از علم
 دانستن فرض عین علم نص، علم حدیث قرآن موافق رحمان مخالف شیطان یک مرتبه دل
 که جنبش از تصور است دلی پر نور است بمد نظر الله منظور است باین چنین قلب عین
 العیان ثواب در یکدم باید بفتاد و بفر ختم قرآن -

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَلَا إِلَى أَعْمَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى
 قُلُوبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ ط

بیت

قلب قالب عارفان غرقش وصال این چنین عارف بود حق لازوال
 عجب دارم از آن احمق قوم که در طلب جیفه کلب - و می گویند
 خود را و اگر قلب مراتب قلب هر آنکس داند که بنور قلب رسیده باشد و مشاهده

له صحیح بخاری، صحیح مسلم -

له فتاویٰ عزیز -

”میں نے اپنے قلب میں اپنے رب کو دیکھا۔“

یہی قلب شیطان کی دو انگلیوں میں ہوتا ہے۔ اور یہی قلب قدرت رحمن کی دو انگلیوں میں ہوتا ہے۔ قلب کی تحقیقات ذوق طلب کی لذت سے کی جاتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو قلب قالب اسم اللہ ذات کے تصور سے زندہ ہو جاتا ہے، دونوں جہاں اس قلب کی طے ہیں آجاتے ہیں۔ صاحب قلب مرشد و طالب صادق ہیں۔ طی قلب کے دوران ہر دو جہاں کا تماشہ زندہ قلب میں منکشف کر دیتا ہے اور دکھا دیتا ہے۔ اور یہ کہ دل کی جنبش دو علم و حکمت سے خالی نہیں ہوتی۔ یا تو اس کی جنبش ہمدردی و نفس کے واسطے ہے، جو تلوار کی مانند ہے۔ دل کی خاص توجہ نفس موذی کو ہر دم قتل کرتی ہے، جس سے اس کے وجود میں حرص، حسد، طمع، کبر اور نفسانی خواہشات نہیں رہتیں۔ قلب مقرب الحق، صاحب صدق و صفا اور باخدا ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ قلب کی جنبش خواہشات نفسانی اور جہالت شیطانی سے ہوتی ہے۔ جس سے وسوسہ، خطرات پریشانی پیدا ہوتی ہے۔ خاص الخاص صاحب قلب کو علم عین حاصل ہوتا ہے۔ اس علم عین کا جتنا فرض عین ہے۔ یہ علم نص، قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ رحمن کے موافق اور شیطان کے مخالف ہے۔ جو دل کہ ایک مرتبہ تصور (اسم اللہ ذات سے) جنبش کرتا ہے، وہ نور کے بھر پور ہے اور بارگاہ خداوندی میں منظور نظر ہے۔ ایسا قلب عین العیان ہے۔ ایسے قلب والے کو ایک دم میں ستر ہزار ختم قرآن کا ثواب ملتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :-

”بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی تمہارے اعمال کی طرف توجہ کرتا ہے، بلکہ وہ تمہارے دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔“

بیت

عارفوں کا جسم اور دل وصال میں مستغرق رہتا ہے۔ ایسا عارف دائمی طور پر اللہ تعالیٰ کا مصاحب رہتا ہے۔

مجھے ان بیوقوف لوگوں پر تعجب ہوتا ہے، جو دنیا مرادار کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو دلوں کا ذکر کہتے ہیں۔ مراتب قلب وہی شخص جانتا ہے، جس نے قلبی نور حاصل کیا ہو، اور جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشاہدہ کیا ہو، اور جس

حضور معرفت توحید اللہ دیدہ باشد صاحب قلب را قلب زنده و قالب مرده،
 هر حقیقت را از حضوری حق آورده برده - این مراتب نیز سروری قادری است تبارک
 فارغ، لایحتاج، بی طمع و بی ریا - دیگری که دعوی کند غلط است - از سر نفس هوا - علم
 قلب من لدنی حضور است - اللہ لیس ماسوی اللہ موس -

العلم والستن، چه چیز والستن و چه چیز شناختن و چه چیز یافتن - اول علم بر لسان
 است از عین است که بعین است -

قوله تعالی :-

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ
 اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ لَا عَلَّمَ الْإِنْسَانَ
 مَا لَمْ يَلْمَسْ يَدَهُ

دوم، علم قلب، چون قلب زبان کشاید و گویائی گیرد، زبان از لطف بمیرد -

قوله تعالی ،

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ

چنانچه فرمود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -
 قُلْ خَيْرًا وَّالَا أُسْكِتُ ۗ

حدیث

مَنْ سَكَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجَى ۗ

هر که اقرب از اللہ متوجه بقلب نظر گاه -

۱- سورة العلق، ۹۶: ۱-۵ ۲- سورة النجم، ۵۳: ۳

۳- الحدیث ۴- مسند احمد، ج ۲، ص ۱۷۷ -

نے معرفت توحید الہی کو دیکھا ہو، صاحب قلب کا قلب زندہ اور جسم مُردہ ہوتا ہے۔ اُسے ہر حقیقت حضورِ حق سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ مراتب بھی سروری قادری کے ہیں، جو تارک، فارغ، بے محتاج، بے طمع اور بے ریا ہوتا ہے۔ (اور اگر کوئی دوسرا اس کا دعویٰ کرتا ہے، تو غلط کہتا ہے۔ اس کا دعویٰ نفسانی خواہشات پر مبنی ہوتا ہے۔ علم قلب علم لدنی سے ہے، جو حضورِ حق سے حاصل ہوتا ہے۔

اللہ بس ما سوائے اللہ ہوس

علم کے معنی واقفیت کے ہیں یا جاننا کے ہیں، لیکن کیا چیز جاننا؟ اور کیا چیز پہچاننا؟ اور کیا چیز پانا؟ علم اول علمِ ربانی ہے، جو عین بعین ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

"اپنے رب کے نام سے پڑھ، جو سب کا خالق ہے۔ آدمی کو منجھ خون سے پیدا کیا۔ پڑھ، تیرا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم سے علم سکھایا انسان کو، ہر اس علم کی تعلیم دی، جس کا اس کو علم نہیں تھا۔" دوسرا علم قلب، جب دل زبان کھول کر گویا ہوتا ہے، تو زبان کی گویائی کی قوت سلب ہو جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

"اور وہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے۔"

چنانچہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-
"اچھی بات کرو، ورنہ چپ رہو۔"

حدیث

"جو چپ رہا، اس نے فلاح حاصل کی اور جو سلامت رہا، وہ نجات پا گیا۔"

جس کسی کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہے، وہ (ہر وقت) اپنے قلب پر توجہ رکھتا ہے اور اس پر نگاہ رکھتا ہے۔

قوله تعالی :

مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝

اینست صراط المستقیم - دیده از آن دل بکشا - عین از عین بدین - این است
مراتب اهل حق یقین -

قوله تعالی :

وَفِي النُّفُسِ كُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝

دوام از تصور اسم الشذوات هزاران هزار تجلیات بر دل زنده روشن و
تابان تر شود - بی حجاب التدریجی حجاب روشنی معرفت الهی به از آفتاب - درین مقام
عین الغیب کشف غیب الغیب ختم تمام بموجب این آیه کریمه - قوله تعالی :-
وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ۝

جمیعت انس قرار و از خلق فرار گرفت - از روزگار مهتر آدم علیه السلام تا امروز هیچ
فتنه ظاهر نشد، مگر بسبب آمیختن با خلق - و از آن وقت باز تا امروز هیچ کس سلامت
نیافت، مگر آنکه از اختلاط مردمان کرانه کرد - یکی از وی وصیت خواست - گفت: تبری
برگیر هر دو پای خود را بشکن - و کار و بردار و بازوی خود را ببر - گفت: طاقت این که دارد؟
گفت: آنکه زبان سزا و در نطق آید - و گوش همت او از خدای تعالی اشنود - باید که زبان
ظاهر او گنگ بود و گوش صورت او کر بود - این زبان بریدن و در صورت شکستن دست
دهد - گفت: حکما را ز پس انبیاء اند و بعد از نبوت هیچ نیست مگر حکمت امور شرع و
اول نشان حکمت خاموشی است و سخن گفتن بقدر حاجت - گفت: خاموشی عارف را

۱۰۶ سوره الشعراء، ۲۶ : ۸۹

۱۰۷ سوره الذریت، ۵۱ : ۲۱

۱۰۸ سوره البقره، ۲۰ : ۳۱

ارشاد خداوندی ہے:-

”جو بارگاہ خداوندی میں قلب سلیم لے کر آیا“

یہی صراط مستقیم ہے۔ اپنی دل کی آنکھیں کھول اور عین بعین دیکھ۔ یہ مراتب حق الیقین والوں کے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

”اور وہ خود تمہارے جی میں ہے، سو کیا تم کو سوچتا نہیں؟“

(اے طالب حقیقی!) (اچھی طرح جان لے، اسم اللذات کے تصور سے ہمیشہ ہزاروں ہزار تجلیات دل پر نازل ہوتی ہیں، جس سے دل روشن اور تاباں تر ہو جاتا ہے۔ معرفت خداوندی کی بے حجاب روشنی سورج سے زیادہ روشن ہوتی ہے۔ اس مقام پر کشف عین العیان ہو جاتا ہے۔ اور اس آیت کے بموجب تمام غیب الغیب ختم ہو جاتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:-

”اور حضرت آدمؑ کو ان تمام کے نام سکھا دیے۔“

(جب یہ کیفیت ہو جاتی ہے تو جمیعت اور انس و قرار ہوتا ہے اور مخلوق سے فرار اختیار کرتا ہے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد سے لے کر آج تک جس قدر فتنہ و فساد برپا ہوئے، وہ خلقت کے ساتھ ملنے جلنے سے پیدا ہوئے۔ اس وقت سے لے کر آج تک اگر کوئی سلامت رہا، تو خلقت سے کنارہ کشی اختیار کرنے سے کسی نے (کسی بزرگ) سے وصیت چاہی۔ تو فرمایا، ایک ہتھوڑا لے لو، اپنے دونوں پاؤں کو توڑ ڈالو اور چھری لے کر اپنا بازو کاٹ دو۔ اس نے کہا، ایسا کرنے کی کس میں طاقت ہے؟ انہوں نے کہا۔ اگر ایسا کر لو، تو ستر کی زبان بولنے لگتی ہے۔ اور اس کی ہمت کے کان اللہ تعالیٰ سے کلام سننے لگتے ہیں۔ چاہیے کہ اس کی ظاہر کی زبان گونگی ہو، اور اس کے ظاہر کے کان بہرے ہوں۔ تب کہیں اس زبان کا کاٹنا اور ہاتھ کا توڑنا میسر آتا ہے۔ پھر فرمایا، انبیاء کے بعد حکما رہیں۔ لیکن نبوت کے بعد کچھ نہیں ہے۔ حکمت شرعی امور کا نام ہے۔ اور حکمت کی پہلی نشانی خاموشی اور ضرورت کے مطابق بات کرنا ہے۔ خاموشی عارف کے لیے بہتر ہے۔ اور اس کا

نیک بود و کلام او خوشتر. و گفت: خدای تعالی از بنده هشت چیز خواهد
واز دل دو چیز خواهد.

اول: تعظیم بامر خدای تعالی.

دوم: شفقت بر خلق باری تعالی.

واز زبان دو چیز خواهد.

یکی اقرار کردن بتوحید و رفیق شدن با خلق و از اندام دو چیز خواهد.

یکی طاعت نمودن امر خدای تعالی را.

دویم: پیاری دادن برادر مؤمن را.

واز خلق دو چیز خواهد.

یکی صبر کردن در حکم خدای تعالی و صبر با خلق خدای تعالی.

حاتم را گفتند که فلان کس بسیار مال دارد. گفت: زندگانی بآن جمع

کرده است. گفتند: نه. گفت: مرده را مال بچه کار آید بی کار. گفت: بیج

حاجت داری؟ گفت: بلی بخواه. گفت: حاجت من آن است که تو مرا بینی

و من ترا. گفت: عبرت عبرت بخوار است. کسیکه عبرت نکر و منتقال. و هر که

اعتبار کرد و معائنه مستغنی گردد از نصیحت. و گفت: دور باش از صحبت سه قوم:

علمای غافل و قرامی ندان و متصوف جاہل.

پیر که خواهد که سلامت ماند وین او و تن او. اندک شود و غم او. گو در خلق

عزالت کن. که اکنون زمانه عزالت است و روزگار تنها. و گفت: جمله دنیا

قضولی است، مگر پنج چیز.

نان که شد رقیق بود. و آبی که تسکین عطش کند.

و جامه که عورت پوشد.

کلام عمدہ ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: خداوند کریم بندہ سے آٹھ چیزیں چاہتا ہے۔ اور دل سے دو چیزیں چاہتا ہے۔

اول: خدائے تعالیٰ کے احکام کی تعظیم۔

دوم: خلق خدا پر شفقت۔

زبان سے دو چیزیں چاہتا ہے۔ ایک زبان سے اقرار توحید، دوسرے مخلوق خدا سے رفاقت کرنا۔ اور وجود سے دو چیزیں چاہتا ہے۔ ایک بالخصوص اطاعت الہی بجالانا۔ دوسرے مؤمن بھائی کی مدد کرنا۔ اور اس کے اخلاق سے دو چیزیں چاہتا ہے۔ ایک حکم خداوندی پر صبر کرنا۔ دوسرے خلقت خداوندی کے (آزار) پر صبر و تحمل کرنا۔

حاتم طائیؓ سے لوگوں نے کہا کہ فلاں شخص کثرت سے مال و دولت رکھتا ہے۔ حاتم طائیؓ نے دریافت کیا کہ کیا مال و متاع کے ساتھ اس نے دائمی زندگی کا سامان بھی جمع کیا ہے؟ کہا، نہیں۔ حاتم طائیؓ نے کہا: تو پھر مال و متاع مردے کے کس کام کا۔ ایک شخص نے حاتم طائیؓ سے پوچھا: کیا تو کوئی حاجت رکھتا ہے؟ حاتم نے کہا: ہاں۔ دریافت کیا۔ کہو۔ کہا: پیری حاجت یہ ہے کہ تو مجھے دیکھے (اور نصیحت پکڑے) اور میں تجھے دیکھ کر (عبرت حاصل کروں) نیز فرمایا: دنیا کی محبت میں گرفتار لوگوں کو دیکھ کر بہت زیادہ عبرت اختیار کرو۔ جس نے ذرہ بھر بھی عبرت اختیار نہ کی (اسے کچھ عزت نہ ملی) اور جس نے اس بات پر اعتبار کیا، وہ نصیحت سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا: تین قسم کے لوگوں کی مجلس سے دور رہو:-

(۱) علماء جو عاقل ہوں (۲) تساہل پسند قاریوں سے (۳) جاہل صوفیوں سے۔

جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا دین اور بدن سلامت رہے اور اس کا غم کم ہو جائے۔ تو اس کو کہو کہ وہ خلقت سے گوشہ نشینی اختیار کرے۔ کیونکہ یہ زمانہ گوشہ گیری اور تنہائی کا ہے۔ پھر فرمایا: کہ تمام دنیا پانچ چیزوں کے بغیر فضول ہے۔

اول: اتنا طعام جس سے زندگی قائم رہے۔

دوم: پانی جس سے پیاس کو تسکین ملے۔

سوم: لباس جس سے ستر ڈھانپ سکے۔

و خانه در آنجا تواند بود -

و علمی که بدان کار کند -

و گفت: معصیت که از سبب شهوت بود، امید توان داشت با مرزش -

آن هر معصیت که از سبب کبر بوده امید توان داشت با مرزش آن - زیرا که معصیت

ابلیس از کبر بود و ذلت آدم از شهوت -

جواب با هو غلام سرید قادی: تذکره خدا - بشنوای صاحب تذکره الاولیاء

که سداک سلوک سالکان دو قسم است -

یکی نماز نوافل صوم صلوة -

دوم: از لاماسوی الله غرق فنا فی الشذات -

بیت

هر که اینجامی رسد عارف خدا باز دارد نفس را از کبر و هوا

ظاہر باطن اہل طریق را توفیق است -

ای مطلب آنکه زندگی نفس لذت دنیا، معصیت شیطان است -

و زندگی قلب جان تصرف بندگی رحمن است - و زندگی روح فنا فی الشذات

باشد - از خود فنا و غرق بانور خدا بقا، سر اسرار معرفت سبحان است - هر که

این طریق تحقیق نداند، بی جمعیت پریشان است -

ایات

هر که دارد امید غیر خدا کی تواند رسید راه صفا

چہارم: بگڑ جس میں گزارا ہو سکے۔

پنجم: علم جس پر عمل ہو سکے۔

پھر فرمایا، کہ جو گناہ شہوت کی وجہ سے سرزد ہو، اس کی بخشش کی امید ہو سکتی ہے، لیکن سر وہ گناہ جو کبر کے سبب ہو، اس کی بخشش کی امید نہیں کی جاسکتی، کیونکہ ابلیس کا گناہ کبر کی وجہ سے تھا۔ (اس لیے قابل معافی نہیں، جبکہ آدم علیہ السلام کی ذلت شہوت کی وجہ سے تھی۔) (اس لیے توبہ کرنے پر معافی مل گئی)

اے تذکرۃ الاولیاء کے مصنف (حضرت شیخ فرید الدین عطار)، ا فقیر باہو جو مرید اور علامہ قادری کا ہے، اس سے تذکرہ با خدا بھی سن لے۔ کہ سالکوں کا سلک سلوک دو قسم کا ہوتا ہے:-

- (۱) ایک نفل نماز صوم و صلوة کا طریقہ۔
- (۲) ترک ماسوی الشرع و فنا فی اللہ ذات کا طریقہ۔

بیات

جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے، وہ عارف باللہ بن جاتا ہے۔ وہ اپنے نفس کو تکبر اور نفسانی خواہشات سے باز رکھتا ہے۔

اہل طریق کے ظاہر و باطن کو توفیق حاصل ہوتی ہے۔

مطلب یہ کہ نفس کی زندگی دنیاوی لذات اور معصیت شیطانی سے عبارت ہے۔ اور قلب و جان کی زندگی ذکر و محبت کے تصرف میں ہے۔ اور روح کی زندگی فنا فی اللہ بقا باللہ میں ہے۔ جس میں از خود فنا ہو کر نور خدا میں غرق ہو کر بقا سراسر معرفت سبحانی حاصل کرتے ہیں۔ جو شخص تحقیق کا یہ طریقہ نہیں جانتا، وہ بے جمعیت اور پریشان رہتا ہے۔

ابیات

جو کوئی اپنی امید غیب اللہ سے وابستہ رکھتا ہے، وہ راہ صفا کو کیے حاصل کر سکتا ہے؟

لہ علامہ اقبال نے بال جبرائیل میں کیا خوب کہا ہے یہ
بتوں سے تجھ کو امیدیں، خدا سے نو میدی

مجھے بتا تو سہی اور کافر کیا ہے؟

رفت از خود گم است نام آواز
غرق فی اللہ بر از رحمت راز
اهم اللہ بذات گشت نجات
مردہ دل را کند لبثوق حیات
احتیاجی نماید بند پسند
در هوای به نفس باشی چند
بایوبی که آید بقبض فیض فضل
می بر آید ز جمله خطره خلل
عجب دارم از ان احمق قوم که فقیر و الی اللہ را مگر فقیر و امن اللہ نمیدانند
احوال محققان معرفت اللہ و مجلس مشرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تحقیقات ظاہر و باطن حق و باطل -

بدانکه از باطن که حواس خمسہ و حس ظاہر بسته و حواس خمسہ باطن محبت و معرفت
و مراقبه و مشاهده غرق نور فی اللہ ذات حضور باطن نکشاید و از عینہ نہ نماید، باطن
او بر باطل است. از باطن ذکر فکر اوصاف و مہیمہ از خصالت طبع، حرص، حسد،
کبر، هوا، آنچه ناشایسته مانند ازین آن وجود نہ بر خیزد. و تزکیہ نفس و تصفیہ قلب
و تجلہ روح و تجلیہ ستر سر ابرودہ اسرار نکشاید. و عینہ عین نہ نماید. باطن او بر باطل
است. از باطن کہ ذکر جہر بر نفس قہر و ذکر حامل کہ جہت لطیف روحانیت گردد کامل،
عینہ عین نکشاید و باطن را از ظاہر نہ نماید، باطن او بر باطل است از باطن و ہم
و سوسہ، خطرات نگر و نفی، دولت ندهند.

قوله تعالى :-

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ط

آنست اہل ذکر خفی کہ از ویچ چیز پوشیدہ نماید خفی مکشوف نکشاید، عینہ عین

جو اپنے سے گزر گیا، اس کا نام اور آواز فنا ہو جاتی ہے۔ وہ فنا فی اللہ ہو گیا اور اس نے رب کے رازِ رحمت کو پایا۔

اسم اللذات (یقیناً) نجات کا سبب ہے۔ (یہ نام) مردہ دل میں زندگی کا شوق پیدا کرتا ہے۔

بندے کو اپنی پسند کی احتیاج ہی نہیں رہتی۔ تو اپنی نفسانی خواہشات میں کب تک مبتلا رہے گا؟

اے باہو! جو کوئی اللہ تعالیٰ کے فیض و فضل میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ تمام خطرات و نقصانات کے گرداب سے باہر آ جاتا ہے۔

مجھے ان احمق لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو "اللہ کی طرف بھاگو" کو اللہ کی طرف سے بھاگنا سمجھے ہوئے ہیں۔ معرفتِ خداوندی کی تحقیق کرنے والے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف لوگوں کے احوال یہ ہیں کہ ان کے ظاہر و باطن میں حق و باطل کی تحقیق حاصل ہو جاتی ہے۔ (یعنی وہ حق و باطل کو پرکھ لیتے ہیں)

اے طالبِ صادق!، جان لے کہ جس شخص کے ظاہری اور باطنی حواسِ خمسہ محبت و معرفت، مراقبہ و مشاہدہ، غرقِ نور فی اللذات اور حضورِ باطنی سے کھلتے نہیں اور عینِ بعینِ نظر نہیں آتے، ایسے شخص کا باطنِ باطل پر ہے۔ اس کے باطن سے اگر ذکرِ فکر کے ذریعے اوصافِ ذمیمہ طمع، حرص، حسد، تکبر اور لالچ وغیرہ ناشائستہ افعال دُور نہیں ہوتے، اور تزکیہ نفس، تصفیہ قلب، تجلیہ روح، تجلیہ سر، سرِ پردہ اسرار نہیں کھلتا۔ اور عینِ بعینِ نظر نہیں آتا، تو اس شخص کا باطنِ باطل پر ہے۔ جو شخص باطن میں ذکرِ جہر سے نفسِ پرقاہر ہو، اور جس کا ذکرِ حامل سے روحانیت کا لطیف جتہ کامل ہو جائے، مگر عینِ بعینِ نظر نہ آئے اور ظاہر سے باطن دکھائی نہ دے، ایسے شخص کا باطن بھی باطل پر ہے۔ ایسے شخص کے باطن سے وہم، وسوسہ اور خطرات دُور نہیں ہوتے اور اس کو (عقبنی کی) دولت سے سرفراز نہیں کیا جاتا۔

ارشادِ خداوندی ہے:-

"اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو۔"

سخنی ذکر کرنے والا وہ ہے کہ جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی تمام مخفی اشیاء

نه نماید. اگر از وی طریق تحقیق نباشد، باطن او بر باطل است. از باطن که بزرگتر
مراقبه، مکاشفه در وجود غوطه خورد و غرق معرفت **إِلَّا اللَّهُ** و حضوری مشرف حضرت
محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم مفتخر و سر بلند، عینه عین نگرود. و فقر محمدی صلی الله
علیه و آله و سلم با خلق عظیم، صفت کریم نگرود، باطن او بر باطل است. از باطن
نشود دل غنی غنایت فقر مالک الملکی نگرود. ولایت خلق بر او استقامت شود، باطن او بر
باطل است. موافق علم تفسیر مردم را نکند تاثیر. و طالبان او نشوند و شهنشیر بر نفس امیر باطن او بر
باطل است. باطن که موافق ظاهر نباشد، اهل بدعت، خلاف شرع، موافق شیطان،
مخالف قرآن، باطن او بر باطل است.

یعنی اهل سر و پرست استدر اجماع از هوا انانیت، باطن او بر باطل است.
دشمن علماء را بگیر خود هوادم نزنند، در معرفت کبر یا ظاهری باطن تقلیدی، باطن او بر باطل
است. و از باطن نگرود آشنا، متفق مع یکتا پیوست و خیر ندارد از ارواحهای صفت
بصفت از آن روز است و خود را می گوید مست، باطن او بر باطل است.
بدانکه ذکر بر از به تعلق وارد و غرق نه لغوغا آواز تعلق دارد از وجود فرق.

قوله تعالی :-

وَإِذْ كُنَّا نَبِيًّا إِذْ أَنْبَيْتَ ط

مذاکره که بدین صفت نباشد موصوف، باطن او بر باطل است.
اگر در باطن قوت توفیق از طریق تحقیق مجلس ملاقات با ارواح انبیاء و اولیاء
و تجلیات ذات، معرفت **إِلَّا اللَّهُ** و حضوری حضرت محمد رسول الله صلی الله
علیه و آله و سلم. و از ذکر وجود فانی فی الله، در باطن این نعمت عظمی و سعادت
کبری و بر آمدن از نفس و هوای بودی، روندگان راه همه گمراه شدند.

منکشف ہو جاتی ہیں اور عین بعین دیکھنے لگتا ہے۔ لیکن اگر اس کو طریق تحقیق حاصل نہیں، تو اس کا باطن بھی باطل پر ہے۔ جو شخص باطن میں ذکر، فکر، مراقبہ، مرکاشفہ سے وجود میں غوطہ لگا کر **إِلَّا اللّٰه** کی معرفت میں مستغرق اور حضور می حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عین بعین مفتخر اور سر بلند نہ ہو۔ اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خلق عظیم اور صفت کریم نہ رکھتا ہو، اس کا باطن بھی باطل پر ہے۔ جس کا دل باطن میں عینی نہ ہو۔ اور غنایت فقر سے معمور اور مالک الملکی فقیر نہ ہو، اور صاحب ولایت ہو کر خلق خدا کا راہنما نہ ہو، اس کا باطن بھی باطل پر ہے۔ جس شخص کی گفتگو علم تفسیر کے مطابق لوگوں پر تاثیر نہ کرے اور اس کے طالب و شغف میر نہ ہوں۔ اور نفس پر قادر نہ ہوں، اس کا باطن بھی باطل پر ہے۔ جس کا باطن ظاہر کے موافق نہ ہو، بدعتی ہو، خلاف شرع ہو۔ شیطان کا پیروکار، اور قرآن مجید کے بھی مخالف ہو، اس کا باطن بھی باطل پر ہے۔

جو شخص سرور پرست ہے، استدراجی ہے اور خواہشات نفسانی اور کبر شیطانی میں مبتلا ہے، اس کا باطن بھی باطل پر ہے۔ جو شخص علماء (عظام) کا دشمن، متکبر، ہوا و ہوس کا بندہ ہے۔ ظاہر و باطن میں اہل تقلید میں سے ہے۔ اور معرفت کبریا کا دعویٰ ہے، اس کا باطن بھی باطل پر ہے۔ اور وہ شخص بھی باطن سے آشنا نہیں، جو مع اللہ کیا متفق اور پیوست نہیں ہوتا اور جو اس روز الست کی ارواح کی صفت بصف خبر نہیں دیتا اور خود کو مست کہتا ہے، اس کا باطن بھی باطل پر ہے۔

(اچھی طرح) جان لو کہ ذکر کا تعلق عمرگی سے ہے۔ شور و غل سے تعلق نہیں ہے، بلکہ ذکر کا تعلق غرق اور اپنے وجود سے علیحدگی کا نام ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :-

”اپنے پروردگار کو اس وقت یاد کرو، جبکہ تو بھول جائے۔“

جو ذکر اس صفت سے متصف نہ ہو، اس کا باطن بھی باطل پر ہے۔ اگر باطن میں طریق تحقیق سے قوت توفیق حاصل نہ ہوتی۔ ارواح انبیاء و اولیاء اللہ سے مجلس ملاقات نہ ہوتی۔ (اسم اللہ) ذات کی تجلیات، **إِلَّا اللّٰه** کی معرفت اور حضور می حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتی۔ اور ذکر وجود سے قنانی اللہ نہ ہو سکتے، باطن میں یہ نعمت عظمیٰ اور سعادت کبریٰ نہ ہوتی۔ نفسانی خواہشات سے

اما باطن آنست که وجودش و بندگی فکر ظاهر او باطن می شود و طاهر -

حدیث

كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ ۝

و باطن آنست که متعلق بنای اسلام چیزی را که شریعت رو آورده مبارک است بر واره و چیزی را که شریعت مانع آید بگذار -

اما باطن این است که قدم بر قدم متابعت حضرت محمدی صلی الله علیه و آله و سلم خود را در باطن حضور حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم دست بیعت تلقین، تعلیم کند - این عطای نیز از مرشد کامل صاحب باطن است - آن باطن کدام است که در آن باطن ابتداء و انتهای باطل نگیرد - حق تمام است که حق بیند و حق گوید و حق شنود - و هر اعمال او حق و هر افعال و اقوال او معرفت وصال بر حق تحقیق که وجود تا ابد الابد می گردد و حق - و هر مقامات ذات و صفات را کند طی - باطن هرگز نشود اثبات بخیر از تصور توحید معرفت اسم الله ذات که اسم ذات اصل است و آنچه از اسم الله ذات اصل بیند همه وصل است -

مرشدیکه از مشق اسم الله ذات هفت روزه هفت اندام وجود را پاک نگرداند، از وصل اصل نکشاید و نعم البدل بهر مقام نماید طالب را صاحب گنج یا محتاج نگرداند، آن مرشد چه طور است، گا و عصار - بی خبر از معرفت پروردگار -

ایات

مرشد باطن بود قوت قوی طالبان را می برد حاضر بنی

له الحدیث -

باہر نکلنا نہ ہوتا، تو باطن کی راہ پر چلنے والے سب گمراہ ہو جاتے۔ لیکن باطن (کی تعریف) یہ ہے کہ اس کا وجود ذکر و فکر سے ظاہری اور باطنی طور پر پاکیزہ ہو جائے۔

حدیث

”ہر ایک باطن جو کہ ظاہر کے مخالف ہو، وہ (سراسر) باطل ہے“
اور باطن یہ ہے کہ بنائے اسلام کے متعلق جس چیز کو شریعت روارکھے، وہ مبارک ہے، اس پر عمل پیرا ہو، اور جس چیز سے شریعت منع کرے، اس کو چھوڑ دے۔
البتہ باطن یہ ہے کہ متابعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے قدم بقدم چل کر اپنے آپ کو باطن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کرانے۔ دست بیعت تلقین اور تعلیم کرانے۔ یہ نعمت بھی صاحب باطن کامل مرشد سے عطا ہوتی ہے۔ وہ باطن کونسا ہے؟ جس کی ابتداء و انتہاء میں باطل کی گنجائش نہیں، (بلکہ) وہ باطن حق تمام ہے۔ جس میں (صاحب باطن) حق کا مشاہدہ کرتا ہے، حق کہتا ہے اور حق سنتا ہے۔ اور اس کا ہر ایک عمل حق ہوتا ہے۔ اس کا ہر فعل اور قول حقیقت پر مبنی ہوتا ہے۔ اُسے یقیناً وصال برحق ہوتا ہے۔ اس کا وجود ابداً و تاہم زندہ رہتا ہے۔ وہ ذات و صفات کے ہر مقام کو طے کر لیتا ہے۔ باطن کا اثبات اسم اللہ ذات کے تصور اور توحید و معرفت کے حصول کے بغیر ہرگز نہیں ہوتا، کیونکہ اسم اللہ ذات اصل ہے۔ اور جو کچھ اسم اللہ ذات سے حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے، وہ تمام وصل ہے۔

جو مرشد اسم اللہ ذات کی مشق سے سات روز کے اندر وجود کے ساتوں اعضاء کو پاک نہیں کرتا۔ وصل سے اصل نہیں کھولتا۔ اور ہر ایک مقام کی نعمت ابدی نہیں دکھاتا، طالب کو صاحب گنج لایحتاج نہیں بنا دیتا، وہ مرشد کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ توبلی کا بیل ہے۔ وہ معرفتِ خداوندی سے بے خبر ہے۔

ابیات

مرشد کامل کے باطن میں بہت زیادہ قوت ہوتی ہے۔ وہ طالبوں کو (فورا) بارگاہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر کر دیتا ہے۔

م‌شدی باشد چنین باطن صفا
ابتداء در انتها نختد کرم
فقر و دوس است فیض و فضل حق
فقر اول آخر او شد تم ختم
الف الشد یا فتم تب بهره بس
طالبان را باز دارد از هوا
هر که در فقرش در آید نیست غم
بهره گیر و خاک ز آنجمله خلق
کشته نفس و درد سوزش در تنم
هر که طلبش غیر حق اهل از هوس

○

باطن و ظاهر م‌شدی و طالبی نه آسان کار است - در م‌شدی و طالبی عظیم تر
اسرار پروردگار است - هر آنکس داند که باین معرفت الشد رسیده باشد و
معرفت حق ورزیده باشد و دیده باشد - ولذت روح چشیده باشد - و نفس
و هوار از وجود کشیده باشد - این راه بقال تعلق ندارد و گفت گو - آنچه داری غیر
حق از دل بشو -

الشد بس ماسوی الشد موس

طلب دنیا سر بدعت و گناه است - طلب مولی سر بدایت راستی راه
است - اگر کسی گوید که الدُّنْیَا مَزْرِعَةُ الْآخِرَةِ ط تصرف بشینیه بر وزینیه و تصرف
روزینیه بشینیه این است الدُّنْیَا مَزْرِعَةُ الْآخِرَةِ ط و موزه حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب مدینه -

دنیا جمع کردن کار کفار است ای احمق نابینا!

حَلَالُهَا حِسَابٌ وَ حَرَامُهَا عِقَابٌ ط

یک لکه و هشتاد هزار پیغمبر کم زیاده همه فرموده اند و مخصوص پیغمبر ما صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم می فرمایند -

له احیاء العلوم از امام غزالی ج ۴، ص ۱۴۱ له الحدیث -

مرشد کا باطن اتنا مصفا ہوتا چاہیے کہ وہ طالبوں (اور مریدوں) کو نفسانی خواہشات سے باز رکھ سکے۔

اس کا کرم ابتداء سے ابتدا تک گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ جو کوئی فقر کے مقام میں داخل ہو جاتا ہے، پھر اسکو کوئی غم لاحق نہیں ہوتا ہے۔ فقر حجت ہے اور فیض فضل حق ہے۔ تمام خلقت (فقیر کی) خاک (پا) سے حصہ (فیض) لیتی ہے۔

اس کا فقر اول آخر تکمیل طور پر تمام ہوا۔ اس کا نفس مسرودہ ہو گیا، (مگر) درد دل میں اور سوزش و جلن تمام بدن میں ہے۔

میں نے اللہ کے اللہ کی حقیقت کو پایا ہے میرے لیے بت سے بس اتنا ہی حکمتانی ہے جو کوئی غیر اللہ کا طالب ہے، وہ اہل ہوس میں سے ہے۔

باطن و ظاہر میں پیری و مریدی کوئی آسان کام نہیں ہے۔ پیری اور مریدی میں اللہ رب العزت کے بڑے راز پوشیدہ ہیں۔ انہیں وہ جانتا ہے، جو اس معرفت خداوندی تک پہنچا ہو۔ اور جس نے معرفت حق اختیار کی ہو۔ اور اسے دیکھا ہو۔ اور اس کی روح نے لذت (معرفت) چکھی ہو اور اس کے وجود سے نفسانی خواہشات اور حرص و ہوا نکل گئی ہو۔ یہ راہ قال اور گفت گو سے تعلق نہیں رکھتی۔ غیر حق جو کچھ بھی تو رکھتا ہے۔ اپنے دل سے دھو ڈال۔

اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس

دنیا کی طلب بدعت اور گناہ کی جڑ ہے۔ طلب مولیٰ ہدایت اور راستی راہ کی اصل ہے۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ "دنیا تو آخرت کی کھیتی ہے" دنیا جس میں صبح کی روزی صبح اور شام کی روزی شام کو مل جائے۔ اسی کو دنیا آخرت کی کھیتی گردانتے ہیں۔ یہ طریقہ صاحب مدینہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔

دنیا جمع کرنا کفار کا کام ہے۔ اسے احمق اندھے دنیا میں جو حلال ہے، اس کا حساب لیا جائے گا اور جو حرام ہے، اس کے بدلہ میں عذاب ہوگا۔ ایک لاکھ اسی ہزار کم و بیش تمام پیغمبروں نے (عموماً) اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خصوصاً فرمایا ہے :-

حدیث

تَرَكْتُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ
 حیلہ ہمہ ہلاکت است۔ حیلہ دروغ پیش حق وسیلہ نگرود و رحمت من قرآن
 است کہ در قرآن دنیا را هیچ جا عزت نداده اند۔
 قوله تعالى :-

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ

و دشمن فقیر سے کس باشند۔ آن سے کس کہ دوست دنیا اند: یہی منافق، دہم
 حاسد، سوم کافر۔

حدیث

الدُّنْيَا لِلْسَّالِفِينَ وَالْكَافِرِينَ وَالْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ وَالْمَسَاكِينِ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :-

اللَّهُمَّ أَحْيِيْنِيْ مُسْكِيْنًا وَ أَمِتْنِيْ مُسْكِيْنًا وَ أَحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :-

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِيْ مَظْلُوْمًا وَ لَا تَجْعَلْنِيْ ظَالِمًا

مروا آنت بہر حال کہ باشد از نفس خود انصاف و ہر نفس پرست ہمہ کس
 خدا پرست کم کس۔

الشرس ماسوی الشرموس

صاحب نظر نیست مراتب ازلی متقی تمام احوالات مرتبہ معلوم کند از مرتبہ
 خاص و عوام :-

حدیث

”دنیا سے منہ موڑنا تمام عبادتوں کی جڑ ہے اور دنیا کی محبت تمام گناہوں کی اصل ہے۔“

(دنیا کو اکٹھا کرنے کے لیے) حیلہ جوئی سرسراہٹ سے حیلہ جوئی اور جھوٹ بارگاہ خداوندی میں نہیں چلتا۔ میری حجت قرآن ہے، کیونکہ قرآن پاک میں دنیا کو کسی جگہ عزت نہیں دی گئی۔

ارشاد خداوندی ہے :-

”اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کہہ دو۔ دنیا ایک تھوڑی سی پونجی ہے۔“
فقیر کے دشمن تین آدمی ہوتے ہیں۔ اور یہ تینوں ہی دنیا کو دوست رکھتے ہیں۔
(اور وہ یہ ہیں) ایک منافق، دوسرا حسد اور تیسرا کافر۔

حدیث

”دنیا بادشاہوں اور کافروں کے لیے ہے اور نیک انجام پر پہنچنے والوں اور مسکین لوگوں کے لیے ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

”اے پروردگار! مجھے مسکینوں میں زندہ رکھ اور میری موت بھی مسکینوں میں کر اور اے پروردگار! مجھے قیامت کے دن مسکینوں میں اٹھا۔“
سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔
”اے اللہ! مجھے مظلوم بنا اور ظالم نہ بنا۔“

مرد وہ ہے، جو ہر حال میں اپنے نفس کا خود احتساب کرے نفس کی پرستش سب کرتے ہیں، خدا کی پرستش کوئی کوئی کرتا ہے۔

اللہ ہمارے لیے کافی ہے، باقی سب ہوا و ہوس ہے۔

یہ مراتب صاحب نظر ازلہ امتیعی کے ہیں، جو خاص دعاء اور تمام مراتب احوال کا علم رکھتا ہے۔

قوله تعالی :-

فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ط

بعد از آن طالب الشکر اتمقین ذکر فکر و تعلیم علم فیض که بعلم فیاض فصل
نصیب شد از آن روز ازل -

بیت

هر حدیث و آیتی زان بشنوی مرد عارف آن بود حاضر نبی

بدانکه اول نفس اماره و شیطان و دنیا - دنیا مردم را پیشه تنیک اعمال در لذت
نفس ریاز و ال با طمع بر خود مائل و مبتلا و دیوانه گردانند - چون نفس و شیطان
و دنیا اهل دنیا را بیکتا و یگانه سازند - بعد از آن چنان در معصیت و بلای و
هلاکت اندازند که خود را غرق در گناه معصیت می دانند، لیکن از گناه و معصیت
نفس هوا بیرون آمده نمی تواند مگر که خدا بخشد توفیق مرشد کامل بحق رفیق که
سرون بر کشد ازین مراتب زندق - از هر مرتب بهتر است برگزیده درگاه
که بخشد یگانگت قرب الله، ترک گیرد از دنیا و اعمال دنیا عز و جاه - نفس
نافرمان باین چهار چیز در فرمان نه در آید و سر راست نگرود - از خواندن بسیار
علم و جمع کردن بسیار دنیا و از تدابیر بسیار حکمت - و در قید آوردن
بسیار ملک -

مگر نفس نافرمان بچهار چیز در فرمان در آید -

اول : محبت الله -

ارشاد خداوندی ہے۔

”اس میں اہل تقویٰ کے لیے ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔“
بعد ازاں طالب اللہ کو ذکر فکر کی تلقین اور علم فیض کی تعلیم دیتا ہے، کیونکہ علم سے ہی فیاض کا فضل روز ازل سے نصیب ہوتا ہے۔

بیت

تو ہر آیت اور حدیث ان سے سنتا ہے۔ مرد عارف اس کو سن کر دربار رسالت میں حاضر ہو جاتا ہے۔

(اے طالب صادق!) پہلے جان لے کہ نفس امارہ، شیطان اور دنیا تینوں کا آپس میں کٹھ جوڑ ہے۔ دنیا لوگوں کو نفسانی لذات، بظاہر نیک اعمال، زوال پذیر ریہا اور طرح سے اپنے اوپر مائل اور (اپنی محبت میں) مبتلا اور دیوانہ بنا دیتی ہے جب نفس و شیطان و دنیا اہل دنیا کو بیکتا اور بیکانہ بنا لیتے ہیں، تو وہ اُسے بعد ازاں اس طرح گناہ، بلا اور ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو گناہ اور معصیت میں غرق جانتے ہیں، لیکن وہ گناہ اور معصیت اور خواہشات نفسانی سے باہر نہیں نکل سکتے، مگر جسے رب العزت عزوجل توفیق عطا فرمائے اور مرشد کامل کی رفاقت نصیب ہو، جو اسے ان زندگی مرتب سے باہر نکالے۔ ہر مرتبہ سے بہتر مرتبہ درگاہ خداوندی ہے، جو لگانگت اور قرب الہی بخشتی ہے جس سے (انسان) دنیا اور (بہر) اعمال دنیا اور عز و جاہ کو ترک کر دیتا ہے۔ نافرمان نفس ان چار چیزوں سے فرمانبردار اور درست نہیں ہوتا۔

۱۔ زیادہ علم پڑھنے سے۔

۲۔ زیادہ دنیا جمع کرنے سے۔

۳۔ بہت حکمت مستعمل کرنے سے۔

۴۔ اور زیادہ ملک اپنے قبضہ میں لانے سے۔

مگر نافرمان نفس ان چار چیزوں سے فرمانبردار ہوتا ہے۔

اول: اللہ کی محبت سے۔

دوم، خاص طلب اللہ -

سیوم، غرق فنا فی اللہ -

چهارم، ہر کاری و عبادت و ریاضت، تقویٰ کند حسبہ اللہ -

نخ این سر چهار را تصور تصرف اسم اللہ ذات، معرفت و توحید است -

معلوم شد کہ در وجود آدمی سر چیز است -

نفس نجس مردود در طلب مردود - ہر کہ طالب نفس مردود خاتمہ باشد

عاقبت مردود -

وزندہ قلب مقصود صاحب زندہ قلب برسد بمرتبہ مقصود -

و روح محمود است کہ طالب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمود است - طالب محمود خاتمہ بالخیر عاقبت محمود -

ترا از کہ ام چیز پسند است امی ہوشمند! و تمامی دنیا ترک تصور کردن فی

سبیل اللہ و تارک فارغ شدن بیچ مشکل نیست، آسان کار است و بعد از

دنیا ترک باز در دنیا شود و غرق - بیرون بر آمدن و تارک شدن خیلی دشوار

است - مرد را ہر دو کار نہ آسان - کار کسی را کہ بزخدا می تعالی اعتبار است آسان

تر کہ در نظر او برابر است خاک و زر - اینست مراتب نقیصہ حاکم

اولی الامر -

بدانکہ از رجعت نفس و معصیت شیطان و حوادث خلق با خبر باش،

عالم را از آفات و رجعت طمع است و فقیر را آفات رجعت رجوعات خلق

است - مرید شدن بادشاہ و امراء و نفس در آید با انا و ہوا باز دارد از معرفت

قرب خدا و اہل دنیا را آفات رجعت بخل است -

دوم: خالص طلب اللہ سے۔

سوم: غرقِ فنا فی اللہ سے۔

چہارم: سہرہ کام جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرے۔ مثلاً عبادت، ریاضت اور تقویٰ۔

ان چاروں چیزوں کا مغز تصور و تصرف اسم اللہ ذات اور معرفت الہیہ اور توحید باری تعالیٰ ہے۔

(۱) (پس) معلوم ہوا کہ آدمی کے وجود میں تین چیزیں ہیں (اور وہ حسب ذیل ہیں)۔
(۱) نفس نجس مردود، جو (دنیا) مردود کی طلب میں رہتا ہے۔ جو کوئی نفس مردود کا طالب ہے، اس کا خاتمہ شریہ ہوتا ہے اور اسکی عاقبت مردود ہو جاتی ہے۔

(۲) قلب مقصود، صاحب زندہ قلب، جو مرتبہ مقصود کو پہنچتا ہے۔

(۳) روح محمود ہے، جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمود کی طالب ہے۔ طالب محمود کا خاتمہ بالخیر اور اس کی عاقبت محمود ہوتی ہے۔

اے ہوشمند! تجھے (ان میں سے) کونسی چیز پسند ہے؟ تمام دنیا کو چھوڑنا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں فی سبیل اللہ خرچ کرنا اور تارکِ فانی ہونا کچھ مشکل نہیں ہے، (بالکل) آسان کام ہے۔ لیکن اگر (انسان) دنیا ترک کرنے کے بعد دوبارہ دنیا میں مستغرق ہو جاتا ہے، تو پھر اس سے باہر نکلنا اور تارک ہونا بہت دشوار ہے۔ انسان کے لیے یہ مردود کام آسان نہیں ہیں، لیکن جسے خدای تعالیٰ پر اعتبار ہے، اس کے لیے یہ دونوں کام آسان تر ہیں۔ کیونکہ اس کی نظر میں سونا اور مٹی برابر ہوتے ہیں۔ یہ مراتب فقیر حاکم اولی الامر کے ہیں۔

(اے طالب حقیقی!) جان لے کہ تجھے نفس کی رجعت، شیطان کی نافرمانی اور حوادثِ خلق سے باخبر رہنا چاہیے۔ عالم کی آفات اور رجعت طمع میں ہے۔ اور فقیر کے لیے مصائب اور رجعت رجوعاتِ خلق ہے۔ بادشاہ اور امراء کے سر ہر ہونے سے نفس میں اتانیت آجاتی ہے اور حرص و ہوا معرفت اور قرب خداوندی سے باز رکھتی ہے۔ اہل دنیا کی آفات اور رجعت بخل میں ہے۔

شرح توجیه مرشد

یا طالب بدانکه توجیه سه قسم است :-

توجیه ذکر فکر، توجیه مذکور، توجیه حضور.

توجیه ذکر فکر مثل عوام، چنانچه پیری، مؤکلمان فرشتگان پیغام.

و توجیه مذکور با مذکور که از شهرگ نزدیک تر الهام این هم حجاب است تمام.

و توجیه حضور مثل صورت نور با جواب صواب در یکدم هزاران هزار آود برود.

بجواب صواب توجیه نور از حضور پس بغیر از توجیه مرشد کامل. اگر طالب تمام عمر

بر ریاضت مثل موی باریک و از بسیاری عبادت مثل کوزه پشت گردو، از سنج

و محنت هیچ سود ندارد و از ریاضت هزاران هزار بهتر است توجیه مرشد کامل

یکبار.

حصول توجیه حضور

توجیه حضور از کدام چیز حاصل شود؟ از آنکه توجیه بقصور اسم اللطافات.

پس آن توجیه که از ذات است توفیق تصرف از توجیه معرفت ذات است.

که اصل او بر وصل است و وصل او بر اصل است کسی را که وصل اصلی یکی گردد،

آن بذات یکتا شود مثل چنانچه عارف خداوند خداوند از خدا جدا. پس این را

حضور الحق گویند یعنی در حقیقت تحقیق و در معرفت صاحب توفیق و در

ذکر قلب او قلزم در یابی عمیق. این تصرف را چه دانند اهل مرده دل زندیق.

یعنی در قید نفس بزوال بی خبر از باطن الهی معرفت وصال. توجیه آنرا

مرشد کی توجہ کی تشریح

اسے طالب (صادق) جان لے کہ توجہ تین طرح کی ہے۔

پہلی قسم: توجہ ذکر و فکر۔

دوسری قسم: توجہ مذکور۔

تیسری قسم: توجہ حضور۔

ذکر و فکر کی توجہ عوام کے لیے ہے، جیسے دیوپری، موکل اور ملائکہ کو پیغام کے

طور پر دی جاتی ہے۔

توجہ مذکور یا مذکور جو شرک سے بھی زیادہ اور الہام سے بھی زیادہ قریب ہے۔

یہ تمام کا تمام حجاب ہے۔ اور توجہ حضور صورت نور کی مانند ہے۔ اس میں جواب باصواب

ملتا ہے۔ ایک دم میں ہزاروں ہزار جوابات صواب کا آنا جانا رہتا ہے۔ پس یہ توجہ

نور حضور کامل مرشد کے بغیر میر نہیں ہوتی، خواہ طالب تمام عمر محنت و ریاضت کرتے

ہوئے بال کی مانند باریک ہو جائے یا کثرت عبادت کی وجہ سے اس کی پیٹھ کبریٰ

ہو جائے۔ اس کی اس رنج و محنت سے اس کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ ہزاروں سال کی

ریاضت سے کامل مرشد کی ایک بار کی توجہ بہتر ہے۔

توجہ حضور کا وصال

توجہ حضور کس چیز سے حاصل ہوتی ہے؟ یہ اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل

ہوتی ہے۔ پس وہ توجہ جو توجہ ذاتی ہے، اسے توفیق تقرب ذاتی توحید معرفت سے

حاصل ہے، کیونکہ اس کی بنیاد وصل پر ہے اور اس کا وصل اصل پر ہے جس کسی کا

وصل اور اصل ایک ہو جائے، وہ ذات سے یکجا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ

عارف خدا نہیں ہوتا، مگر وہ خدا سے جدا بھی نہیں ہوتا۔ پس اسے حضور الحق کے

نام سے پکارا جاتا ہے۔ یعنی حقیقت میں صاحب تحقیق اور معرفت میں صاحب توفیق

ہوتا ہے۔ اور ذکر میں اس کا دل گہرے پانی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوتا ہے۔ اس

تقرب کو مردہ دل زندیق (بے دین) کیا جائیں۔ یعنی وہ جو زوال پذیر نفس کی قید میں

گویند که هر دو جهان کل مخلوقات پشوده هزار عالم را در توجیه باطنی طی کند طالبان
را از توجیه بکشاید و می نماید. این را توجیه گویند موجبات در قید او شش
جهات اهل ذات است. توجیه را دانسته اصل توجیه از نفس ترک است فرحت
روح، بقنا فی الشرف است. مطالعه روح محفوظ یک سطر از حرف دل ورق
است، از مردم عوام فرق است. این توجیه را فیض بخش عوام گویند. آخر کامل

مکمل اکمل مجموعه التوحید حسیت به

بدانکه بختگی مرشد کامل هفت چیز است که آنرا هفت گنج گویند و
هفت اندام آدمی را کلید است.

اول توجیه -

دوم توحید -

سیوم تصرف -

چهارم تصور -

پنجم تفکر -

ششم تجلی -

هفتم تسلی -

هم نهم است که اگر شخصی بمشرق است و صاحب توجیه باین صفت
موصوف بمغرب بتوجه جان آنرا بامر اللہ تعالیٰ مثل عزرائیل جان بی جان
قبض. و بر آنکس مرده گردد. و اگر صاحب توجیه شخصی نا دیده و ناشنیده
را از تمام عالم که نصیب او پیش صاحب توجیه باشد، آنرا در باید و بالتوجه
نصیب با و نصیب کند و طالب ولی حبیب اللہ شود. این طریقه از توجیه
کامل است.

پھنسنے ہوئے ہیں اور جن کا باطن معرفت وصال الہی سے بے خبر ہے۔
توجہ اس بات کا نام ہے کہ دونوں جہان کی تمام اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق باطنی توجہ
میں طالب پر منکشف کرے۔ اسے توجہ موہبات بھی کہتے ہیں۔ ایسے آدمی کی قید میں چھ
اطراف ہوتی ہیں، کیونکہ یہ اہل ذات ہوتا ہے۔

والستہ توجہ کی اصل نفس کو ترک کرنا اور روح کی فرحت سے اور فنا فی اللہ میں
مستغرق ہونا ہے۔ لوح محفوظ کا مطالعہ دل کے اوراق کی ایک سطر کا ایک حرف ہے،
لیکن (یہ بات) عوام الناس (کے علم) سے باہر ہے، اس توجہ کو فیض بخش عوام کہتے ہیں۔
کامل مکمل اکمل جامع التوحید کا انجام کیا ہے۔

(اسے طالب حقیقی) جان لے کہ مرشد کامل کی پختگی سات چیزوں سے ہوتی ہے۔
جن کو ہفت گنج یعنی سات خزانے کہتے ہیں۔ اور جو ہفت اندام آدمی کے لیے کلید
کی مانند ہے۔ (وہ سات خزانے یہ ہیں) :-

- پہلا خزانہ : توجہ
- دوسرا خزانہ : توحید
- تیسرا خزانہ : تصرف
- چوتھا خزانہ : تصور
- پانچواں خزانہ : تفکر
- چھٹا خزانہ : تجلی
- ساتواں خزانہ : تسلی

اس کی حتمی صفت یہ ہے کہ جو صاحب توجہ ان صفات سے متصف ہو جاتا
ہے۔ اگر وہ شخص مشرق میں ہے اور دوسرا شخص مغرب میں ہے، تو وہ بحکم الہی اپنی
توجہ سے عزرائیل علیہ السلام کی طرح اس کی جان قبض کر سکتا ہے جس سے وہ شخص مر جاتا
ہے۔ اگر اس قسم کے صاحب توجہ کے پاس کسی کا نصیبہ موجود ہو تو خواہ اس نے صاحب
نصیبہ کو تمام دنیا میں دیکھا بھی نہ ہو اور نہ اس کے متعلق سنا ہو، وہ توجہ ہی سے اس کا
نصیبہ اس کو عطا کر دیتا ہے۔ جس سے وہ طالب ولی اللہ اور حبیب خدا ہو جاتا ہے۔ یہ
طریقہ کامل توجہ پر منحصر ہے۔

عجب دارم از آن احمق قوم که تابع نفس و میگوید خود را صاحب توجبه این
هم کار مجهول نارسیده نامعقول است. توجبه را مراتب عظیم است و در توجبه سراسر
رب کریم است. راه توجبه اولیاء و انبیاء از قدیم است. توجبه مهر با مهر رفته با مهر
آئینه با آئینه هر آئینه معانته معما با معما.

التسلی ماسوی الشدهوس

توجبه از درون دل که آنرا نور رب حضور می گویند. توجبه را خطرات خراب
کند چنانچه گل باغ را خزان -

بیت

از تهور لاله طوفان خزان سر میکشد باغبان رخته دیوار را گل می زنند

پس معلوم شد خاص توجبه که از تصور اسم الشذات است، مطلق لازوال از

خطرات است.

مصنف قدس سره میگوید که بجز از قاعده توجبه طالب بحق متوجه نشود و مرشد کامل خواهد
که طالب الشذات بهر مقام توجبه بتوجبه طی کناند. اول صورت طالب بتوجبه در تصور تصرف
خود در آورد. در نفی لا اله فنانکند چون در نفی لا اله صورت نفس از طالب در نفی فنانکند بعد
از آن در تصور صورت طالب بتصرف آورده باثبات الا الله برده قلب و روح زنده
گرداند که پرده حواس خمس باطنی بکشاید و اوصاف ذمیمه بر خیزد و از طالب هیچ چیز
پوشیده نماند و دوام در معرفت الشذات ماند. بعد از آن صورت طالب بتوجبه در
تصرف آورد در مجلس محمدی صلی الله علیه و آله و سلم می برد از حضور مشرف گرداند
و منصب بدهاند. طالب لایحتاج گردد و به هیچ کس محتاج نماند. اما اصل

میں ان احمق لوگوں پر متعجب ہوں جو نفس کی پیروی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم صاحب توجہ ہیں۔ ایسے کام مجھول، نارسیدہ اور نامعقول لوگوں کے ہوتے ہیں۔ توجہ کے مراتب عظیم ہیں۔ اور توجہ میں رب کریم کے سراسر ہیں۔ توجہ کی راہ زمانہ تدریم سے اولیائے کرام اور انبیائے عظام کو حاصل ہے۔ توجہ مہربا مہر، توجہ قہر با قہر، توجہ آئینہ با آئینہ، توجہ معائنہ با معائنہ اور توجہ معما با معما ہوتی ہے۔

الشری کافی ہے، باقی رب ہو اور ہوس ہے۔

توجہ دل کے اندر سے ہوتی ہے جسے نور رب حضور کہتے ہیں۔ توجہ کو خطرات اس طرح برباد کر دیتے ہیں، جس طرح باغ کے پھولوں کو باد خزاں برباد کر دیتی ہے۔

بیٹ

سرخ رنگ کے پھولوں کے تنور سے موسم خزاں کا طوفان سر اٹھاتا ہے (اور) باغبان دیوار کے رخنوں کو مٹی لگا کر بھر دیتا ہے۔
پس معلوم ہوا کہ خاص توجہ جو اسم الشذات کے تصور سے ہے، وہ خطرات سے بالکل لازوال ہے۔

مصنف (حضرت سلطان باہو) فرماتے ہیں طالب توجہ کے قاعدہ کے بغیر حق کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ جب مشرک کامل چاہتا ہے کہ طالب اللہ کو سر مقام پر توجہ کے ساتھ پہنچائے، تو پہلے طالب کی صورت کو توجہ کے ساتھ اپنے تصور تصرف میں لاتا ہے اور لا الہ الا اللہ کی نفی میں اپنے آپ کو فنا کرتا ہے۔ جب لا الہ الا اللہ کی نفی میں طالب سے نفس کی صورت فنا ہو جاتی ہے، تو پھر طالب کی صورت کو تصور تصرف میں لا کر الا اللہ کے اثبات میں لے جا کر اس کے قلب و روح کو زندہ کرتا ہے، جس سے باطنی حواس خمسہ کا پردہ کھل جاتا ہے اور اوصاف ذمیمہ زائل ہو جاتے ہیں، اور طالب سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی۔ اور اسے دائمی طور پر معرفت خداوندی حاصل ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں طالب کی صورت کو بذریعہ توجہ اپنے تصرف میں لا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں لے جا کر حضوری سے مشرف کرتا ہے۔ اور منصب دلوانا ہے جس سے طالب محتاج نہیں رہتا اور وہ کسی شخص کا حاجت مند نہیں

توجه آنست که در یکدم و بر یک قدم بکشد مقام ذکر و در هر یک مقام هزاران هزار
 بیشتر، چنانچه قطرات مطرات می بارود مقام اینست که هر یک طی کنند و سلامتی از بهر
 بیایات نفسانی و شیطانی بگذرانند۔

قوله تعالى: وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ط

برساند مقام این است۔ توجه معنی دارو، وجه و وجه روی است و در میان
 پرده ت از پرده بردارند۔ هر کاری را رو برو آورند۔ وجه با وجه۔ رو بارو و مشاهده با
 مشاهده۔ چون فقیر غرق بتوجه مع الله شود، حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
 متوجه بان یا و کتبه فقیر الله بشود پس معلوم شد ازین آیه کریمه۔

قوله تعالى :-

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ
 يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ
 الدُّنْيَا وَلَا تَطْعُ مَنْ اغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ
 امْرًا قَرْطًا ط

بدانکه توجه سه قسم است؛ توجه مختص یعنی توجه دنیا از برای دنیا۔ توجه مؤث
 از برای عقبی۔ توجه مذکور مرد طالب مولی از برای مولی اعلی و اولی۔

حدیث

طَالِبُ الدُّنْيَا مَخْتَتٌ وَطَالِبُ الْعُقْبَى مُؤْنَتٌ وَطَالِبُ الْمَوْلَى
 مَذْكُوتٌ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا فَلَهُ الدُّنْيَا وَمَنْ طَلَبَ الْعُقْبَى فَلَهُ الْعُقْبَى وَمَنْ
 طَلَبَ الْمَوْلَى فَلَهُ الْكَلِّ ط

له سورة ال عمران، ۳: ۹۷ طه سورة الكهف، ۱۸: ۲۸ طه الحديث

رہتا۔ لیکن توجہ کی اصل یہ ہے کہ ایک دم میں اور ایک ہی قدم پر سو مقام ذکر اور ہر ایک مقام میں ہزار ہا بیشتر مقامات بارش کے قطرات کی طرح برستے لگتے ہیں۔ اس کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ ان سب مقامات کو طے کرتا ہے اور ہر قسم کی نفسانی و شیطانی آفات و بلیات سے سلامتی کے ساتھ پار کر دیتا ہے۔ پھر وہ اس مقام پر پہنچا دیتا ہے جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے :-

”جو اس (حرم شریف) میں داخل ہوا، وہ امن میں آگیا“

توجہ کے معنی ہیں۔ یعنی وجہ اور وجہ چہرے کو کہتے ہیں۔ اور ت درمیان میں پردہ ہے۔ اور جب ت درمیان سے نکال دیں، تو ہر کام کو اپنے رو برو لے آتے ہیں۔ وجہ با وجہ، مشاہدہ با مشاہدہ، روبرو۔ جب فقیر توجہ مع اللہ میں مستغرق ہوتا ہے، تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف توجہ فرماتے ہیں جس سے وہ مندرجہ ذیل آیہ کریمہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کا فقیر بن جاتا ہے :-

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ”اور اپنے آپ کو ان کے ساتھ رو کے رکھو، جو لوگ صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اوپر نہ پڑیں۔ کیا تم دنیوی زندگی کی زینت چاہو گے؟ اور اس کا کمانہ مانو، جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا۔ اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا۔ اس کا کام حد سے گذر گیا“

(اے طالب صادق!) جان لے کہ توجہ تین قسم کی ہے :-

پہلی قسم: توجہ منحنث یعنی توجہ دنیا۔ جو دنیا کے لیے توجہ کی جاتی ہے۔

دوسری قسم: توجہ مؤثت جو آخرت کے لیے کی جائے۔

تیسری قسم: توجہ مندرجہ جو مرد طالب مولی اللہ تعالیٰ کے لیے کرتا ہے۔ اور یہی توجہ سب سے

اعلیٰ اور بہتر ہے۔

حدیث

”طالب دنیا منحنث ہے اور طالب عقبی مؤثت اور طالب مولیٰ مذکور ہے،

جس نے دنیا طلب کی، پس اسکے لیے دنیا ہے۔ اور جس نے عقبی طلب کی، پس

اس کے لیے عقبی ہے اور جس نے مولیٰ کی طلب کی، اسکے لیے سب کچھ ہے۔“

بدانکه عارف باللہ صاحب کل لذت ہم ذات کل است۔
 بدانکه چهار لذت جز است کہ از لذت کل باز دارند۔
 اول لذت خوردن طعام بہر انواع لقمہ چرب و شیرین لذت۔
 دوم بجماعت زن ذوق آب منی کہ آن محض می منی است۔
 سوم چکومت بادشاہانہ کہ از سرتا قدم بہ لذت دنیا یگانہ۔
 چهارم لذت علم مطالعہ دوام۔

این ہرچہ لذت برابر است۔ تمام عمر تصرف در مطالعہ سفید سیاہ بہیہات افسوس!
 ہزار حیف کہ محرم نشدی بمعرفت، مشاہدہ نور حضور، تجلیات ذات قرب الہی عالم
 نادان! وقت سرون از برای معرفت اللہ ہزار غم می خوری و دم سردی کشتی بہ آہ آہ آہ۔
 طلب مرشد کامل کن۔ رفیق ہمراہ کہ ترا نگہدار و از معصیت شیطان گناہ۔ در وجودی کہ
 لذت معرفت اللہ در آید۔ ہرچہ لذت از وجود می بر آید۔ بعد از ان معلوم شود کہ لذت
 خدا همچون لذت است از تو کہ راحت بخشد بروح عزیز و مرودہ گردد نفس بی تمیز۔
 الْعِلْمُ حِجَابُ اللَّهِ الْكَبِيرِ وَاقِعٌ اسْتِ یعنی خلاف علم ہمہ حجاب است و اخلاص
 علم ہمہ صورت است۔ پس حضرت علم می فرماید کہ نفس امارہ را بکش و شیطان را دشمن دار۔
 مصاحب شیطان مشو۔ و پیارا ترک وہ۔

حدیث

تَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ۞

و طلب اللہ بکن کہ این عطا فیض فضل اللہ، قرب معرفت حقیقی حاصلیت از
 مرشد و اصلیت است۔ بسیار علم خواندن فرض نیست و از گناہان بیرون بر آمدن و

۞ کتاب التشریح ۞ ابن ماجہ و عین العلم از حضرت ملا علی قاری ۞

جان لے کہ عارف باللہ صاحب کُل کو لذت بھی ذات کُل سے ہے۔
 (اے طالب حقیقی!) جان لے کہ چار لذتیں جز بہیں جو لذات کُل سے باز رکھتی ہیں۔
 پہلی لذت، قسم قسم کے لذیذ چرب اور شیریں کھانوں کی لذت۔
 دوسری لذت، عورت سے جماع کرنے کی لذت۔
 تیسری لذت، حکومت شاہانہ کی لذت جو سرِ پاصرف لذت دنیا ہی دنیا ہے۔
 چوتھی لذت، دائمی مطالعہ علم کی لذت۔

یہ چاروں لذتیں برابر ہیں۔ تمام عمر نیک و بد کی تمیز کے مطالعہ میں صرف کر دی لیکن
 افسوس ہزار بار افسوس کہ تو معرفت، مشاہدہ نور حضور، تجلیات ذات اور تشریح
 خداوندی سے واقف نہ ہوا۔

اے نادان عالم! مرتے وقت معرفت خداوندی کے لیے ہزار غم کھاؤ گے،
 اور ٹھنڈی آہیں بھرو گے۔ آہ آہ کرو گے اور کفت افسوس ملو گے۔ (اس سے بہتر یہ ہے)
 کہ کسی مرشد کامل کی تلاش کرو اور راستے کا ساتھی بناؤ جو معصیت شیطانی اور گناہ سے
 تمہاری نگہداشت کرے۔ جس وجود میں معرفت الہی کی لذت آجاتی ہے، اس سے
 چاروں لذات نکل جاتی ہیں۔ بعد ازاں معلوم ہوتا ہے کہ معرفت خداوندی کی لذت
 ایسی لذت ہے، جس سے تیری روح عزیز کو راحت نصیب ہوتی ہے۔ اور بے تمیز
 نفس (اپنی خواہشات لذات) سے سڑوہ ہو جاتا ہے۔ اسی لیے (ظاہری) علم کو معرفت
 الہی کے لیے حجاب اکبر کہا گیا ہے۔ یعنی خلاف علم تمام حجاب ہے۔ اور احلاص علم
 سب صورت ہے۔ پس حضرت علم کا فرمان ہے کہ نفس امارہ کو قتل کرو۔ اور شیطان کو
 دشمن تصور کرو۔ شیطان کے مصاحب نہ بنو۔ اور دنیا کو ترک کرو۔

حدیث

”دنیا کو ترک کرنا تمام عبادات کی اصل ہے اور دنیا کی محبت تمام
 خطاؤں کی جڑ ہے۔“

اللہ تعالیٰ کی طلب کر۔ کیونکہ یہ عطا فیض، فضل اللہ، قرب معرفت حقیقی، مرشد
 واصل حق سے حاصل ہوتی ہے۔ بہت علم پڑھنا فرض نہیں ہے۔ گناہوں سے

تقوی کردن و از خدای تعالی ترسیدن و طلب مرشد کردن که آن رساننده راستی راه است، گمراه فرض عین است -

الْعَاقِلُ يَكْفِيهِ الْإِشَارَةُ ط

بدانکه بوجود آدمی چهل و یک گنج است، و بیست و یک گنج ظاهر و بیست و یک گنج باطن. اگر ازین گنجها دریا بدر گنج باجمیعت، لایحتاج گردد. کامل الانسان است والآنه بی جمیعت حیران پریشان است. کامل انسان انبیاء و اولیاء است. دیگری را انسان نتوان گفت که بنفس هوا است :-
قوله تعالی :-

أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ط

از دو گنج باطن همه گنجها بکشایند. دو گنج ظاهر این است. یکی صحت جان. دوم غالب شدن بر تمام عالم جهان که آن محض توفیق الهی است.

بیت

چرانال کسی از تنگ دستی که گنج به قیاس است تندرستی
و از گنج توفیق می کشاید ظاهر گنج علم و گنج عمل، گنج حلم و گنج حکمت و گنج عقل و گنج توکل
و گنج صبر و گنج شکر و گنج جمیعت. چون گنج جامع جمیعت مانند ازین بدست آید،
گنج دنیا و اهل دنیا غلام و فرمانبردار در حکم. بگرم شد غنی گردد و به از اقلیم بادشاه.
و دو گنج باطن اینست که هر یک گنج باطن ازین دو گنج باطن بکشاید.

کنارہ کشی کرنا، تقویٰ اختیار کرنا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور مرشد کا طلب کرنا، کیونکہ وہ راہِ راست پر لانیوالا اور گمراہی سے بچانے کا وسیلہ ہے، فرض عین ہے۔ عقلمند کے لیے اشارہ ہی کافی ہے۔

دائے طالب حقیقی! جان لے کہ انسان کے وجود میں اکتالیس خزانے ہیں۔ جن میں بیس ظاہری اور بیس باطنی ہیں۔ اگر ان خزانوں میں سے جمعیت کا خزانہ پائے، تو انسان کسی کا محتاج نہیں رہتا۔ (اگر ایسا کرے) تو کامل انسان ہے، ورنہ بے جمعیت (انسان) چیران پریشان ہے۔ کامل انسان انبیاء، عظامم اور اولیاء کرامم ہیں۔ دوسروں کو انسان نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ وہ نفسانی خواہشات اور حرص و ہوا کے بندے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے :-

”وہ ایسے نہیں جیسے چوپائے، بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ۔“

دو باطنی خزانوں سے تمام خزانوں کا انکشاف ہو جاتا ہے۔ دو ظاہری خزانے

یہ ہیں :-

ایک صحت جان یعنی تندرستی (جو ہزار نعمت ہے) دوسرے تمام جہان پر غالب آنا، جو محض توفیق الہی ہے۔

بیت

کوئی آدمی تنگدستی سے کیوں روتا دھوتا ہے۔ اس لیے کہ تندرستی بذاتِ خود بے مثل خزانہ ہے۔

اور گنج توفیق سے (حسب ذیل) ظاہری خزانے منکشف ہوتے ہیں۔ پہلا خزانہ علم ہے۔ دوسرا خزانہ عمل ہے، تیسرا خزانہ حلم ہے۔ چوتھا خزانہ حکمت ہے پانچواں خزانہ عقل ہے۔ چھٹا خزانہ توکل ہے۔ ساتواں خزانہ صبر ہے۔ آٹھواں خزانہ شکر ہے۔ نواں خزانہ جمعیت ہے۔ جب ان سب خزانوں کی جامع جمعیت کا خزانہ ہاتھ میں آتا ہے، تو اہل دنیا اور دنیا کے خزانے غلام اور فرمانبردار ہو جاتے ہیں، اور ابقیر کے حکم میں آجاتے ہیں۔ اور وہ اللہ کے فضل و کرم سے غنی ہو جاتا ہے اور وہ ساتوں ولایتوں کے بادشاہ سے بہتر ہو جاتا ہے۔ وہ دو باطنی خزانے جن سے ہر ایک باطنی

اول گنج حضرات ملاقات دست مصافحه کردن با هر یک انبیاء اولیاء آن دعوت قبور است. دوم گنج تصور اسم الشذذات که محض استغراق معرفت توحید نور است که مطلق مشاهده ربوبیت حضور است. و دیگر هر یک باطنی گنج الهام مقام ذکر مذکور ذات صفات متبرکات مجلس محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سرور کائنات مانند ازین سعادت عظمی و مراتب اولیاء می کشاید.

مرشد یک روز اول چهل یک گنج طالب الله را نصیب کند. مرشد کامل خزانچی، ولی الله است، اهل هدایت الشرائع المسلمین، خلق را در بنی لایق ارشاد. مرشد یک بدین صفت موصوف نباشد، راهزن طالبان، مرشد خام. پس کلید است هر که بتوحید کلید نرسد، از اهل تقلید است، بی خبر از توحید، مشاهده با مشاهده، نور با نور، حضور با حضور.

ابیات

بدریای محبت را چه آرائی خطاب
 چون جباب از خود تهی شد گشت آب
 هر یکی از قطره یا بدین بدریا یافتم
 چون عین دریا یافتم خود کم بدریا ساختم

○

شرح مقامات

مقام علم و مقام بخش و مقام عطا و مقام معرفت و مقام فضل و مقام قرب و مقام ذکر و مقام فکر و مقام فیض و مقام قبض و مقام بسط و مقام قوت و مقام توفیق و مقام شوق

خزانہ کہلتا ہے، یہ ہیں۔

اول گنجِ حاضرآت، جس سے ہر ایک نبی اور ولی اللہ سے مصافحہ اور ملاقات ہوتی ہے۔ یہ دعوتِ قبور ہے۔ دوسرا خزانہ اسم اللہ ذات کا تصور ہے، جو محض معرفتِ توحید نور کا استغراق ہے، جو مطلق مشاہدہ ربوبیتِ حضور ہے۔ اور دوسرا ہر ایک باطنی خزانہ الہام، مقام، ذکر مذکور ذات صفات، متبرکات مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات حاصل ہو جاتے ہیں۔ اور اسی طرح سعادتِ عظمیٰ اور مراتبِ اولیاءِ منکشف کرانا ہے۔

جو مرشد پہلے ہی روز اکتالیس خزانے طالب کو نصیب کر دیتا ہے، وہ مرشدِ کامل ہے۔ مرشدِ کامل اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا خزانچی ہوتا ہے۔ وہ ولی اللہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راہ کی ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ وہ خلقت کا راہنما اور لایق ارشاد ہوتا ہے۔ جو مرشد ان صفات سے متصف نہیں، وہ طالبوں کا راہزن اور خام ہے۔ پس (فقیر سی ان تمام امور کی) کلید ہے جو شخص (اس) کلیدِ توحید کو نہیں پاتا، وہ اہل تقلید میں سے ہے۔ اور توحید، مشاہدہ یا مشاہدہ، نور یا نور اور حضور یا حضور سے بے خبر ہے۔

ابیات

تو محبت کے دریا کو خطاب (خوش کلامی) سے کیسے سناؤں سکتا ہے۔ وہ تو مثلِ بلبہ ہے، کہ جب بلبہ اپنے آپ سے خالی ہو گیا، تو پانی ہو گیا۔
ہر ایک آدمی ایک قطرہ پاتا ہے، (لیکن) میں نے دریا پالیا ہے جب میں نے خاص دریا پالیا، تو خود کو دریا میں گم کر دیا۔

شرح مقامات

مقامِ علم، مقامِ بخش، مقامِ عطا، مقامِ معرفت، مقامِ فضل، مقامِ قرب، مقامِ ذکر، مقامِ فکر، مقامِ فیض، مقامِ قبض، مقامِ لبط، مقامِ قوت، مقامِ توفیق، مقامِ شوق، مقام

و مقام ذوق و مقام ترک و مقام توکل و مقام مجاهده و مقام مشاهده و مقام غرق و مقام
 حضور و مقام توحید و مقام الهام و مقام دلیل و مقام وهم و مقام اولیام و مقام خیال و
 مقام وصال و مقام سکر و مقام محو و مقام حال و مقام مستقبل و مقام خلق و مقام سکوت
 و مقام ناسوت و مقام ملکوت و مقام جبروت و مقام لاهوت و مقام حیرت و مقام
 عبرت و مقام سودا و مقام سویدا و مقام هویدا و مقام قلب و مقام وجد و مقام نور
 و مقام صدق و مقام جوهر الانفاس و مقام کنز راه بنای اسلام و مقام طاعت و
 مقام ولایت و مقام عنایت و مقام غنایت و مقام مراقبه و مقام محاسبه و مقام
 مکاشفه و مقام کرامت و مقام بالشد و مقام بقا بالشد و مقام فنا فی محمد صلی الله علیه و اله
 و سلم و مقام تجلی روح و مقام تمثیل و مقام خفی و مقام طلب و مقام محبت و مقام
 مد نظر الله منظور که نظر بر قلب است نه بر وجود ایشان که اهل قلب است - حیفته
 طلب است نجس نجاست بعقل شیطانی منصوبه اهل خراست -

مقام استقامت مقام تجرید و مقام تفرید و مقام مفتاح و مقام رجا و مقام خوف
 و مقام تصور و مقام تصرف و مقام مجموعه -

جمله جمبندی و فاتر حق فانی الله مطلق -

إِذَا تَرَ الْفَقْرَ فَهُوَ اللَّهُ ط

هر که این هر یک مقام را طلب تحقیق طی کرده هنوز خام است. مرشد او نام از
 برای آنکه یک یک تصور بی توجه بکجا چرا نگر و اند؟ از آن خام را مرشد بخواند. طالب
 عاجز همه در طلب استوار جان دادن طیار است، اگر مرشد کامل معرفت بخشنده پروردگار
 هشیار است. مرشد ناقص راهزن شیطان است که طالب او محتاج پریشان است. فقیر
 هر چه گوید از روی حساب نه از روی حسد الحق مؤثر واقع است. هر که شود تلخ انسان نشود.

ذوق، مقام ترک، مقام توکل، مقام مجاہدہ، مقام مشاہدہ و مقام غرق و مقام
 حضور و مقام توحید و مقام الہام و مقام دلیل و مقام وہم و مقام اوہام و مقام خیال و مقام
 وصال و مقام سکر و مقام محو و مقام حال و مقام مستقبل و مقام خلق و مقام سکوت و مقام
 ناموت و مقام ملکوت و مقام جبروت و مقام لاہوت و مقام حیرت و مقام عبرت
 و مقام سودا و مقام سویدا و مقام ہویدا و مقام قلب و مقام وجد و مقام نور و مقام
 صدق و مقام جوہر الانفاس و مقام کنز راہ بنائے اسلام و مقام طاعت و مقام ولایت
 و مقام غنایت و مقام غنایت و مقام مراقبہ و مقام محاسبہ و مقام مکاشفہ و مقام کرامت
 و مقام باللہ و مقام بقا باللہ و مقام فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مقام تجلی روح و مقام
 تمثیل و مقام خفی و مقام طلب و مقام محبت و مقام مد نظر اللہ منظور۔

(جو ان مقامات کے حامل ہیں) انکی نظر قلب پر ہوتی ہے، نہ کہ ان کے وجود پر،
 کیونکہ وہ اہل قلب ہوتے ہیں، (لیکن بعض لوگ) سر دار طلب ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ گدھے
 ہیں جو عقل شیطانی سے منصوبہ بندی کر کے (گو یا) گندگی کے حصول میں سرگرداں ہیں۔ (جو
 مقامات مندرجہ بالا بیان ہوئے۔ ان کے علاوہ حسب ذیل مقامات بھی ہیں)۔
 ۱۔ مقامات استقامت۔ ۲۔ مقام تجرید۔ ۳۔ مقام تفرید۔ ۴۔ مقام متفاح۔
 ۵۔ مقام رجاہ۔ ۶۔ مقام خوف۔ ۷۔ مقام تصور۔ ۸۔ مقام تصرف۔ ۹۔ مقام مجموعہ
 یہ تمام کے تمام مقامات فنا فی اللہ مطلق کے لیے حق کے ذائقہ کی جمع بندی
 ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

”جب فقر انتہا کو پہنچتا ہے، تو وہ اللہ ہی ہوتا ہے۔“

جو کوئی طالب ان ہر ایک مقام (مذکورہ) کو طلب تحقیق کر کے طے کرے، وہ
 ابھی خام ہے اور صرف برائے نام مرشد ہے۔ اس لیے کہ وہ ایک ہی تصور سے بغیر
 توجہ دیے ہوئے (مرید کو) کیوں یکتا نہیں کر دیتا، ایسے خام کو مرشد نہیں کہہ سکتے۔ اگر
 خدا کی پہچان رکھنے والا مرشد کامل ہو شیار ہے، تو طالب بیچارہ تو ہمہ تن طلب میں
 جان دینے کے لیے تیار ہے۔ مرشد ناقص ابلیس کی طرح راہزن ہے۔ ایسے ناقص
 مرشد کا طالب محتاج و پریشان رہتا ہے۔ فقیر جو کچھ کہتا ہے، حسد کی بنا پر نہیں کہتا،
 بلکہ حساب کی رو سے کہتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ سچی بات کر طوی ہوتی ہے۔ جو

مرتبه اولیخ. اگر ملخ بر هوا پیرد، ملخ و مگس مرتبه شهباز نیابد. مرشدیکه منتی نظار است، آنرا توجه از برای طالبان چه در کار است بدست برد حضور سپرد. هر که دوام حضور است، حضور کردن طالبان آنرا چه مشکل و دور است.

الذَّالِمِيسُ مَا سَوَى الذُّمِّ مَوْسُ

بیت

عزق را غم نیست فی اللذکار دل خلق را و هم است قالب زیر گل

بدانکه از غایت تصور تاثیر اسم اللذرات چون اسم اللذرات از قدم قلب قالب رامی شود غالب اسم تام جسم را در قبض و تصرف خود کند خصالت نفسانیت کثافت علمه کثیف از وجود اربعه عناصر بر خیزد و نیک خوئی روحانیت پیدا و مهوید اگر دور نور تصور اسم اللذرات و نور معرفت الهی، مشاهده ذات. و از نور محمدی صلی اللذ علیه وآله وسلم سرور کائنات و نور فنا فی اللذ و فنا فی اللذ در جات موافق نص حدیث آیات -
قوله تعالى :-

وَ اذْکُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيتَ ط

دم از دم زندگی مدام ابد الابد تمام -

وَلَفَحَتْ فِيهِ مِنْ رُوْحِي ط

چون روح اعظم در وجود معظم آمد و گفت یا اللذ - تا قیامت بر خیزد، منور با هیت
انتها، با اسم اللذرات ترسیده باشد.

پس معلوم شد این چنین وجود نور را بهر حال و احوال و قال و افعال و اعمال معرفت

شخص کڑوا ہوتا ہے، اسے انسان نہیں کہہ سکتے۔ اس کا مرتبہ مگر می کے برابر ہے۔ اگر مگر می اور مکھی ہو ایسے پرواز کریں، تب بھی وہ شہباز کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ جو مرشد خود منتهی نظار ہے، اسے تو طالبوں کو توجہ دینے کی بھی ضرورت نہیں، بلکہ وہ تو طالب کا ہاتھ پکڑ کر حضور میں جا سوچتا ہے، جو خود صاحب حضوری ہے، طالبوں کو حضوری میں پہنچا دینا کیا مشکل اور بعید ہے۔

اللہس ما سوائے اللہ ہوس

بیت

ڈوبنے کا غم نہیں ہے۔ دل میں اللہ کا غار گھر ہے۔ مخلوق کا (یہ) دم ہے کہ جسم مٹی (قبر) کے اندر ہے۔

دے طالب صادق! جان لے کہ اسم اللہ ذات کی کثرت تصور کی برکت کی تاثیر سے قالب قلب کی مانند ہو جاتا ہے۔ اور اسم تمام جسم پر غالب آتا ہے۔ اور اسے اپنے قبضہ و تصرف میں لے آتا ہے۔ اس اربعہ عناصری وجود سے نفسانی خصائل کا کثیف لباس اتر جاتا ہے، اور روحانیت کے نیک خصائل پیدا اور ظاہر ہو جاتے ہیں۔

اسم اللہ ذات کے تصور کے نور، معرفت خداوندی کے نور، شاہدہ ذات کے نور، حضور پر نور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات کے نور، فنا فی اللہ کے نور، اور فنا فی الشیخ کے نور سے درجات قرآن و حدیث کے مطابق حاصل ہوتے ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے :-

”اپنے پروردگار کو اس وقت یاد کرو، جبکہ تو بھول جائے“

دم دم کی زندگی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حاصل ہوتی ہے۔

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

”اور اس میں ہیں نے اپنی روح پھونک دی“

جب روح اعظم وجود معظم میں آئی اور یا اللہ کہا، تو خواہ قیامت تک ماہیت معلوم کرتا رہے، اسم اللہ ذات کی ماہیت کی انتہا کو نہیں پہنچے گا۔

پس معلوم ہوا کہ لیے نوری وجود کو ہر حال و احوال اور قول و فعل اور عمل میں معرفت

قرب وصال از حضور است چون نفس مطمئنه تزکیه نور گردد، لباس قلب پوشد و قلب
 نور لباس نور پوشد و روح نور لباس ستر پوشد و ستر نور لباس اسرار پوشد چون مجموعی
 نور گردد در وجود صورت نور پیدا شود که آنرا محض مطلق توحید توفیق الهی می گویند -
 عجب دارم از ان طائفه احمق قوم که با تفکر تقلیدی خبر از باطن معرفت الهی
 توحید دل را بسته طرف چپ دل بگردانند و می گویند این مقام قلب است بقلب
 را قلب دانند اول کسی که دعوی ذکر قلب کند که من ذکر قلبی ام، آنرا دو گواه است
 اول صاحب نظر که از نظر او زنا را کافر پیمان لعنت بگسلد -

دوم گواه او از نظر او اول تصدیق قلب پیدا شود و غلیات قلب ذکر جوهر
 نور بر زبان آید بر آید بگوید لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - این مراتب نیز آسان کار است طالب الله را
 بیک نظر به تصور اسم الذات به تمامیت معرفت رسانیدن مشکل خیلی دشوار
 است - ذکر جوهر قلب است قلب جوهر جان است و جان جوهر ایمان است مسلمان
 آنرا گویند که مال، فرزند، جان تصدق و تصرف کند بنام الله - جوهر ایمان
 نیست -

رَبَاعِي

آن دل که شته از فخر نهد بر افسر
 در حال شکستگی نیز در بشر

قرب وصال اور حضورِی حاصل ہے۔ جب نفس مطمئنہ کا تزکیہ نور ہو جاتا ہے، تو دل کا لباس پہنتا ہے اور دل نور کا لباس پہنتا ہے۔ اور دل روح کا لباس پہنتا ہے اور روح سر کا لباس پہنتا ہے اور سر اسرار کا لباس پہنتا ہے۔ جب سب مل کر ایک نور ہو جاتے ہیں، تو وجود میں نور کی ایک صورت پیدا ہوتی ہے، جسے مطلق توحید اور محض توفیق الہی کہتے ہیں۔

میں ان احمق لوگوں پر متعجب ہوں، جو تقلیدی تفکر کرتے ہیں اور باطن میں معرفت الہی سے بے خبر ہیں۔ دل کو دم بند کر کے بائیں طرف پھراتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ دل کا مقام ہے۔ وہ کلب (کتے) کو قلب (دل) سمجھے ہوئے ہیں۔ اول جو کوئی ذکر قلبی کا دعویٰ کرتا ہے کہ میں ذکر قلبی ہوں۔ اسے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں دو گواہ درکار ہیں۔

اول گواہ (نشانی) یہ کہ وہ صاحبِ نظر ہو، تاکہ نظر اسکی نظر سے کافر کی زنا ر لعنت توڑ سکے۔

دوم گواہ (نشانی) یہ کہ اس کی نظر سے (طالبِ صادق کے وجود میں) اول تصدیق قلبی پیدا ہو جائے۔ اور قلب غلبات ذکر جوہر نور سے کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا زبان سے اقرار کرے۔

یہ مراتب بھی آسان کام ہیں۔ (لیکن) مشکل اور نہایت دشوار تو یہ ہے کہ تصور اسم الشذات سے بیک نظر معرفت کی تمامیت تک پہنچا دے۔ ذکر دل کا جوہر ہے۔ دل جان کا جوہر ہے۔ اور جان ایمان کا جوہر ہے۔ مسلمان اسے کہتے ہیں جو اپنا مال، اولاد اور اپنی جان (تک) اللہ کے نام پر قربان کر دے۔ یہی جوہر ایمان ہے۔

رباعی

وہ دل جو کہ بادشاہ ہے اور فخر سے سر پر (تاج) رکھتا ہے۔ شکستگی کی حالت میں شرارت کی طرف رجوع نہیں ہوتا۔

اے مولانا روحی فرماتے ہیں: ہر چہ داری صرف کن در راہ او۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا

وین گوهر لب العجب که دل نام وی است
هر چند شکسته تر بقیمت بهتر

رباعی

از کبر مدار میج در دل هوی
چون زلف بتان شکستگی عادت کن
کز کبر بجای نرسیده است کسی
تا صید کنی هزار دل در نفسی

رباعی

گفتم سخت شکسته و ش چون آید
گفت سخن از چنین دهانی که مراست
یا آنکه همه چو در مکنون آید
گر نشکستمش چگونه بیرون آید

پس سخن معرفت اللہ عظیم است. دهان تنگ، حوصله کم چه کند هر سخن سر بسنگ
زند و از وجود تنگ دل لعل معرفت بر آید. هر آنکس داند که باین مرتبه رسیده
و دیده باشد.

بدانکه نیز شرح ذکر چهار اند. ذکر نفس، ذکر قلب، ذکر روح، ذکر ستر.
ذکر نفس زبان است که با ذکر خدای تعالی رایا میکند. از برای لذت نفسانیت بهر وجه
مسخرات خلق و تابع فرشته، موکل و جنونیت و ترقی زرو مال ناموس و نام.
این مراتب بر ذاکر اهل قلب حرام و ذکر دم مطلق حوادث خطرات غم بلکه
رسم رسوم اهل کفار بت صنم.

اور یہ عجیب و غریب موتی ہے جس کا نام دل ہے کہ یہ جتنا زیادہ شکستہ اور ٹوٹا ہوا ہو، اتنا ہی زیادہ قیمت میں بہتر ہوتا ہے۔

رباعی

دل میں تیکڑی ہوس بالکل مت رکھ۔ کیونکہ تیکڑے سے کوئی شخص کسی بلند مقام پر نہیں پہنچ سکا ہے۔
محبوبوں کی زلفوں کی طرح پریشان اور بھری رہنے کی عادت کر، تاکہ ایک لمحہ میں ہزاروں دل شکار کرے۔

رباعی

میں نے کہا کہ جب وہ سخت شکستہ (حال) ہو کر آئے، زیادہ تمام کا تمام پوشیدہ موتی کی مانند آئے۔

اس نے کہا میری وہ باتیں جو ایسے (میرے) منہ سے نکلتی ہیں ساگر میں اُن سے اس کو شکستہ حال نہ کروں، تو وہ باہر کیسے آئیگا۔

پس معرفت الہی کی بات بڑی عظیم ہے، منہ تنگ ہے اور حوصلہ کم ہے۔ اس کا علاج یہی ہے، کہ ہر ایک بات پر سرچھپرہ مارے اور وجود میں سنگدل سے لعل معرفت نکلے۔ اس بات کو وہی شخص جانتا ہے، جو اس مرتبہ تک پہنچا ہو۔ اور جس نے اس کا مشاہدہ کیا ہو۔

(اے طالب صادق!) جان لے کہ ذکر (کی تفصیل) بھی چار اقسام میں منقسم ہے:-

(۱) ذکر نفس (۲) ذکر قلب (۳) ذکر روح (۴) ذکر ستر۔

(۱) ذکر نفس:- اللہ تعالیٰ کے زبانی ذکر کو ذکر نفس کہتے ہیں۔ یہ نفسانی لذت، حصول عز و جاہ، مسخرات خلق، فرشتہ، موکل، جنات کو تابع کرنے کے لیے کیا جاتا ہے نیز مال و زر کی ترقی اور نام و ناموس کے لیے کیا جاتا ہے۔ (یہ اچھی طرح جان لو کہ، یہ مراتب ذاکر قلبی پر حرام ہیں جو لوگ دم بندی کر کے ذکر کرتے ہیں، وہ مطلق حوادثات، خطرات اور غم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بلکہ یہ رسم رسوم اہل کفار اور بت پرستوں کی ہے۔

آن قلب که بذكر اللہ تعالیٰ را یاد میکنند از غایت صفائی شاد شود و شوق و ذوق و محبت و طلب و طاعت دوام و توفیق و تصدیق - این چنین ذاکر دل صدیقان است -

پس معلوم شد که ذکر نفس در طلب دنیا خام خیال خام است و ذکر دم مطلق جهل پریشانی زوال است - این هر دو ذکر رجعت است - و رجعت ذکر آنرا گویند که بشروع ذکر چندان دنیا و خلق بنام ناموس جمع شود که جمیعت باطنی، رحمانی مرتبه دنیا شیطانیه هوا باز دارد از خدا - و ذکر قلب وسیله النجات در مروتی حیات و تنصیف بر دم اثبات قدم و بر نفس امیر -

اینست مراتب ذاکر قلبی فقیر - ذاکر قلبی را از ذکر قلب دل غنی - اللہس ماسوی اللہ موس -

و از فکر قنای نفس فیض بر صاحب نظر و روح و ذکر روح که حق تعالی را یاد میکند در یکدم ده لکه مقام منزل طی میکند - روح مثل معطر روح است - دوام بذكر تسبیح است - ذاکر روحانی را مشاهده معرفت الهی و مجلس ملاقات بهر احوال مقام مراتب صحیح است - روح روشنی بخش مثل لوح است بحد نظر اللہ منظور - مثل آفتاب روحانی ذاکر همه جا حضور که روح سرمایه ایمان نور است - این نور از قدرت الهی وارد نفس و نفسانی قادر نیک سعید مثل حضرت رابعه و بایزید -

و ذکر ستر و ذکر ستری را سراپرده فیما بین اللہ و العبد بکشاید بی حجاب عینه را عین نماید -

(۲) ذکر قلب، وہ دل جو ذکر الہی کرتا ہے، تو صفائی کی بنا پر خوشی کرتا ہے۔ ایسے ذاکر کو ذوق، شوق، محبت، طلب، دائمی اطاعت اور توفیق و تصدیق حاصل ہوتی ہے۔ اس قسم کے ذاکر کا دل صدیقین جیسا ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ نفسانی ذکر دنیاوی طلب کے لیے ہوتا ہے، جو محض خام خیالی ہے۔ اور جس دم کا ذکر محض جہالت ہو، وہ پریشانی اور زوال کا باعث ہے۔ یہ دونوں ذکر (بجائے خود) رجعت ہے۔ اور ذکر کی رجعت یہ ہے کہ ذکر کے شروع میں اس قدر دنیا اور خلقت شہرت اور ناموس کے نام پر اکٹھی ہو جاتی ہے کہ دنیاوی شیطانی خواہشات (طالب کو جمعیت باطنی، مرتبہ رحمانی اور خدای تعالیٰ سے دوری کا باعث بن جاتی ہیں۔ ذکر قلبی بوقت نزع نجات کا وسیلہ ہے اور روشن ضمیری کا سبب ہوتا ہے جس سے (السان) ثابت قدم اور نفس پر حکمران ہو جاتا ہے۔

یہ ہیں ذاکر قلبی فقیر کے مراتب۔ ذاکر قلبی کا دل ذکر قلبی سے غنی ہو جاتا ہے۔ اللہ پس ماسوائے اللہ ہوں۔

فکر قنائے نفس سے صاحب نظر فیضیاب ہوتا ہے۔

(۳) ذکر روح، اور جو روح حق تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے۔ وہ ایک لمحہ میں دس لاکھ منازل و مقامات طے کرتی ہے۔ روح خوشبودار ہوا کی مانند ہے۔ اور وہ ہمیشہ ذکر و تسبیح میں مشغول رہتی ہے۔ روحانی ذاکر کو معرفت الہی کا مشاہدہ، اور ہر روح کو مجلس و ملاقات اپنے اپنے مراتب اور مقام صحیح پر نصیب ہوتی ہے۔ اس سے روح حضرت نوح علیہ السلام کی روشنی بخش، بارگاہِ خداوندی میں منظور نظر اور روحانی ذاکر کو ہر جگہ سورج کی طرح حضور صوری حاصل ہو جاتی ہے، جو روح ایمان کا سرمایہ نور ہے۔ جب یہ نور قدرت الہی سے نفس پر وارد ہوتا ہے تو نفسانی (نفس) پر قادر حضرت رابعہ بصری اور حضرت بایزید بسطامی کی طرح نیک اور خوش نجت ہو جاتا ہے۔

(۴) ذکر ستری، ہیں پردہ اسرار جو بندہ اور رب کے درمیان موجود ہے، منکشف ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا (نور) بے حجاب اور عین بعین دکھائی دینے لگتا ہے۔

آیات

الهی دیده از دیدار ده بیند ترا قتل کرد نفس کبر و در هوا
 عارفان را از وحدت عین پس این مراتب کی رسد اهل از هوس
 این مراتب قرب قادری است - دیگری که دعوی کند غیر غلط است - وحی گویند
 این ذکر حبس است و ذکر حبس بجنوری مشاهده تعلق دارد شرح ایشان را ذکر حبس
 نیست، عبث است - و باز دل را بدم بسته جانب راست می گرداند وحی گویند
 این مقام روح است و بی خبر اند از مقام روح -

ذکر روح مثل دریا، طوفان نوح است - در آن کشتی شوق است که از عرش
 فوق است - و در سردماغ می گویند که ذکر خفی است و خفی است و قربانی است و
 سلطانی است - ایشان بی خبر از ذکر سلطانی طالب دنیا، مشفق و سوسه، و اهتئات،
 خطرات، خناس، خرطوم در قید شیطانی است -

ذکر اللہ، ذکر اللہ، ذکر لہ، ذکر ہو، ذکر سہ ہو، ذکر ہو الحق، ذکر لا الہ الا اللہ
 مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -

جمله ذکر هفت است - ازین هفت ذکر از هر یک ذکر هفتاد لکھ و سی و سه هزار
 ذکر بکشاید، بلکه ذکر اللہ بسیار بیشتر است که در تحریر قلم و تقریر زبان زیادہ
 تر است کلمات ربانی ذکر اسم اللہ چون قلب بندہ ذکر اللہ زنده شود، دل بی کدورت
 بی زنگار صقل زده مثل روشن - از تاثیر تصور اسم اللہ و شتضمیر چون دل شود و شتضمیر نفس
 نافرمان در قید بند بچانه اسیر و روح بولایت وجود بادشاه امیر، بلکه وجودیہ

ایات

الہی میں تیرا بندہ ہوں، مجھے دیدہ و دیدار عنایت کر، تاکہ میں تجھے دیکھوں میرا نفس مردہ ہو جائے، تکبر اور نفسانی خواہشات ختم ہو جائیں۔

عارف لوگ راز وحدت کو عین بعین دیکھتے ہیں اور یہ ان کے لیے کافی ہے یہ مراتب (بھلا، اہل ہوس کو کب حاصل ہوتے ہیں؟

یہ مراتب قرب قادری کے ہیں۔ اگر قادری کے علاوہ کوئی دوسرا شخص دعویٰ کرے، تو وہ باطل پر ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ذکر جس سے ہے۔ اور ذکر جس حضوری اور مشاہد سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ جو (بطاہر) ذکر جس کی تشریح کرتے ہیں، یہ لا حاصل اور بے فائدہ ہے۔ اور پھر دل کو دم بند کر کے دائیں طرف پھرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ روح کا مقام ہے، لیکن حقیقت میں وہ روح سے بخیر ہوتے ہیں۔

ذکر روحانی تو حضرت نوح علیہ السلام کے دریائے طوفان کی مانند ہوتا ہے۔ جس میں شوق کی کشتی کام دیتی ہے، جو عرش سے بھی اوپر جا بھرتی ہے۔ وہ اپنے خیال میں کہتے ہیں کہ یہ ذکر خفی ہے اور ذکر کھفی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ ذکر قربانی و سلطانی ہے۔ وہ دراصل ذکر سلطانی کا علم ہی نہیں رکھتے۔ وہ (حقیقت میں) دنیا کے طالب ہیں۔ اور شیطانی خطرات و سوس، توہمات اور خناس و خرطوم میں مبتلا ہیں۔

حقیقت میں ذکر کی سات اقسام ہیں۔

(۱) ذکر اللہ (۲) ذکر اللہ (۳) ذکر لہ (۴) ذکر ہو (۵) ذکر ستر ہو (۶) ذکر ہو الحق (۷) ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

تمام ذکر سات ہیں۔ ان سات اذکار میں سے ہر ایک سے ستر لاکھ تینتیس ہزار ذکر کھلتے ہیں، بلکہ ذکر الہی بے شمار اور لاتعداد ہیں، جو تقریر و تحریر کے احاطہ سے خارج ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسم کے ذکر کے کلمات کی بھی انتہا نہیں۔ جب دل ذکر الہی سے زندہ ہوتا ہے، تو اس سے کدورت اور زنگار دور ہو جاتے ہیں اور دل روشن ہو جاتا ہے تصور اسم اللہ ذات کی تاثیر سے روشنی نصیب ہوتی ہے۔ جب دل روشن ہو جاتا ہے، تو نافرمان نفس قید (وجود) کے قید خانہ میں اسیر بن جاتا ہے۔ اور ولایت وجود پر روح

جمیعت و آرام گردد۔

اما المطلب آنکه طالب اللہ را قوت قدرت نیست که بر ذکر و بر اسم اللہ
ذات کلمہ طیبیات لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وسلم و بر کلام اللہ قرآن آیات و بر اسماء الحسنیٰ نود و نُه نام باری تعالیٰ المتبرکات۔
طالب انسان مخلوق را چه قدرت است که بتوجه، تفکر، تصور، تصرف، بر غیر مخلوقات
غالب شود و برومی شود غلبات از تاثیر غیر مخلوق وجود مخلوق و قالب می گردد حیات
که این اربع طیور را بکشد۔

خروس شهوت و کبوتر هوا و زراغ حرص و طاووس زینت۔
چون این اربع طیور را ذبح کند، قلب و قالب تا ابد الابد زنده شود۔

بیت

خلق داند سرده جسم او زیر خاک قبر لحد خاک آنرا نور پاک

صاحب زنده قلب قالب جثرا از قبر بدر آورده لامکان، زود بحضور حق برده
بموجب این آیت کریمه (حیات و ممات او برابر می شود)
قوله تعالیٰ:

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أُولَٰئِكَ لَمَّا كَانَتْ
قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَبْطِئِينَ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْ
هُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ

بادشاہ اور حاکم ہو جاتی ہے، بلکہ اس سے وجود کو جمعیت اور آرام نصیب ہو جاتا ہے۔

مطلب یہ کہ طالب اللہ کو یہ قدرت اور قوت نہیں ہوتی کہ اسم اللذات کے ذکر، کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ذکر، قرآن پاک کی آیات، اسماء الحسنیٰ اور باری تعالیٰ کے متبرک نالوں سے نام کو حاصل کر سکے۔ اور نہ ہی طالب انسان میں جو مخلوق ہے کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ توجہ، تفکر، تصور اور تصرف سے غیر مخلوقات پر غالب آسکے۔ البتہ مخلوقات پر غیر مخلوق (تصور اسم ذات) اور مخلوق وجود (ذکر) کے غلبات کی تاثیر سے (طالب کا قلب زندہ ہو جاتا ہے، بشرطیکہ وہ ان مندرجہ ذیل چار پرندوں کو (اپنے وجود میں) ذبح کرے۔

(۱) شہوت کا مرغ (۲) ہوس کا کبوتر (۳) حرص کا کوا (۴) زینیت کا مور۔

جب (طالب) ان چار پرندوں کو (اپنے وجود میں) ذبح کر لیتا ہے، تو قلب و قالب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جاتے ہیں۔

بیٹ

خلقت اس کے جسم کو مرا ہوا قبر میں مٹی کے نیچے دفن جانتی ہے، مگر اس کی قبر میں لحد کی خاک پاک نوزانی ہوتی ہے۔

زندہ قلب قالب والا اپنے (نوزانی) بدن کو قبر سے نکال کر لامکان میں لے جاتا ہے، اور بارگاہ خداوندی میں جلد پہنچا دیتا ہے۔ اور اس آیت کریمہ کے بموجب اس کی زندگی اور موت برابر ہو جاتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے :-

”اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے میرے رب مجھے دکھا دے کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے۔ فرمایا، کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کیا یقین تو ہے، لیکن اطمینان قلبی چاہتا ہوں۔ فرمایا: (اچھا) چار اڑنے والے پرندے لے کر اپنے ساتھ ہلائے، پھر ان کے بدن کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے۔

يَا تَيْبَنِكَ سَعِيًّا طَاعَلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

بیت

فرشته را قدرت نه یابم راه لی مع الله وقت بر عارف گواه

حدیث

لِيُؤْتِيَ اللَّهُ وَقْتًا لَإِيَّعَنِي فِيهِ مَلَكَ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ ۝

بیت

پاسر شده سرپاشده بی سر رود پیش بی سر کسیت با اودم زند

حدیث

مَشِيٌّ عَنِ الرَّأْسِ بَدُونِ الْأَقْدَامِ ۝

اینست مراتب اذاتم الفقر فهو الله ط تمام هر که در حیات مرده و فقیر که
در مردگی شد حیات، فی الدنيا والآخرة شد نجات، هم صحبت دوام حضرت محمد رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم سرور کائنات از طریق تحقیق - این مراتب قادی سروری
جامع العلوم فنا فی الله در مقام حی قیوم - دیگری که دعوی کند کذاب است -

ایات

بی سرا سر بود سرفدا سراز سر بهتر است بیند لقا

ط الحدیث

ط سورة البقرة ۲۰ : ۲۶۰

ط الحدیث

پھر ان کو بلا۔ وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے۔ اور جان لے کہ بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے، حکمت والا ہے۔“

بیت

فرشتہ کو اس راہ کی قدرت نہیں ہے۔ ایک وقت عارف پر لی مع اللہ کا آتا ہے، جو اس پر گواہی دیتا ہے۔

حدیث

”اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا ایک ایسا وقت ہوتا ہے، جس میں مقرب فرشتے کی گنجائش ہوتی ہے، نہ نبی مرسل کی۔“

بیت

سرپاؤں ہو جاتے ہیں اور پاؤں سر ہو جاتے ہیں اور وہ بغیر سر کے جاتا ہے بغیر سروالے کے آگے کون اس کے ساتھ دم مار سکتا ہے؟

حدیث

(اس راستے میں) ”پاؤں کے بغیر سر کے بل چلنا ہے۔“ یہ ”جب فقرانتہا کو پہنچتا ہے، تو وہی اللہ ہوتا ہے“ کے مراتب ہیں جو کہ زندگی میں پوری طرح سر چکا ہے، اور جو فقیر موت میں زندہ ہو چکا ہے، وہ دنیا و آخرت میں نجات پا چکا ہے۔ اسے دائمی طور پر طریق تحقیق سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرور کائنات کی مجلس میں شرفیابی حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب قادری سروری جامع العلوم مقام تہی و قیوم میں فنا فی اللہ کے ہیں جو کوئی دوسرا ان مراتب کا دعویٰ کرے، وہ جھوٹا ہے۔

آیات

بغیر سروالے کا سر اللہ تعالیٰ کے اسرار ہوتے ہیں۔ سر سے راز (خداوندی) بہتر ہے،

بتر صورت، همچو انسان سر بسر
بتر و سرچون یک شود صاحب نظر
این نه انسان است بی حکمت آواز
بتر حکمت از سر زبان اهل راز
با هوسرین اسرار بین هم راز کن
راز کن شد زانکه از آواز کن

○

قوله تعالى :-

أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ط

التبریس ماسوامی الترمذی

هر که ظاهر چشم را بپوشد و در غرق در آید، چشم از سر قلب بکشد.

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :-

غَمَضُ عَيْنِكَ وَأَسْمَعُ فِي قَلْبِكَ يَا عَلِيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ط

قوله تعالى :-

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِثْلَ دَاءِ الْكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفَذَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَقْدَمَ

كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ط

این جمله مجموعه اذکار توجیه تصور تصرف توحید حاضرات اسم التذوات سروری

قادری جامع مرشد کامل روز اول سبق می دهد طالب قادری باخلاص خواند،

آنچه جز کل مقامات گنج درجات مخفی و پوشیده نماند بهر طریقهای و منتهای بابت در

قادری هرگز نمی رسد، اگر چه کسی بر ریاضت سربسنگ زند و دیگر طریقه ها مثل چراغ است

له الحدیث

له سوره یس، ۳۶: ۸۲

له سوره الکهف، ۱۸: ۱۰۹

اس لیے کہ وہ اسرار میں فنا ہو کر بقا کے مقام کو دیکھتا ہے۔
ظاہری صورت کے اسرار مثل انسان کے سر بسر ہوتے ہیں، مگر جس کا ظاہر باطن
ایک ہو جائے، وہ صاحب نظر ہو جاتا ہے۔
یہ انسان حکمت اور آواز کے بغیر نہیں ہے۔ جس کو سر حکمت حاصل ہوا،
وہ اہل راز ہو گیا۔

اے باہو! سر کو دیکھ، اسرار کو دیکھ۔ کن کے راز کو دیکھ۔ کن کی آواز سے
کن کا راز افشا ہوا ہے۔
ارشاد خداوندی ہے:-

”جب وہ کسی شے کا ارادہ کرتا ہے، تو اسے کہتا ہے، ہو جا، پس
وہ ہو جاتی ہے۔“

الشَّيْءُ مَا سِوَاكَ اللَّهُ هُوَ س

جو کوئی ظاہری آنکھ بند کر لیتا ہے اور اللہ کے ذکر میں مستغرق ہو جاتا ہے، اس کے
دل کی آنکھ کھل جاتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:-

”اے علی! اپنی آنکھیں بند کر کے اپنے دل میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُنُو۔“

ارشاد خداوندی ہے:-

”اے پیغمبر! کہہ دے کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں کہ ان سے میرے رب
کی باتیں لکھی جائیں، تو پیشتر اس کے کہ کلمات ربی ختم ہوں، ہمندرخ شک
ہو جائیں، خواہ ان کی مدد کے لیے ویسے ہی اور سمندر سیاہی کیوں نہ آجائیں۔“

یہ تمام مجموعی اذکار اسم اللہ ذات کے حاضرانہ کے تصور، تصرف، توجید اور
توجہ سے سروری قادری جامع مرشد کامل پہلے ہی دن طالب کو سبق دیتا ہے۔ اور
جب طالب قادری اخلاص سے پڑھتا ہے، تو کوئی جزو کل مقام، درجہ یا خزانہ اس
سے مخفی و پوشیدہ نہیں رہتا۔ کسی طریقہ کی انتہا بھی قادری طریقہ کی ابتدا، گوہر گز نہیں
پہنچ سکتی۔ خواہ کوئی ریاضت میں سر پھر پر مارے۔ دوسرے طریقے چراغ کی مانند ہیں، جو

باد نفسانی و باد وزن آفات شیطانی و باد بلا می دنیا پریشانی چراغ را گشته گردانی و طریقه
 قادری مثل آفتاب روشن تر تا ابد آباد خوف ندارد از زمانه باد و اگر کسی
 از طریقه ها میگوید ،

چراغ مقبلان هرگز نمیرد

اگر گیتی سراسر باد گیرد

جواب مصنف :-

چراغی را آب گشته سازم

چراغی را چه حاجت آفتابم

و اگر کسی از طریقه ها می گوید :-

هر آنکس کف زندرشش بسوزد

چراغی را که ایزد برافروزد

باب چهارم

تصویر تصرف مشق اسم الشذوات اگر کسی را لسان سیف الشراست ، لفظ
 ترتیب قتل قاتل داند ، آنرا چه احتیاج است که دعوت ، ورد و طایف دعای
 سیفی خواند . اگر از توحید تیغ توجه کشد ، تمام عالم را قتل خراب کند . فقیر صاحب عمل
 عامل ، کامل ، بی نیاز .

بیت

ورته باشد پسند خلق چه پاک

هر که باشد پسند خالق پاک

نفسانی خواہشات اور شیطانی آفات کی بادِ سرسرا اور دنیاوی آلام و مصائب کے جھونکوں سے بچھ جاتے ہیں، لیکن طریقہٴ قادری سورج سے بھی زیادہ روشن ہے۔ جسے ابدِ آلا باز تک حادثاتِ زمانہ کی ہوا اور آندھی کا کوئی خوف نہیں۔ اگر کوئی شخص دوسرے طریقوں کے بارے میں یہ کہے کہ :-

اگر زمانہ سرسرا ہوا ہو جائے (یعنی آندھی بن جائے)، پھر بھی اللہ کے مقبول بندوں کے چراغِ ہرگز نہیں بجھ سکتے۔
جواب مصنف :-

مجھے چراغ کی کیا ضرورت ہے؟ میں تو آفتاب ہوں۔ میں اس کے چراغ کو پانی سے بجھا دوں گا۔

اور اگر کوئی شخص دوسرے طریقوں کے متعلق کہتا ہے کہ :-
جس چراغ کو اللہ تعالیٰ جلاتا ہے، ہر وہ شخص جو اسے پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرے گا، اس کی داڑھی جل جائے گی۔

باب چہارم

تصور، تصرف، مشق اسم الذات

اگر کسی کی زبان سیف اللہ ہے، وہ قتلِ قاتل کے الفاظ کی ترتیب سے آگاہ ہے۔ اس کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ دعوت، ورد و ظالمت اور دعائے سیفی پڑھے؟ اگر وہ توحید سے توجہ کی تلوار سونتے، تو تمام عالم کو قتل اور خراب کر ڈالے۔ اس قسم کا فقیر صاحبِ عمل، عامل، کامل اور بے نیاز ہوتا ہے۔

بیت

جو اللہ تعالیٰ کو پسند آجائے، وہ پاک ہے۔ مخلوق اسے پسند کرے نہ کرے، وہ (اللہ تعالیٰ کے سوا) کسی سے نہیں ڈرتا ہے۔

فقیر غیبت ملامت گله خلق بار بردارند و نگهبان اند و خلق را نیاز دارند هر که بر
فقیر ستم کند، از جان بی جان شود. خون او زوال او برگردد و وبال او.

بیت

بهرکاری بود بهرش خدا کن که محرم گشته از کتبه زان کن
هر که فقر محمدی صلی الله علیه و آله و سلم را خالی، بی برکت، بی باطن، بی قوت و اند
هر آنکس خالی، بی برکت، بی باطن، بی قوت باشد.

حدیث

كُلُّ اِنَاٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيهِ ط

فقیر که از تصور حضور غرق دارد، بزرگ دعوت مراتب مقامات الهام روحانی قبور
دارد. این چنین فقیر که بر ملک امیر است، روشن ضمیر است. این مراتب فقیر
جامع الجمیعت گویند.

فقیر یک مرتب جمیعت ندارد، در محل جمعندی و فائز سلک سلوک فقیر نیست. از
سلک فقر محمدی صلی الله علیه و آله و سلم بپیدا خارج است، خوارتر، نفس پرست بر خود نگاه.
نظر فقیر یک دارد بر قرب الله از برای طمع فقیر شاه بهتر از باد شاه هر که دعوت از برای طمع
دنیا بخواند، معلوم شد که ناقص است، سلک سلوک ندارد. هر که گنج خست این الله
فقیر راغبی در نظر نگاه مرشد کاملی که حقیقت علم کاملیت می خواند و می داند وجود طالب
خام ناقص را بتاثر اسم الشذوات یکتا یک رنگ مبدل گرداند. برکت اسم الشذوات آنچه
فی السموات و الارض از طالب الشذوات پوشیده نماند این مراتب طالب را جمیعت است.

له مرعوب القلوب.

فقیر خلقت کی عنایت و ملامت اور گلہ و شکوہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور نگہبان ہیں، لیکن مخلوق خدا کو تکلیف نہیں پہنچاتے جو کوئی فقیر پر ظلم کرتا ہے، وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اس کا خون اس کی اپنی گردن پر زوال و وبال ہوتا ہے۔

بیٹ

ہر شخص کسی کام کے لیے مخصوص ہوتا ہے۔ اس کا اجر اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ وہ کیسے محروم ہو سکتا ہے، کیونکہ اسکی کنہ اس کی طرف سے ہے۔
جو شخص فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خالی، بے برکت، بے باطن اور بے قوت تصور کرتا ہے، وہ خود خالی، بے برکت، بے باطن اور بے قوت ہو جاتا ہے۔

حدیث

”ہر ایک برتن سے وہی چیز پڑھتی ہے، جو اس میں ہوتی ہے۔“
جو فقیر اسم اللہ ذات کے تصور سے غریق حضور ہے۔ اسے بذریعہ دعوت مراتب ملاقات اور الہام روحانی قبور حاصل ہے۔ اس قسم کا فقیر ملک پر حاکم اور رؤس و شخیصیر ہے۔ ان مراتب کے حامل فقیر کو جامع الجمعیت کہتے ہیں۔
جو فقیر جمعیت کے یہ مراتب نہیں رکھتا، وہ فقیر کے سلوک اور اس کی تمام جمعیوں کے دفاتر سے خارج اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلوک سے بے باطن اور خارج ہے۔ وہ خوار تر، نفس پرست اور خود پسند ہے جس فقیر کی نظر قرب الہی پر ہے نہ کہ شاہی لالچ پر، وہ بادشاہ سے بڑھ کر ہے جو کوئی دعوت دنیاوی طمع کے لیے پڑھتا ہے، سمجھ لو کہ وہ ناقص ہے۔ کہ ابھی دعوت کے سلوک اور اس کی واقف نہیں جس فقیر کی نظر نگاہ میں اللہ تعالیٰ کے عیبی خزانے ہوتے ہیں، وہ مرشد کامل ہے، جو علم کی حقیقت کو مکمل طور پر پڑھتا اور جانتا ہے۔ مرشد کامل خام اور ناقص طالب کے وجود کو اسم اللہ ذات کی تاثیر سے یکتا اور یک رنگی میں بدل کر رکھ دیتا ہے۔ اسم اللہ ذات کی تاثیر سے ارض و سموات کی کوئی چیز طالب سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ یہ مراتب طالب کے لیے بمنزلہ جمعیت ہیں۔

دیگر مرشد کامل بنظر وجود مس طالب اللہ را میکند مثل سیم زر۔ از ہدایت غنایت
 این مراتب نیز جمیعت است طالب اللہ را قلب کہ در قلب بجز لاسوی اللہ نامند
 لا غلط ولا رجعت ولا زوال ولا سلب این مراتب نیز جمیعت۔

دیگر بار گرائی اسم اللہ ذات از ہر دو جهان گران تر از چہارہ طبقہات کہ وقت
 شروع تصور اسم اللہ ذات لوح قلم عرش کرسی جملگی در جنبش در آید و فرشتہ موکل
 مقرب حامل در حیرت و ہزردہ ہزار عالم در عبرت۔ برداشتن حوصلہ وسیع وجودی
 نمود و نفس از بود نابود غرق فنا فی اللہ فانی۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -
 مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ
 فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبِقَاءِ ط

وتجلیات ذات التوابع نور غرق در مشاہدہ حضور بلذت مسرور۔ این
 مراتب نیز جمیعت۔ از آن روز ازل آواز السُّتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ بَرِحْنَا
 کہ رسانندہ بحق است۔

اللہ بس ما سوی اللہ ہوس

دانی کہ شیطان عالم فاضل ظاہر علم چندین داشت کہ تمام فرشتگان را
 تعلیم کردہ۔ علم شاگرد از دست۔ و حضرت آدم علیہ السلام ظاہر علم نہ داشت۔ این
 بود از علم تصور اسم اللہ ذات روشنی روحی یافت۔ و بر شیطان و فرشتگان از علم
 باطن توحید و معرفت الہی غالب آمد۔

۱۰۰ کیمیائے سعادت از امام غزالی و تفسیر عرسل بیان۔

نیز یہ کہ مرشد کامل نظر ہی سے طالب اللہ کے وجود کے تانبے کو سونے چاندی کی طرح بنا دیتا ہے۔ ہدایت سے غنایت نصیب ہوتی ہے۔ یہ مراتب بھی طالب اللہ کی جمیعت قلب کے ہیں۔ ان سے طالب کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ غیر نہیں رہتا۔ وہ نہ تو کوئی غلطی کرتا ہے اور نہ ہی اس کو رجعت ہوتی ہے۔ اور نہ ہی اس کو زوال اور نہ ہی نعمت سلب ہوتی ہے۔ یہ مراتب بھی جمیعت (قلب) کے ہیں۔

نیز اسم اللذات کا ہر گراں ہر دو جہاں کے چودہ طبقات سے گراں تر ہے کہ اسم اللذات کے تصور کے شروع میں ہی لوح و قلم، عرش و کرسی سب کچھ کانپ اٹھتا ہے۔ مقرب فرشتے، موکلات اور حاملان (عرش و کرسی) حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔ اور اٹھارہ ہزار عالم دیدہ عبرت بن جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے حوصلہ وسیع ہونا چاہیے کہ وجود اور نفس دونوں کو فنا فی اللہ فانی اور لود سے نابود بنا دے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:-

”جس نے اپنے نفس کو پہچانا، بیشک اس نے اپنے رب کو پہچانا۔ اور جس نے اپنے نفس کو فنا کے ساتھ پہچانا، پس اس نے اپنے رب کو بقا کے ساتھ پہچانا۔“

اور تجلیات ذاتی کے باعث مختلف انواع کے انوار میں غرق ہونا اور شاہد حضور میں ہونا اور لذت سے مسرور ہونا بھی مراتب جمیعت ہیں۔ یہ روز ازل سے کیا میں تمہارا رب ہوں، انہوں نے کہا: ہاں تو ہمارا رب ہے، کی آواز سے برحق ہیں کہ حق تک پہنچاتا ہے۔

اللہ بس ما سوائے اللہ ہو کس

(اے طالب صادق!) یہ تو جانتا ہی ہے کہ شیطان عالم و قاضل تھا۔ ظاہری علوم کا اس قدر عالم تھا کہ تمام ملائکہ کو بھی تعلیم دیا کرتا تھا۔ تعلیم علم اور شاگردی اسی سے ہے۔ اور (اس کے برعکس) حضرت آدم علیہ السلام کو ظاہری علم نہ تھا۔ یہ تھا علم تصور اسم اللذات جس سے (آدم کی) روح کو روشنی نصیب ہوئی۔ اور علم باطن توحید اور معرفت خداوندی سے وہ ابلیس اور ملائکہ پر غالب آئے۔

قوله تعالى :-

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ ط

قوله تعالى :-

عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمُ ط سبحان الله !

علم انا خیر مینہ شیطان را از قرب دور تر برود و علم محبت معرفت
سگ اصحاب کف را در سلک اصحاب کفب شمرده آن است که محبت معرفت از باطل
سرکشند علم آتست که معرفت حق رساند.

آیات

علم روشن رای روشن حق طلب بی علم جاہل بود از حق سلب

علم سحر حرف است زان شرف کرم هر که خواند علم آزا نیست غم

علم از عین است عین از عین بین از خلافت علم عالم الم بین

فَسَدَّتِ الْعَالَمُ فَسَدَّتِ الْعَالَمُ وَاقَعَ شَرٌّ عِلْمٌ غَيْرُ مَخْلُوقٍ كَلَامُ اللَّهِ لَوْ خَدَا اسْتِ وَ
عالم قاضل وارث انبیاء دوم مزن نفس پرست -

بیت

ای باہو ابراہ روشن راز از نبوی طلب تا شوی با ہم جلیس غرق رب

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

”اور حضرت آدم علیہ السلام کو ان تمام اشیاء کے نام سکھائے، پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا“

پھر ارشاد خداوندی ہے :-

”انسان کو وہ کچھ سکھلایا، جو وہ نہیں جانتا تھا“ اس طرح سے وہ سبحان اللہ کا اقرار کرنے لگا۔

”ہیں اس سے اچھا ہوں“ کا علم شیطان کو قرب الہی سے دور تر لے گیا۔ اور محبت و معرفت کے علم نے اصحاب کہف کے کتے کو بھی اصحاب کہف کی لڑی میں شمار کروا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ معرفت کی محبت (ضرور) باطل سے باہر نکل آتی ہے۔ علم وہی ہے، جو معرفت حق تک پہنچائے۔

ایات

علم سے عقل روشن ہو جاتی ہے۔ اور صاحب عقل حق کا طالب ہو جاتا ہے۔ بے علم جاہل ہوتا ہے اور حق سے دور ہوتا ہے۔

علم کے تین حروف ہیں، اور یہ سب شرف و کرم والے ہیں۔ جو کوئی علم کو پڑھ لیتا ہے، (پھر) اسے کوئی نعم نہیں دہوتا، ہے۔

علم عین سے ہے اور عین کو عین سے دیکھو۔ اور علم کے خلاف دنیا کو رنج اور تکلیف سے دیکھو (یعنی دنیا میں خلافت علم جو کچھ بھی ہے، وہ الم و حزیں ہے)

ایک عالم کی خرابی کل دنیا کی خرابی کا باعث بنتی ہے۔ علم غیر مخلوق کلام الہی اور خدا ہے۔ اور عالم و فاضل انبیائے علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اے خواہشات کے بندے! اس میں دم نہ مارو۔

بیت

اے پابو! راز کار روشن راستہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے طلب کرتا کہ تو فنا فی اللہ اور اللہ تعالیٰ کا ہم جلیں ہو جائے۔

این عطا، فیض، فضیلت، جمیعت کل و جز از مرشد کامل است. اگر کسی خواهد
 که طالب را یکبارگی و یکتا مع الشغرق کتم فی التوحید در دریای معرفت الا الله و
 مجلس حضوری مشرق حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم که طالب الشری حجاب
 الشری حجاب و بهر اعمال او ظاهر باطن و شب و روز از قرب الله جان کباب، و
 روح فرحت، نفس خراب، تصور، تصرف، توجیه، مشق مرقوم در سر دماغ اسم
 بگیرد ترتیب، یک کلید کونین مشق مرقوم کردن معلوم علم حی و قیوم این است.

لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 وَحْدًا وَحْدًا وَحْدًا

سِرُّهُ سِرُّهُ هُوَ الْحَقُّ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ
 ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ ط

نور غرق تجلیات مشاهده حضور

مراتب مجذوب و ظاهرا از شریعت یکسر سوی خلاف نکند مراتب محبوب

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله رب العالمين
 والصلوة والسلام
 على سيدنا محمد
 وآله الطيبين الطاهرين
 اجمعين

مراتب مجذوب و ظاهرا از شریعت
 یکسر سوی خلاف نکند مراتب
 محبوب

باطن عرفان قائم الشری و ظل دوام علی
 مشرق محمد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم

اذا انقضى الفطر فهو تمام
 با که اینجای رسد فطرش تمام
 با که این را می نماند مراد تمام

یہ عطا، فیض، فضیلت، جمیعت کُل و جز (بھی) امر شد کامل کے واسطے سے ہی نصیب ہوتی ہے۔ اگر کوئی چاہے کہ طالب اللہ کو یکبارگی و یکتا مع اللہ درپائے توحید میں غرق، معرفت اللہ میں داخل اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف کر دوں کہ طالب اللہ بے حجاب اللہ بے حجاب (دیدار خداوندی سے مشرف ہو جائے)۔ اس کے ظاہر و باطن کے تمام اعمال قرب الہی سے ہوں۔ دن رات اس کی جان (عشق خداوندی) میں کباب کی مانند چلتی رہے۔ اس کی روح کو فرحت نصیب ہو۔ اور نفس کو خرابی حاصل ہو، تو اسے چاہیے کہ تصور، تصرف اور توجہ سے اسم ہو کی مشق سر قوم سرد و داغ میں با ترتیب کرے۔ اس کی مشق دونوں جہان کے لیے کلید کی طرح ہے۔ زندہ اور قائم رہنے والا علم یہ ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وَحْدَهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ

سِرُّهُ سِرُّهُ هُوَ الْحَقُّ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ

ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ

نور غرق تجلیات مشاہدہ حضور

مراتب مجذوب و ظاہر از شریعت یکسر سوی خلاف نکند مراتب محبوب

سیرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اذا اتقوا الفقر و فقرتم الله

باطن غرق فنا فی اللہ و دخل دوام علی

اگر کہ اینجائی رسید فقرتم تمام

مشرق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایات

مراد او است اینزد این بقوت
 که ریشی را نگذارم بافتوت
 هر آنکس را که خواهم می نوازم
 هر آنکس را که خواهم جان ببازم
 انتهای طریقه طالب مرید قادری از ذکر مذکور الهام بگذرد، غرق فنا فی اللہ
 فنا فی التوحید نور شود۔

ایات

ذکر را بگذار بگذر از قلب
 تا ترا حاصل شود توحید رب
 قادری را این مراتب با حضور
 قادری خاص است خاص الخاص نور
 شد مریدم قادری روزش ازل
 این طریقه فیض رحمت حق فضل
 هر که منکر زین طریقه رو سیاه
 رافضی زندیق شد دشمن اله
 با هو قادری را می شناسم با نظر
 همچو زر گرمی شناسد سیم و زر
 عجب دارم از آن احمق قوم که می گویند دین دنیا هر دو بر من عطا است۔ این فکر فریب
 حیلہ شیطان از سر نفس هوا است۔ دین دنیا هر دو عطا بخش قوت قادری قدیر
 که حاکم بر هر دو جهان امیر۔

قوله تعالى :-

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّونَ ط

له سورة آل عمران ۳۰ : ۹۲

ابیات

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ طاقت عنایت فرمائی ہے کہ میں اپنی خدا داد قوت سے ایک ریشے کی بھی نگہداشت کروں گا۔
 میں جس کو چاہوں گا، نواز دوں گا۔ جس کو چاہوں گا، اس کی جان سے کھیل جاؤنگا۔
 یعنی اس کی جان نکال دوںگا۔
 اتہمائے طریقہ میں طالب و سرید قادری ذکر، مذکور اور الہام سے گزر کر فتانی اللہ
 فتانی التوحید نور ہو جاتا ہے۔

ابیات

ذکر کو چھوڑ اور دل کی دنیا سے بھی گزر جا۔ تاکہ تجھ کو رب کی وحدت (کاران
 حاصل ہو جائے۔
 قادری کو یہ مراتب حضوری سے حاصل ہوتے ہیں۔ قادری خاصوں میں سے
 ہے، بلکہ خاص الخاص نور باری تعالیٰ سے ہے۔
 میں ازل کے دن سے ہی قادری سلسلہ کا سرید ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت
 اور فضل کا یہی طریقہ ہے۔
 جو اس طریقہ کا منکر ہے، وہ رو سیاہ ہے۔ وہ اللہ کا دشمن رافضی اور بے دین
 ہو گیا ہے۔
 اے یاہو! میں قادری سلسلے والے کو ایک ہی نظر سے پہچان جاتا ہوں۔ سنا رکھ
 مانتہ جو وہ سونے چاندی کے کھوٹے کھرے کو پہچان جاتا ہے۔
 میں احمق لوگوں پر متعجب ہوں، جو کہتے ہیں کہ دین و دنیا ہر دو مجھے عطا ہوئے ہیں۔
 ایسا سوچنا خود فریبی ہے۔ یہ شیطانی جیدہ نفسانی خواہشات کی وجہ سے ہے۔ دین و دنیا ہر دو
 قادری کو عطا ہوئے ہیں، جس کے سبب وہ دونوں جہان پر حکمران اور غالب آتا ہے۔
 ارشاد خداوندی ہے: "تم ہرگز اس وقت تک نیکی حاصل نہ کر سکو گے، جب
 تک کہ تم اپنی عزیز ترین چیز کو راہ خدا میں خرچ نہ کرو گے۔"

در تصرف او و تصرف او گنج خزائن الشریعی بی حسرت و جواز عنایت هدایت
ولایت عنایت دل غنی و دوام حاضر مجلس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ این چنین
مراتب قادری چه داند از اہل شقی۔

فقیر را از بہمت نظر باید شناخت۔ فقیریکہ داشتہ باشد قرب ربانی چنانچہ
فقیر قادر حیلانی از مشرق تا مغرب کشور ستانی، چنانچہ عنایت از ہدایت دارد کہ
نظر نکند بملک سلیمانی۔ این است بہمت نظر ناظر بحد نظر حاضر نظر او اکسیر کہ وجود مردہ
دل مس را نظر کند کمیاب زر گردد۔

دوم نظر اگر جانب کافر کند، ہموندن مسلمان شود و بگوید لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

سیوم نظر اگر جانب عالم کند، علم از سینتہ او بستاند، تمام عمر علم نسیان ماند۔
علم باطنی، معرفت الہی چنان بکشاید کہ چہارده علم رسم رسوم بر لہیت ناخن می نماید۔

چہارم نظر اگر جانب جاہل نظر کند، کشف شود، علم علوم غالب آید بر عالمان رسم
رسوم۔ رسم مردم ہر یک علم واضح گردد معلوم۔

و اگر نظر جانب منافق کند یا از نفاق بیرون آید، دل صفایا دیوانہ شود۔ نفس او
مطلق فتا۔ و اگر بہ مفلس نظر کند، غنی گردد۔ و اگر با جذب غضب قہر جانب غنی
نظر کند، تن غریبان کہ قوت یومیہ نباشد۔

اگر جانب ذاکر نظر کند، بمرتبه الهام مذکور رسد. و اگر جانب مرتب اهل مذکور نظر کند، بمرتبه غرق در معرفت نور شود. و اگر بمرتبه اهل نور نظر کند، بمرتبه اهل حضور رسد. و اگر بمرتبه اهل حضور نظر کند، بمرتبه باطن معصوم و شوق مسرور وجود مغفور، بر سر دو جهان غالب، بر سر امور در خلق مشهور.

این چنین جامع مرشد صاحب با نظر مشق تصور اسم الشذات در نظر عامل کامل کل کلید از توحید. این مراتب را چه داند اهل تقلید که صاحب باطن طالبان را با نظر تلقین میکند کفی باللذو طالبان او یکبارگی بقرب اللذ حضوری رسند و در مشاهده ربوبیت غرق می شوند و سبق تلقین به تسخیر دل می خوانند حسی اللذ.

هَذَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى ط

بیت

ناظران را نظر بر وحدت اله هر دم از دهنش بر آید آه آه
 این مراتب ناظری حاضری، نگاه آگاه، حضوری راه، بحفظ اللذ عنایت،
 عنایت، هدایت، ولایت، سروری قادری اسرار الحق است. دیگری که دعوی کند، از
 اهل دروغ کذب. از آنکه قادری طالب مرید بهتر از حضرت رابعه و حضرت بایزید بلطامی
 که بی ریاضت غرق بدالمی نماز. أَجْسَامُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَقُلُوبُهُمْ فِي الْآخِرَةِ الصَّلَاةُ
 الدَّائِمُونَ يُصَلُّونَ فِي قُلُوبِهِمْ طه ایشان است. از برای مراتب ایشان
 عنوت قطب در حیرت پریشان است خالص فقیر.
 بدانکه فقیر بدین صفت موصوف است. یک صفت توحید، توکل.

ساتویں نظر یہ کہ اگر ذاکر کی طرف نگاہ کرے، تو اس کو الہام مذکور کے مرتبہ پر پہنچا دے۔ اور اگر اہل مذکور اور اہل مرتبہ کی طرف نگاہ کرے، تو نور معرفت کے مرتبہ میں غرق کر دے۔ اور اگر اہل نور کے مرتبہ والے پر نظر کرے، تو اہل حضور کے مرتبہ پر پہنچا دے۔ اور اگر اہل حضور کے مرتبہ والے پر نظر کرے، تو اس کے باطن کو معمور، اور شوق میں مسرور کر دے اور اس کے وجود کو مغفور، دونوں جہاں پر غالب اور جگہ امور میں خلقت میں مشہور کر دے۔

اس قسم کا جامع مرشد صاحب نظر اسم اللہ ذات کے تصور کی مشق سے (سب کچھ کر سکتا ہے) عامل کامل کی نگاہ میں توحید کی کل کلید ہوتی ہے۔ ان مراتب کو اہل تقلید کیا جانیں۔ کیونکہ صاحب باطن اپنے طالبوں کو نگاہ سے کفی باللہ کی تلقین کرتا ہے۔ اور ان کو فوراً قرب و حضور الہی تک پہنچا دیتا ہے اور مشاہدہ ربوبیت میں غرق کر دیتا ہے۔ اور وہ (طالب علم) تلقین کا سبق میرے لیے اللہ ہی کافی ہے، نسخہ دل سے پڑھتے ہیں۔

سنہ انکی آنکھ بھٹکی اور نہ ہی انہوں نے نافرمانی کی۔ (کا مصداق بن جاتے ہیں)۔

بیٹ

ناظروں کی نظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر رہتی ہے۔ ہر گھڑی ان کے منہ سے آہ و زاری جاری رہتی ہے۔

یہ مراتب ہر حاضر ناظر، نگاہ آگاہ، حضور راہ، بحفظ اللہ کے ہیں۔ (اس طرح) کی عنایت، عنایت، ہدایت، ولایت، سروری قادری اسرار الحق کو حاصل ہوتی ہے۔ جو کوئی دوسرا اس کا دعویٰ کرے، تو وہ (سراسر) جھوٹا کذاب ہے۔ کیونکہ قادری طالب مرید حضرت رابعہ بصری اور حضرت سلطان بایزید (لسطامی) سے بہتر ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ بغیر ریاضت و اٹمی نماز میں غرق ہوتے ہیں۔ ان کے جسم دنیا میں اور ان کے دل آخرت میں ہوتے ہیں۔ وہ دائمی نماز اپنے دل میں پڑھتے ہیں، ان کی شان میں وارد ہوا ہے۔ ان کے مراتب دیکھ کر عوث اور قطب بھی حیران و پریشان ہو جاتے ہیں۔ وہ خالص فقیر ہیں۔

(اے طالب صادق!) جان لے کہ فقیران دو صفات سے متصف ہوتا ہے۔

پہلی صفت توحید۔ دوسری صفت توکل۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :-
التَّوْحِيدُ وَالتَّوَكُّلُ وَتَوَاطُّؤُهُ

قوله تعالى :-

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

و یک صفت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقر کریم و خلق عظیم، تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ
اللَّهِ تَعَالَى وَاقْعُ شَدَّ -

و چہار صفت پچہار اصحاب کبار -

صفت صدیق از صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

و صفت محاسبہ نفس عدل از حضرت عمر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

و صفت حیا از حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

و صفت علم و جود از حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ -

و چہار صفت ملکی باشد روی فقیر با کرامت و عظمت، بجزب جلالیت از قرب

نور جلالیت مثل حضرت عزرائیل علیہ السلام است و پیغام رحمن نص، حدیث از

قرآن فصیح زبان فقیر اصفت جبرائیل علیہ السلام است و قدم مثل باران رحمت،

جمیعت آبادانی بر خیزد و حوادث پریشانی دم فقیر امثل میکائیل علیہ السلام است -

دم از آہ در نفسی سرد که تمام عالم را خراب و ویران کند فقیر امثل صور اسرافیل علیہ السلام است -

فقیری کہ بدین ذہ صفت موصوف نباشد، آنرا فقیر نتوان گفت - در ویش در پیش است

گدا بہر نفس بہر در صدا -

ابیات

بامو فقرش طلب فقرش قرب فقرش قریب شد نصیبی فقرش بامو از حدیب

لہ الحدیث ۱۷ سورہ توبہ، ۹ : ۵۱ ۱۷ نقل از انیس العارفين

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

”توحید اور توکل جوڑے ہیں“

ارشاد خداوندی ہے :-

”اور مومن اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرتے ہیں“

اور فقیر میں ایک صفت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق عظیم ہے، جس کے متعلق اپنے اندر خصائل خداوندی پیدا کرو، واقع ہوا ہے۔

فقیر میں صحابہ کرام جیسی چار صفات ہونی چاہئیں۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا صدق۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا محاسبہ نفس اور عدل۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی حیا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ، جیسا علم اور سخاوت (شجاعت و فقر)

اس کے علاوہ فقیر میں چار صفات فرشتوں جیسی ہونا چاہئیں۔

فقیر کا چہرہ قرب الہی نور جمالیّت سے حضرت عزرائیل علیہ السلام کی طرح باکرامت

عظمت اور با جذب و جلالیت ہونا چاہیے۔ فقیر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام، نص،

حدیث، قرآن کی زبان کی فصاحت حضرت جبرائیل علیہ السلام کی مانند ہونا چاہیے۔ فقیر کا

دم قدم مثل باران رحمت، جمیعت و آباد کاری حضرت میکائیل علیہ السلام کی طرح ہونا

چاہیے، جس سے حوادث و پریشانی دور ہو جاتے ہیں۔ فقیر کو حضرت اسرافیل علیہ السلام

کے طور کی طرح ایسا دم حاصل ہوتا ہے کہ اگر وہ سر و آہ کھینچے، تو تمام عالم کو خراب و ویران

کر دے۔ جس فقیر میں یہ دس صفات موجود نہ ہوں، تو اسے فقیر نہیں کہا جاسکتا۔ درویش تو

قیمتی موتی کی طرح ہوتا ہے، ورنہ وہ گداگر ہے، جو نفس کے لیے ہر دروازے پر صدا

لگا رہا ہے۔

ابیات باہو

باہو اس سے فقر کا طلبگار ہے۔ فقر اس کا قرب ہے۔ فقر اس کو قریب کرے گا۔ لے

باہو! فقر جناب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کا حصہ ہے۔

فقر گنج از گنج گنجی بیشمار
 فقر حمت راز وحدت نور حق
 فقر را عاجز مبین مفلس حقیر
 با هو فقر نفس را رسوا کند بهر از گدا
 فقر با اخلاص صدق و اعتبار
 در حکم فقرش بود جمله خلق
 نظر فقرش کیمیا روشن ضمیر
 مالک الملکی فقر تنه می خدا

قوله تعالی :-

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ ۗ

باب پنجم

نود و نه نام نود و نه کلید است - هر یک کلید حاضران اسماء می کشاید - از
 هر یک اسم تماشا کل مطالب دینی و دنیوی می نماید - در هر یک دایره وسیع ولایت هدایت
 گنج خزاین الشغنائیت - هر که ازین هر یک دایره اسم ذات اسماء صفات نیافت معلوم
 شد که از علم ظاهر باطن بیدانش بی شعور است - هلاکت فقر فاقه عاجزی و محتاجی - سوال
 او برگردن او و وبال - از برای باطنی محروم از توحید معرفت الهی وصال - این بخش مرشد
 کامل عارف بالله صاحب معنی اسم مسمی این است - هر که حاضران کلید معرفت
 توجه داند، از اهل توحید است مرشد کامل و الّا نه ناقص است از تقلید -

فقربے شمار خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ فقر اخلاص، صدق اور اعتبار سے عبارت ہے۔

فقر اس کی رحمت و حدت کا راز اور نور خدا ہے۔ تمام مخلوق اس کے فقر کی محکوم ہوتی ہے۔

فقر کو عاجز، مفلس اور حقیر مت جان۔ فقیر کی نظر کیمیا اور روشن ضمیر ہوتی ہے۔

اے باہو! فقر نفس کو گد اگر سے زیادہ ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ فقر (در حقیقت) مالک الملکی ہوتا ہے، جو خوفِ خدا پیدا کرتا ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:-

”اور اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے۔“

باب پنجم

اللہ رب العزت کے تنانوے اسمائے مبارکہ تنانوے کلیدات ہیں۔ ہر ایک کلید (چابی) سے حضرات اسم منکشف ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک اسم سے تمام دینی اور دنیاوی مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ ہر ایک دائرہ میں ہدایت کی ولایت و غنایت کا وسیع خزانہ الہی ہے۔ جس کسی نے اس ہر ایک دائرہ اسم ذات سے اسمائے صفات کو نہ پایا، تو سمجھ لو کہ وہ علم ظاہری اور باطنی سے بے دانش و بے شعور ہے۔ ایسا شخص فقر و فاقہ، عاجزی اور محتاجی کے سبب ہلاک ہو جائے گا۔ اس کا سوال اس کی گردن پر وبال ہوگا۔ توحید باطنی و وصال معرفت الہی سے محروم رہے گا۔ یہ بات مرشد کامل عارف باللہ صاحب معما اسم بامستہیٰ کو نصیب ہوتی ہے۔ جو شخص حضرات کلید سے واقف ہے اور معرفت توجہ کو جانتا ہے، وہی مرشد کامل اہل توحید ہے۔ ورنہ ناقص اہل تقلید ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

يَا اللَّهُ	يَا رَحْمَنُ	يَا رَحِيمُ	يَا مَلِكُ
يَا قُدُّوسُ	يَا سُبُّوحُ	يَا سَلَامُ	يَا مُؤْمِنُ
يَا مُهَيْمِنُ	يَا عَزِيزُ	يَا جَبَّارُ	يَا مُتَكَبِّرُ
يَا خَالِقُ	يَا بَارِئُ	يَا مُصَوِّرُ	يَا غَفَّارُ
يَا قَهَّارُ	يَا وَهَّابُ	يَا رَازِقُ	يَا شَكُورُ
يَا عَلِيُّ	يَا كَبِيرُ	يَا حَافِظُ	يَا مُقِيتُ
يَا حَبِيبُ	يَا جَلِيلُ	يَا كَرِيمُ	يَا رَقِيبُ

يَا مُجِيبُ	يَا وَاسِعُ	يَا وَدُودُ	يَا مُجِيبُ
يَا بَاعِثُ	يَا شَهِيدُ	يَا حَقُّ	يَا وَكِيلُ
يَا قَوِيُّ	يَا فَتَّاحُ	يَا عَالِمُ	يَا قَابِضُ
يَا بَاسِطُ	يَا حَفِيفُ	يَا رَافِعُ	يَا مُعِزُّ
يَا مُدَلِّئُ	يَا سَمِيعُ	يَا بَصِيرُ	يَا حَكِيمُ
يَا عَدَلُ	يَا خَيْرُ	يَا حَلِيمُ	يَا عَظِيمُ
يَا عَلِيمُ	يَا غَفُورُ	يَا هَمِيمُ	يَا وَليُّ
يَا حَمِيدُ	يَا مُحِصِيُّ	يَا أَبْدِيُّ	يَا هَمِيُّ

يَا وَاحِدٌ	يَا قَيُّومٌ	يَا حَيُّ	يَا مَمِيَّتٌ
يَا مُقْتَدِرٌ	يَا قَادِرٌ	يَا صَمَدٌ	يَا أَحَدٌ
يَا آخِرٌ	يَا أَوَّلٌ	يَا مُؤَخَّرٌ	يَا مُقَدَّمٌ
يَا مُتَعَالَى	يَا وَالِيٌّ	يَا بَاطِنٌ	يَا ظَاهِرٌ
يَا مُطِيعٌ	يَا مُنْعِمٌ	يَا تَوَّابٌ	يَا بَرٌّ
يَا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ	يَا مَالِكُ الْمُلْكِ	يَا رَوْفٌ	يَا عَفْوٌ
يَا غَنِيٌّ	يَا جَامِعٌ	يَا مُقْسِطٌ	يَا رَبٌّ
يَا ضَارٌّ	يَا مَانِعٌ	يَا مُعْطِيٌّ	يَا مُغْنِيٌّ

يَا نَافِعُ	يَا نُورُ	يَا هَادِي	يَا بَدِيعُ
يَا بَاقِي	يَا شَيْدُ	يَا صَبُورُ	

الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَعَدَّ اللَّهُ الْحَقُّ
إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ

اللَّهُ بِسُ مَا سَوَى اللَّهِ هَوَسٌ
تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَآخِرُ دَعْوَانَا إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى
حَبِيبِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ

بیت باہو

ناں میں سیر ناں پا چھٹا کی ناں پوری سر سا ہی ہو
 ناں میں تولہ ناں میں ماسا ہن گل رتیاں تے آئی ہو
 رتی ہو لوں ونج رتیاں تلاں اوہ بھی پوری نا ہی ہو
 وزن تول پورا ونج ہو سی باہو جہاں ہو سی فضل الہی ہو

فارسی متن مع اردو ترجمہ

اسرار الہی

تصنیف لطیف

سلطان فقیر سلطان العارفین، برهان الدین اعلمین
حضرت سلطان پاک پور



حق پناہ و منزل انگشٹن راوی اولاد پور